SOCIAL WELFARE ASSOCIATION FOR TRIBAL INTEGRATION

SWATI

سواتی ایسوسی ایشن پاکستان

سواتی ایسوسی ایشن پاکستان

test PDF Combine only

سواتی (پختون)

test PDF Combine only

جملہ حقوق محفوظ بحق مؤلف

نام کتاب : سواتی (پختون)

نام مؤلف : فضل محمود خان سواتی (صوبائی ڈائریکٹر (تعلیم) ونصاب وٹیچر ایجوکیشن)

سابق چیرمین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن

مردان و پشاور کے پی کے

اشاعت : پی-ڈی-ایف (PDF) (ڈیجیٹل ڈیوائس پر مطالعہ کے لئے)

کمپوزیشن : محمد عاصم فاروق خان (خان خیل علی شیری، متراوی، سواتی)

تاریخ اشاعت : 01-05-2020

مطبع : ایم-ایس-نیٹ ورکس، خواجگان، ضلع وتحصیل مانسہرہ

0346-9524325,03018132564

برائے رائے و تجاویز

مرکزی دفتر: سواتی قوم ایسوسی ایشن پاکستان

بالائی منزل نسیم سرجیکل ہسپتال، اپر چھنی مانسہرہ

0342-9691572

test PDF Combine only

معنون

اپنے عظیم والد عمر فاروق خان کے نام !!!

جن کی تربیت اور شفقت اور اللہ تعالٰی کی مہربانی کی وجہ سے زندگی میں کامیابیوں سے ہمکنار ہوا۔

اپنے مرحوم والدین کے نام !!!

جن کو اللہ تعالٰی اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور جنت الفردوس عطاء فرمائے۔

میری اہلیہ، بیٹے ڈاکٹر اسد محمود، بیٹیوں کے نام !!!

جنھوں نے کسی نہ کسی صورت میں اعانت کی۔

میرے بھتیجے محمد عاصم فاروق خان سواتی !!!

جن کی انتھک کاوشوں سے شجرہ کا عظیم کام جاری ہے اور اس کتاب کی طباعت ممکن ہوئی۔

فضل محمود خان سواتی

(صوبائی ڈائریکٹر (تعلیم) نصاب و ٹیچر ایجوکیشن)

سابق چیرمین بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن

مردان و پشاور کے پی کے

مقام ملک پور، ضلع و تحصیل مانسہرہ کے پی کے

test PDF Combine only

عرضِ مؤلف !

اشاعت ثانی

(PDF ڈیجیٹل ڈیوائسس کے لئے)

سواتی پختون ایک درخشندہ ماضی کی حامل قوم ہے اس پر مختلف کتب میں جزوی طور پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔سواتی نوجوانوں نے بڑی کاوش سے ویب سائٹ پر پُرمغز مقالے لکھے ہیں ان سب کاوشوں کو یکجا کرنے کی سعی کی ہے۔تاکہ اِس قوم کی ایک مربوط تاریخ مرتب ہو سکے۔اِس میں مختلف کتب اورحوالہ جات سے عرق ریزی کی گئی ہے اورمتعلقہ کتب اورمقالاجات کا حوالہ دیا گیا ہے۔

اِس کتاب میں ایک موضوع پر مختلف آراءکو شامل کیا گیا ہے۔تاکہ کوئی بھی گوشہ نظروں سے اوجھل نہ ہو۔

اِن مختلف آراءکو یکجا کرنے کے بعد مجھے توقع ہے کہ کوئی بھی سواتی ناقد اورمحقق نوجوان ان کے مطالعہ سے ایک واضح سمت کا تعین کر سکے گا۔

بساطِ بھر کاوش کی کہ تحقیق کو بے لاگ طریقہ سے سامنے لاؤں اورکسی بھی مصلحت سے کام نہ لوں تاہم اگرکسی حقیقت تک پہنچنے میں کمی بیشی رہ گئی ہو اورکسی کی دل شکنی ہوئی ہوتو اس پر پیشگی معذرت خواہ ہوں۔معلومات فراہم کرنے پر اگلے ایڈیشن میں تلافی کر دی جائے گی کیوں کہ یہ کوتاہی بدنیتی پر مبنی نہیں بلکہ حقائق تک رسائی میں کمی ہے۔

زیادہ توجہ پکھلی پائین پر دی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اِس علاقہ اورمشاہیر کونظر انداز کیا گیا ہے۔پکھلی بالا کے لئے سمیع اللہ جان صاحب کی "تحقیق افغان" ایک گراں قدر کاوش ہے اورمکمل معلومات فراہم ہوئی ہیں۔

مختلف قبائل کے پاس ان کے اپنے بارے میں معلومات کا خزینہ ہے ان سے رابطہ بھی کیا گیا

test PDF Combine only

لیکن وعدہ فردا پر ٹال دیا گیا۔ اگر مذکورہ معلومات کتاب کی اشاعت کے بعد بھی بھیج دیں تو اگلے ایڈیشن میں شامل کروں گا۔

بیگال خان (وادی اگرور) اور علی شیر خان (وادی پکھل) کی اولاد کا ایک جامع شجرہ درج کردیا ہے ان کا جائزہ لے کر اصلاح کے لئے مطلع کریں۔ یہی شجرہ تکمیل کے بعد انٹرنیٹ پر بھی میسر ہوگا جس کی اصلاح اور توسیع کے لئے محمد عاصم فاروق خان سواتی سے رابطہ کریں۔

اس کتاب میں سواتی پختون کا میدان پکھل، وادی سوات، کشمیر اور اس سے پہلے افغانستان میں قیام پر مربوط طریقے سے معلومات فراہم کی ہیں اور مختلف حوالہ جات، مقالات، عادات اور خصائل کے تقابل کے بعد اس بات کو پایۂ تکمیل تک پہنچایا گیا ہے کہ سواتی پختون کا تعلق حضرت یعقوبؑ کے اُن دس بیٹوں سے ہے جن کو بنی اسرائیل کے 10 گمشدہ قبائل کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

اس میں سیتھین قوم کا ذکر شامل کیا گیا ہے۔ کیوں کہ سواتی قوم کا تعلق ایک روایت کے مطابق اُس قبیلہ سے جا کر ملتا ہے اور سیتھین اور سواتی میں گہری مماثلت پائی جاتی ہے۔ یہ قوم بھی شاندار روایات کی حامل ہے۔ سیتھین کے تعارف کے لئے کتاب ہذا میں ایک مکمل باب موجود ہے۔ اس پر ھزارہ یونیورسٹی میں مزید تحقیق جاری ہے۔

مختلف واقعات اور نظریات کو یکجا کر کے خلاصہ کلام میں ایک مختصر تعارف سواتی پختون کا سامنے لایا گیا ہے۔ آخر میں کمی بیشی پر معذرت چاہتا ہوں اس کو کسی تعصب پر محمول نہ کیا جائے بلکہ حقائق تک رسائی میں کمی سمجھا جائے۔ اپنی قیمتی آراء اور اصلاح سے آگاہ کریں تاکہ آئندہ اس کی اصلاح کر کے دوبارہ اشاعت کی جائے۔

فضل محمود خان سواتی

o test PDF Combine only

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
1	کتاب کے ماخذ	11
2	مقالا جات	13
3	دیباچہ "بنی نوع انسان کی تاریخ"	15
4	شجرہ (آدمؑ تا سلطان بہرام وسلطان نہگل (پکھل)	18
5	قوم سواتی کا سلسلہ نسب اور شجرہ	18
6	تنا سخ کی تعریف	20
7	سواتی پختون کے بارے میں تاریخی حوالہ جات	20
8	وادی سوات میں دین اسلام کا داخلہ	21
	سواتی قوم کی سوات میں آمد اور قیام	
9	سواتیوں اور دلازاک کو سوات میں بسانا	22
10	سواتی قوم کی مادری زبان پشتو!	23
11	زبان!	24
12	سواتی زبان	29
13	نام	29
14	سواتی کی امتیازی خصوصیات	30
15	فزیکل خدو خال	31

test PDF Combine only

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
16	کردار اور عام معاملات	32
17	خدوخال بحوالہ خوشحال خان بابا	33
18	عقائد کے لحاظ سے	34
19	وادی سوات کی مختصر تاریخ	35
20	سواتی ایک پختون قبیلہ ہے جس کی نسبت وادی سوات سے ہے لحاظہ سب سے پہلے وادی سوات کی مختصر تاریخ پر روشنی ڈالی جائے۔	35
21	سوات کا قدیم نام اور قدیم تاریخ	36
22	سواتی یا گبری سلطنت	38
23	سواتی قوم کا سفر افغانستان سے سوات ، کشمیر اور سوات میدان پکھل اگرور اور الائی کی طرف	38
24	فرزند دوئم	40
25	سلطان بہنگل (پکھل)، جد اعلیٰ سواتی ضلع مانسہرہ	40
26	کشمیر پر سواتی قوم کی حکمرانی کے لئے دیگر کتب کے حوالہ جات	40
27	سب سے پہلا حکمران شاہ میر بابا	40
28	ملک کشمیر	41
29	خلاصہ کلام :	43
30	فتح سوات کے حالات	44

test PDF Combine only

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ نمبر
31	تیموری حملوں کا اثر	46
32	سواتیوں کا میدان پکھل کی تسخیر اور قیام۔	47
33	پکھل سرکار ۔ ھزارہ	47
34	پکھلی	49
35	سواتی قوم کے بارے میں دلیں نکالا کی مختلف روایات	52
36	سواتی اور یوسفزیوں کی مہمات اور سواتیوں کا درہ نیاگ کی طرف روانہ ہونا	57
37	سواتیوں کا سوات کے میدانی علاقہ سے انخلاء	60
38	قلمی تاریخ قبیلہ سواتی از لال خان مرحوم	61
39	جاگیردار گلی باغ	61
40	بگیال سواتیاں پر مختلف حملے،سواتیاں اگرور کا دفاع اور اگرور سے خروج	65
41	خان اگرور کی جلاوطنی	66
42	علی گوہر خان کی مزید تفصیل	68
43	اگرور ھزارہ کے غیور سواتیوں کی مشہور جنگوں اور جہاد اسلام کا حال	71
44	الائی بالا کے سواتی	72
45	سواتی قبیلہ کی ذیلی شاخیں	73

o test PDF Combine only

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
74	گزشتہ واقعات کی روشنی میں مختصر تاریخ سواتی قوم	45
79	سواتی مشاہیر	47
113	قیس عبدالرشید	48
133	باب سیتھین Scythians	49
143	Israilites Feature Of Pathan	50
		51
		52
	اقوام ہزارہ	53

test PDF Combine only

کتاب کے ماخذ

اس کتاب کا مواد ذیل کتب سے لیا گیا ہے۔

تہذیب سیرت ابن ہشام	ابو محمد عبدالملک بن ہشام
تاریخ ھزارہ	ڈاکٹر شیر بہادر پنی
تاریخ اقوام کشمیر	محمد دین فوق
تاجک سواتی تاریخ کے آئینہ میں	پروفیسر محمد اختر
داستان سوات	عبدالقیوم بلالہ
تاریخ ریاست سوات	محمد آصف خان
The Charming Swat	عبدالقیوم بلالہ
ہزارہ گزیٹیر H,D Watson	ترجمہ: پروفیسر افتخار احمد
تحقیق افغان	سمیع اللہ جان ڈھوڈیال
قلمی نسخہ	اورنگ خان تروائی
خدائی خدمتگار تحریک (حصہ دوئم)	احمد
فاتحین عالم	ایلین ریداوہ
تاریخ ابن خلدون (جلد اول، دوئم)	
تاریخ فتح القدیر	
تذکرہ (پٹھانوں کی اصلیت اور ان کی تاریخ)	روشن خان
تاریخ دلیں ہزارہ	
طبقات ناصری	
قصص الانبیاء	

o test PDF Combine only

ریاست سوات	ڈاکٹر سلطان روم
سلطان محمود غزنوی	موبین رشید
ملکہ سوات	روشن خان
تواریخ حافظ رحمت خانی	پیر معظم شاہ
مغل اور سوات	ڈاکٹر سلطان روم
تذکرہ ماتکیال یوسفزئی	مفتی عنایت الرحمن

to test PDF Combine only

مقالہ جات

محمد سلیم آف الائی

list of Sites Visited

1) Afghan,azamaray,khayber ORG_SWATI,culture and institution(tribes).

2) The swati tribe culture and language_buzz,south Africa.

3) Introduction of swat valley.

4) Category.swati pashtun tribe.

5) Takriwal and Allaiwals Wikipedia.

6) Top Swati Pushtun Tribes.

7) Images for Swati Pashtun.

8) Swati (Pashtun Tribe) Wikipedia.

9) Swati Wikipedia the free Encyclopedia.

10) Azam Khan Swati his profile on Wikipedia .

11) Swati of Mansehra

12) Pashtun people Wikipedia.

13)Who are Pathan.

14)Pathan Sms / Khan jokes.

15) Pashtun clue to ten lost tribe of Israil.

test PDF Combine only

16) Ten lost tribes Wikipedia.

17) The ten lost tribes of Israil.

18) Where are the ten lost tribes of Israil.

19) Identity of Hazara.

20) Hazara Wikipedia.

21) Swati language.

22) Rifit Swati.

23) Swati tribes note and references.

24) Theory of origin.

25) Afghan tribe.

26) Qais Abdur Rashid on Wikipedia.

27) Qais Abdur Rashid Baba grave.

28) Images of Qais Abdur Rashid.

29) Scythian encyclopedia Britannica.

30) History of civilizations of central Asia

31) Herodotus history.

32) Archeology and languages.

33) Descent claims of Pashtun tribe.

34) All other sites related to Pashtun and Swati tribes.

to test PDF Combine only

دیباچہ

بنی نوع انسان کی تاریخ

اللہ تعالیٰ نے ۶ دن میں زمین و آسمان پیدا فرمائے ۔ اور ساتویں دن بروز جمعہ بعد نماز عصر تخلیق آدمؑ ہوئی تو حضرت جبرائیلؑ حضرت آدمؑ کو لیکر جانب مکہ گئے جہاں اللہ تعالیٰ کے اولین گھر خانہ کعبہ کی تعمیر کے لئے تیار فرشتوں کی اعانت سے چار پتھروں سے ناف زمین پر خانہ کعبہ کی بنیاد رکھی تو حضرت جبرائیل امین نے اس مقدس گھر کے ساتھ (7) چکر لگائے۔ حضرت آدمؑ کے استفسار پر بتایا گیا کہ یہ طواف ہے اِس طرح روئے زمین پر پہلے اللہ تعالیٰ کے گھر کی تعمیر مکمل ہوئی۔ تخلیق آدمؑ سے قبل قرآن پاک میں فرشتوں کے تحفظات اور اللہ تعالیٰ کے جوابی ارشادات کا ذکر ہے۔ فرشتوں کو حکم ملتا ہے کہ آدمؑ کو سجدہ کریں جس کو اللہ تعالیٰ نے خلیفہ مقرر کیا ہے سب سجدہ ریز ہوتے ہیں، علاوہ ابلیس، جو کہ ناری اور خاکی کا اعتراض کر کے انکار سجدہ پر راندہ درگاہ ہو جاتا ہے۔

حضرت آدمؑ کا مسکن ایک مہمان کے طور پر جنت ٹھہرتا ہے لیکن شیطان کے بہکاوے سے جنت سے خروج اور زمین جائے قرار ٹھہرتی ہے۔ اُس دن سے خیر و شر کا تصادم شروع ہو جاتا ہے۔ یہ بات باتفاق علماء نسب ثابت ہے کہ ابو البشر (آدمیوں کے باپ) حضرت آدمؑ ہیں عرصہ بعد ہر دو کی آہ و زاری کے بعد ان کی توبہ قبول ہوئی جبلِ العرفات میں ملاقات ہوئی اسی پہاڑی پر انکی یادگار سفید سنگ مرمر سے تعمیر ہے جو مرجع خلائق ہے۔ ابو البشر کی نسل سے حضرت نوحؑ تک تعمیر عالم اور زمین آباد ہوتی رہی ضرورت اور تقاضائے وقت کے تحت انبیاء آتے رہے۔ لیکن جب لوگوں کی بت پرستی اور شرک و کفر والحاد حد سے بڑھ گیا اور حضرت نوحؑ نے **950** سال گزار کے صرف **84** آدمیوں کو اطاعت پر آئے

test PDF Combine only

پھر حضرت نوحؑ کی بے بسی پر دُعا قبول ہوئی اور عالم گیر طوفان آیا۔ سوائے اہل کشتی کے کوئی متنفس اس جانکاہ عذاب سے جان بر نہ ہوا اس طرح کشتی والوں نے کوئی اولاد چھوڑی اور نہ ان سے تولد و تناسل کا سلسلہ جاری رہا تمام اہل عالم حضرت نوحؑ کی نسل سے ہیں۔ اس وجہ سے وہ ابوالبشر ثانی کہلائے۔ تاریخ ابن خلدون اور فتح القدیر میں انکے تین بیٹوں کی اولاد کی تفصیل ذیل ہے۔

سام : ابوالعرب ، عرب فارس ، روم ، یہود ، نصارا ی۔

حام : ابوحبش کی نسل سوڈان مشرق ومغرب تک یعنی سندھ، ہند، نوب، زنج حبشہ، قبط وغیرہ

یافث : ابوروم، صقالبہ ،ترک، خزر، یاجوج وماجوج۔

اس کے بعد حضرت ابراہیمؑ کے بیٹوں سے حضرت اسماعیلؑ کی نسل سے آخری نبی حضرت محمد ﷺ ہیں اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے حضرت اسحاقؑ کی اولاد کو بہت پھیلایا۔ انکی اولاد سے حضرت یعقوبؑ کے بارہ بیٹے تھے جس سے بارہ قبیلے بنے جن میں حضرت یوسفؑ اور بن یمین کا ذکر قرآن میں تفصیل موجود ہے۔ سواتی قبیلہ کا سلسلہ نسب بن یمین (برادر یوسفؑ) سے ملتا ہے۔حضرت یعقوبؑ کو اسرائیل کا خطاب ملا یہ عبرانی لفظ ہے اس کے معنی (عبداللہ) یعنی اللہ کے بندے کے ہیں۔ اسی وجہ سے اولاد یعقوبؑ کو بنی اسرائیل بھی کہتے ہیں۔

یہی 12 قبیلے بنی اسرائیل کے قبیلے کہلائے۔ ان بارہ قبائل نے ایک مستحکم ریاست کا قیام عمل میں لایا اور پھر سب شہروں کو اپنے مختلف قبائل میں تقسیم کر دیا اس تقسیم کا نقشہ آخر میں ملاحظہ ہو اور ساتھ ہی مختلف فرائض بھی تفویض کیے جب تک ان میں وحدت و اتفاق تھا انکی ترقی عروج پر تھی لیکن جونہی نا اتفاقی نے سر اُٹھایا تو انکی سلطنت کو (اسیرین) نے تاراج کر دیا۔ اور انکے قبائل کو دیس نکالا دے دیا۔ اس میں 10 قبیلے گم گشتہ قبیلوں کے نام سے موسوم ہوئے اور ان کی تلاش اور حقیقت پر کئی مقالے لکھے گئے جو تاریخ کا حصہ ہیں۔ یہ قبیلے گردش زمانہ سے مختلف مقامات پر ظاہر ہوئے کبھی بحر اسود، خلیج اور کبھی سیتھین کی شکل میں حیات نو لی اور اسیرین سے اپنا بدلہ چکایا، سکندر اعظم سے لڑائی لڑی بعد

o test PDF Combine only

میں منتشر ہوکر افغانستان کا رخ کیا اور غور رجین میں قیام پذیر ہوکر اپنی رسم ورواج اور قبائلی ناموں کو وہاں برقرار رکھا اب بھی وہاں ان ناموں سے قومیں آباد ہیں اور اپنے شخصی نام اور سابقہ جگہ کے ناموں کو برقرار رکھا، روبن سے ربانی قبیلہ نکلا ہے آشوری قبیلہ آشر سے ہے۔شنواری قبیلہ شیمن سے تعلق رکھتا ہے۔ اسی طرح انہوں اپنی اسرائیلی عقیدہ اور رسومات کو برقرار رکھا۔مثلا اونٹ کا گوشت نہ کھانا، ختنہ، شادی کی رسومات وغیرہ، یہ قبیلے سواتی اور پختون قبیلے بنے اور ایک پختون سب بارہ قبائل کا نمائندہ وفد لیکر جانب مدینہ رخت سفر باندھتا ہے اور قبول اسلام کر کے قیس سے عبدالرشید کا خطاب پا کر پہلا غیر عربی صحابی کا درجہ پاتا ہے۔ یہ سواتی غور سے سوات آتے ہیں اور سوات سے کشمیر تک ریاست تشکیل ہوتی ہے پھر سواتی سوات درہ نیاگ اور وہاں طویل حکومت وہاں سے میدان پکھل گلی باغ میں قیام پذیر ہوے ہیں۔

test PDF Combine only

شجرہ نسب قوم سواتی

اس شجرہ کے ماخذ کتاب کے آخر میں ملاحظہ فرمائیں

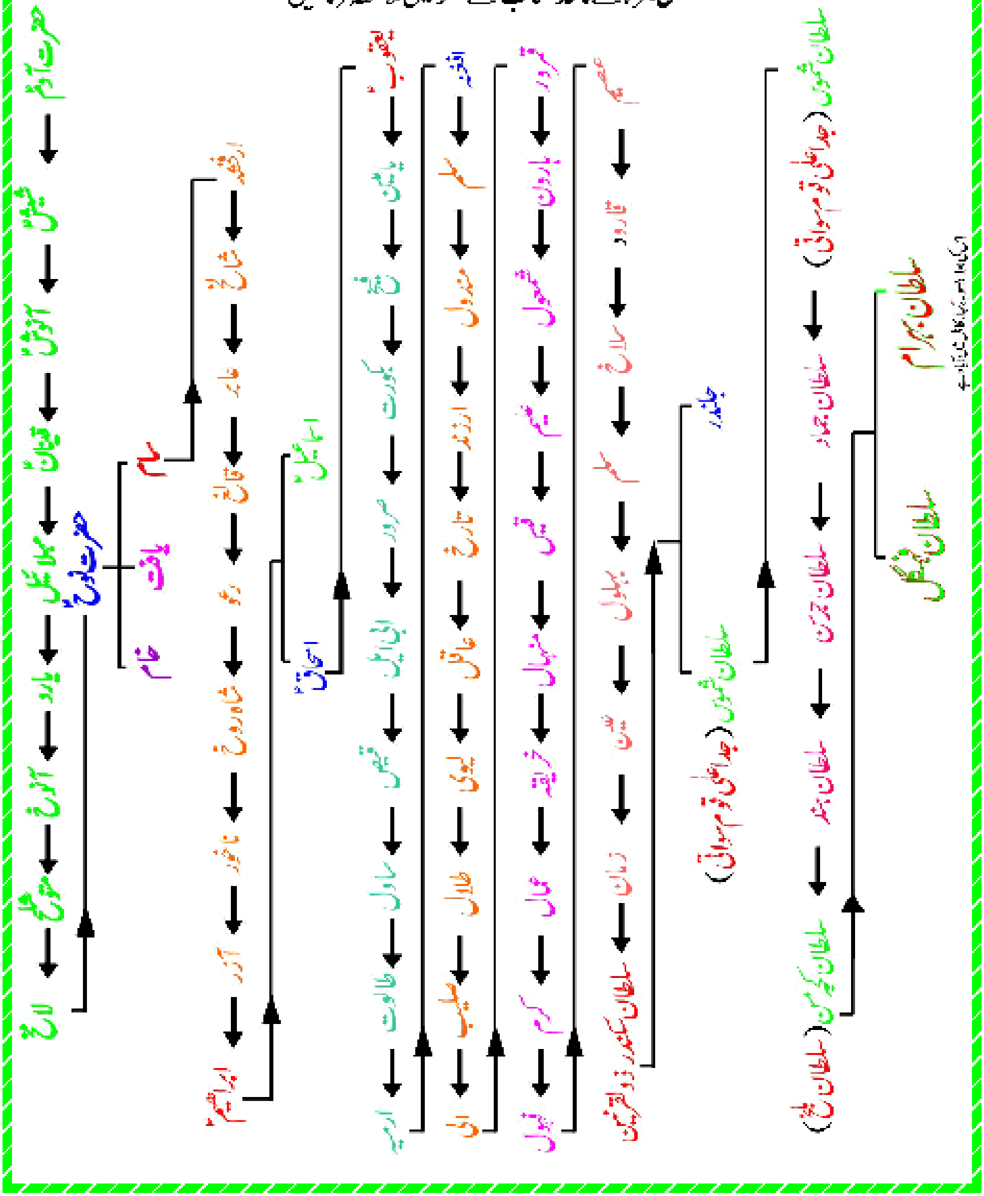

test PDF Combine only

قوم سواتی کا سلسلہ نسب اور شجرہ

قوم سواتی حضرت یعقوبؑ کے فرزند بن یمین سے ہیں چونکہ حضرت یعقوبؑ کو اسرائیل کا لقب ملا تھا یہ نام عربی میں عبداللہ کا ہم معنی یعنی اللہ کا بندہ، جس طرح حضرت عیسیٰؑ نے والدہ کی گود میں فرمایا تھا میں اللہ کا بندہ ہوں اسی وجہ سے حضرت یعقوبؑ کی اولاد بنی اسرائیل کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ ایک دوسری روایت میں رات کو سفر کی وجہ سے یہ نام پڑا۔ یعنی اسرائیل کی اولاد چونکہ بنی اسرائیل اللہ تعالیٰ کی پسندیدہ اور منتخب قوم تھی اس وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس قوم میں کئی ہزار انبیاء کو مبعوث فرمایا۔ قرآن پاک کے ارشادات کی روشنی میں زیادہ انبیاء حضرت اسحاقؑ سے ہیں۔ صرف حضرت محمد ﷺ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد سے ہیں۔ اب یہ قوم احکامات الٰہی سے دور ہو کر دنیا کی مغضوض قوم بن گئی ہے اور اولاد یہود جو کہ یہودی کہلاتے ہیں نے حضور ﷺ کو بہت اذیتیں دی تھیں۔

سواتی قوم ایک پختون قوم ہے

سواتی قوم ایک پختون قوم ہے اس کے لئے اوپر دیئے گئے شجرہ میں تفصیل ملاحظہ کی جائے یعنی افغنہ بابا جو کہ حضرت سلمانؑ کا پیارا اور لے پالک تھا، اُس کے کہنے پر جنات کی زبان پشتو اُسے سکھائی گئی۔ افغنہ بابا کی اولاد کو افغانی بھی کہتے ہیں اور پشتو زبان بولنے والوں کو بعد میں پشتون، پختون اور پٹھان کے نام سے موسوم کیا گیا اصل میں یہ ایک ہی درخت کی مختلف شاخیں ہیں۔ افغنہ بابا کی اولاد سے سکندر ذولقرنین کے دو بیٹے سلطان شمس جو کہ سواتی قوم کا مورث اعلیٰ کہلاتا ہے اور دوسرا بیٹا سلطان جلندر جس سے قیس عبدالرشید کی نسل چلی۔

سلطان شمس چونکہ بلند آواز تھا جس کو عربی میں صوتی کہتے ہیں۔ صوتی کی معنی بلند آواز والا۔ یہ صوتی بعد میں سواتی میں تبدیل ہوگیا۔ اس کی مزید تفصیل سواتی قوم کی مادری زبان، زبان اور نام میں تفصیل کے ساتھ درج ہے۔

test PDF Combine only

تسامع کی تعریف

اسلامی نقطہ نظر سے ایک آسان اور سادہ راستہ ہے کہ اسلام نے نسب اور خاندان کے بارے میں سند متصل ہونے کی شرط نہیں رکھی بلکہ صرف خاندانی روایات کو کافی سمجھا ہے ۔ جیسے مولانا شفیع دیوبندی صاحب نے اپنے رسالہ میں والد ماجد کے بارے میں لکھا ہے ۔ کہ
شریعت نے ان معاملات (نسب اور خاندانی) میں سند متصل ہونے کی شرط نہیں رکھی بلکہ بڑے بوڑھوں کی زبان پر عام شہرت کو کافی سمجھا جس کو فقہاء کی اصطلاح میں تسامع کہتے ہیں ۔

سواتی پختون کے بارے میں تاریخی حوالہ جات

محمد آصف خان مصنف تاریخ سوات اپنی کتاب کے صفحہ 49 پر سواتی پختون کے بارے میں مختصر طور پر لکھتے ہیں .سواتی پختون کو سوات میں سکونت کی وجہ سے سواتی نہیں کہا جاتا بلکہ سواتی پختون ان کا قبائلی نام ہے اور سوات میں ان کا مسکن ہونے کی وجہ سے اس علاقہ کو سوات کہا جاتا ہے. یہ بات کئی حوالوں سے واضح ہے اور اس بات کی نفی کرتی ہے کہ سواتی نام سوات میں سکونت کی وجہ سے ہے. بلکہ ان کے سوات میں قیام سے سوات کی سرزمین کو سوات کا نام ملا. لہذا تاریخ ھزارہ ڈاکٹر شیر بہادر پنی کے صفحہ نمبر 398 یہ بات درست نہیں کہ یہ قوم ملک سوات سے آئی لہذا سواتی کہلاتی ہے.

test PDF Combine only

وادی سوات میں دین اسلام کا داخلہ

سواتی قوم کی سوات میں آمد اور قیام

سلطان محمود غزنوی نے گیارھوں صدی کے آغاز میں راجہ گیرا جو کہ سوات کا آخری بدھ مت کا حکمران تھا ٹھیکورہ سے مردان جاتے ہوئے جی ٹی روڈ پر آباد گاؤں کے متصل جنوب ایک اونچے پہاڑ کی چوٹی پر راجہ گیرا نے چھاونی بنائی تھی اور مع جملہ لشکر کے اس جگہ قیام پذیر تھا۔ اس چھاونی کو فتح کرنا اگر چہ ناممکن نہیں پر مشکل ضرور تھا کیونکہ جملہ راستے دشوار گزار اور گیرا فوجیوں کی زد میں تھے۔ سلطان محمود نے باجوڑ کے راستے سوات پر حملہ کیا۔ باجوڑ کے راستے دیر سے ہوتا ہوا سوات پر حملہ کیا اور سوات میں داخل ہوکر اپنی فوج کو دو حصوں میں تقسیم کیا۔ ایک حصہ پر اپنے غلام ایاز کو سپہ سالار بنایا اور سوات کے علاقہ شموزی، نیک پی خیل، شامزی کو فتح کیا اور دین اسلام کی تبلیغ شروع کی دوسرے حصے کی خود قیادت کر کے جنوبی علاقہ کو فتح کیا۔ مذکورہ بالا گیرا کے قلعہ کو فتح کرنے کے لئے پیر خوشحال کو بھیجا سلطان محمود غزنوی کے لشکر میں دیگر قبائل کے علاوہ سواتی اور دلازاک بھی بڑی تعداد میں تھے۔

گیرا کی چھاونی کو فتح کرنے کیلئے غازی لشکر کو سخت مشکلات کا سامنا تھا۔ آخر کار پہاڑی پر پانی کی رسائی کا ذریعہ معلوم کرنے کیلئے کہتے ہیں کہ گھوڑوں کو پیاسا رکھا گیا جب اُن کو آزاد کیا تو چھاونی پر جانے والے زیر زمین ذریعہ (پائپ) پر گھوڑے رُک گئے اور پاؤں مارنے لگے جب اس جگہ کو کھودا تو چھاؤنی کا پانی کے رسائی کے نلکے (پائپ) تھے ان سے پانی منقطع کیا گیا تو گیرا کی فوج سخت پریشان ہوئی اور مقابلہ کے لئے باہر نکل گئی سالار نے زوردار حملہ کر کے اپنی فوج کو وہاں پہنچا دیا۔ گیرا کی فوج کو شکست ہوئی لیکن جرنیل بھی شہید ہوگیا اور فوج کو کافی نقصان ہوا اسی پہاڑ کے دامن میں پیر خوشحال شہید کا مرقد آج بھی مرجع خلائق ہے دوسرے شہدا کی قبریں بھی ہیں اور یہ زیارت غازی بابا کے نام سے مشہور ہے۔

o test PDF Combine only

سواتیوں اور دلازاک کو سوات میں بسانا

راجہ گیرا کی شکست اور قتل کے بعد جیسے پہلے ذکر کیا ہے کہ سلطان محمود غزنوی کے ساتھ سواتی پٹھان اور دلازاک تھے لہذا سلطان محمود غزنوی نے اس علاقہ میں سواتی اور دلازاک کو بسا دیا اور یہ علاقہ پختونوں کی تحویل میں دے دیا گیا۔

اس طرح سوات کی خوبصورت سرزمین دین اسلام کی ضیاء پاشیوں سے منور ہوگئی اور 400 ہجری میں سواتیوں اور دلازاک قبیلوں میں اختلاف پیدا ہوا۔ بالآخر سواتیوں نے دلازاک کو اس علاقہ سے بے دخل کیا۔ دلازاک پٹھان سوات سے نکلے تو ضلع مردان اور پشاور کے علاقہ میں آباد ہوگئے۔ پشاور میں اب بھی دلازاک روڈ ان ہی دلازاکوں کی وجہ سے مشہور ہے۔ اسی طرح ایبٹ آباد میں بھی باغڑہ دلازاک موجود ہے۔

ھزارہ گزیٹیر میں صفحہ 39 پر لکھا ہے کہ گئے دنوں میں یہ بڑا اہم قبیلہ تھا اب یہ ھزارہ (چھچھ تحصیل اٹک) میں آباد ہیں انکی تعداد 2534 ہے انکی تعداد ہری پور میں چند گاؤں ہیں انکا مرکز سرائے صالح ہے۔ ان کا سرکردہ نمائندہ احمد خان ہے حال ہی میں اُس نے گدی سنبھالی ہے۔ احمد خان کے پاس 70 روپے کی جاگیر ہے اسے انعام میں 150 روپے دیئے جاتے ہیں۔

تاریخ ھزارہ صفحہ نمبر 344 میں ان کو شاندار ماضی کا حامل قرار دیا ہے اور انکی جنم بھومی اور ہجرت پر مفصل بحث کی گئی ہے۔

اس طرح دلازاک کے نکل جانے کے بعد سواتی مکمل طور پر اس وادی میں قابض ہو گئے اور عرصہ تک یہیں مقیم رہے اور یہ وادی پہلے "قیراط" کے نام سے مشہور تھی سواتی قبیلہ کی کثرت کی وجہ سے یہ وادی "وادی سوات" کہلانے لگی۔ چونکہ سلطان محمود غزنوی کی آمد تک اس کو "قیراط" کے نام سے یاد کیا جاتا تھا۔ لہذا یہ بات بلکل واضح ہے کہ سواتیوں کی آمد سے پہلے اس سرزمین کا نام سوات نہیں تھا۔

o test PDF Combine only

مزید یہ کہ تاریخ کی مختلف کتب میں لکھا ہے کہ شہاب الدین محمد غوری کے ساتھ کئی بار افغانی لشکر آیا اُس نے اپنے اقتدار کو مضبوط کرنے کے لئے اور کشمیر کے راستہ کو محفوظ کرنے کے لئے افغانوں کو کابل سے لے کر پنجاب تک بسایا اور کئی بار شہاب الدین نے ہندوستان پر افغان لشکر کے ساتھ حملے کئے لیکن کسی جگہ پر سوات کی سرزمین کو فتح کرنے اور سواتیوں کو بسانے کا تفصیلی ذکر نہیں ہے۔ اگر چہ سلطان محمود غزنوی نے بھی ہندوستان پر 17 حملے کئے اور کئی دفعہ اس بات کا ذکر موجود ہے کہ اُس نے قیراط (سوات) اور ماردین کو فتح کیا۔ اکثر تواریخ میں جیسا اوپر تفصیل دی گئی ہے۔ سلطان محمود اور اُس کے غلام ایاز نے سوات اور دیگر علاقے کے فتح کے مختلف سواتی پختون شہید ہوئے جن کی قبریں آج بھی موجود ہیں۔ میری رائے میں مذکورہ بالا حقائق سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت ہے کہ سلطان محمود غزنوی نے قیراط (سوات) کو فتح کیا اور سواتی اور دلازاک قبیلے کو اس جگہ بسایا۔

سواتی قوم کی مادری زبان پشتو !

انکی مادری زبان افغانی پشتو ہے۔ یہ زبان حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں بنی اور بنی اسرائیل کی تین زبانوں کا مرکب ہے۔

"این زبان پشتو در عہد سلیمانی در فارسی، در سنسکرت ، در عبرانی پیدا شد د پٹھان سلیمانی است و 5000 پانچ ھزار سال قدیمی است"

(تاریخ سوات محمد آصف خان وتذکرہ ابرار واشرار)

اس زبان میں دیوبند کے قیام سے قبل چار تفاسیر لکھی گئی ہیں۔

1 تفسیر افغانی ، 2 تفسیر روح البیان ، 3 تفسیر ابن کثیر ، 4 تفسیر یسر

o test PDF Combine only

سواتی شمالی طرز کی پشتو بولتے ہیں جس میں "خ" Kh بولتے ہیں جبکہ خیبر پختون خواہ کے دیگر اضلاع کوہاٹ ، بنوں ، میں Ch یعنی "ش" بولتے ہیں۔ اگر سواتی کسی کو خوش آمدید کے کلمات کہیں تو یہ کہتے ہیں، "خیر راغلے" جبکہ دوسرے اضلاع میں "شیر راغلے" کہتے ہیں۔ یہ بعین عربی لغت میں جس طرح "تخ تک" اور "تشتک" ایک ہی معنی رکھتے ہیں۔

پشتو ژندآ دستا کی زبان سے ملتی ہے جو قدیم فارسی زبان ہے یورپین مورخ نورمان وغیرہ بھی اس رائے کی تائید کرتے ہیں کہ خراسان وافغانستان میں آکر بسنے والے بنی اسرائیل قبائل نے اس ملک کی قدیم بولی پشتو کو اپنی بولی بنالیا۔

زبان!

اس قوم کی زبان پختو (پشتو) ہے اور بعض اسے افغانی بھی کہتے ہیں اب یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ زبان وہ اپنے ساتھ لائے تھے یا یہاں آکر بنائی۔بہرحال قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ زبان صرف افغان قوم ہی استعمال کرتی چلی آرہی ہے گو کہ اور بھی کئی قومیں یہاں آباد ہیں اس قوم کو ملک شام اور اس کے مضافات کو چھوڑے ہوئے 2700 سو سال سے زیادہ کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اتنے طویل عرصہ کے دوران میں بہت تحقیق کے بعد بھی یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ یہ زبان کسی اور قوم نے بھی استعمال کی ہو۔کیونکہ پہلے پہل جب یہ لوگ یہاں آئے تو اس وقت دیگر اقوام مثلاً آرین کے مختلف قبائل میڈی منگولین اور تاتارین وغیرہ پہلے سے آباد تھے۔محققین نے یہ بھی معلوم کیا کہ عبرانی زبان کو بھی بہت حد تک یہ لوگ بھلا بیٹھے تھے جیسے شام کے مورخ فلپ کے حتی لکھتے ہیں۔

(وہ یہودی جو بابل سے یروشلم آئے تھے۔زربابل اور نحمیا کے ماتحت یہودی ایک خاص درجہ خوداختیاری سے مستفید رہے۔لیکن عبرانی زبان صرف اسی وجہ سے ختم نہ ہوئی تھی کہ وہ جلا وطن ہوگئے

test PDF Combine only

تھے اور انہیں غیر وطن میں رہنا پڑا تھا جہاں کی بولی دوسری تھی۔ بلکہ یہود (کے وطن) میں بھی یہ زبان ختم ہو چکی تھی اور اس کی جگہ آرامی زبان نے لے لی تھی۔عبرانی کی حیثیت محض ایک مقدس زبان کی رہ گئی تھی اور یہودی خود سرکاری خط وکتابت میں آرامی زبان ہی استعمال کرتے تھے۔ عبرانی اگرچہ مرگئی تھی لیکن اُس نے بہت سی مہذب زبانوں کے لئے الفاظ کی ایک میراث چھوڑی ہے۔ انگریزی زبان میں جو نام بہت عام ہیں مثلاً جان، جوزف، پال، میری، یہ سب عبرانی الاصل ہیں)

اس کے علاوہ انگریزی میں سگنل اور ویلڈنگ جو عبرانی اور پختو زبان کے سگنل اور ویلڈنگ کے مترادف ہیں، بھی موجود ہیں۔

الغرض اس کی روشنی میں یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ انہوں نے کچھ عبرانی الفاظ کچھ آس پاس کی پڑوسی زبانوں یعنی آرامی، سریانی اور اکادی سے لے کر اپنے لئے ایک دوسرے کو سمجھانے کی خاطر وہاں شام میں اس زبان کی بنیاد ڈالی ہو۔

عبرانی زبان بُھلانے سے اُن کے لئے یہ ضروری ہوگیا تھا کہ گزراوقات کے لئے کوئی زبان اختیار کریں۔ چنانچہ انہوں نے اس وقت جو زبان اختیار کی اس کا نام "پختو (پشتو)" ہوا۔

پختو کا لفظ اس سے بھی مشابہت رکھتا ہے کہ وادی پخت مو آب شرق اردون شام میں جو قبیلہ رہائش پذیر تھا وہ بنی پخت تھا۔ پخت سے پختون اور پختو کا ہونا قرین قیاس ہے۔جب سے یہ لوگ اس علاقہ میں آئے ہیں اسی وقت سے انہوں نے اپنی الگ قومیت قائم رکھی ہے اور اپنی زبان پختو کو محفوظ رکھا ہے۔

اگرچہ دوسری اقوام کے ساتھ کافی حد تک مشترک رہ چکے ہیں اور انکے ساتھ معاملات اور روزگار رکھنا لازمی تھا۔ اِس لئے انہی کی زبان میں ان سے بات چیت کرنے پر مجبور تھے۔زیادہ عرصہ گزرنے کے بعد ظاہری شکل وشباہت اور لباس ان کا ایک جیسا ہوگیا تھا۔اُس وقت اِن کی شناخت ہی صرف ان کی اپنی زبان پختو ہی تھی۔

to test PDF Combine only

جیسا کہ مغلوں کے دور میں جب ہمایوں اور شیر شاہ سوری کی آپس میں جھڑپیں ہوئیں اُس وقت کے حالات اخوند درویزہ اپنی تصنیف "تذکرہ" میں "سید علی ترمذی المعروف پیر بابا" کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ انہوں نے خود دیکھا کہ ہمایوں جب ہندوستان میں شیر شاہ سوری سے شکست کھا کر پسپا ہوا تو شیر شاہ سوری اس کے تعاقب میں تھا تو ان کے لشکر کے سپاہی دوسرے کو صرف زبان ہی سے پہچانتے تھے۔ جو پختو زبان نہیں بول سکتے تھا اسے مغل بادشاہ کا سپاہی تصور کیا جاتا تھا اور اسے پکڑ لیتے تھے، کیونکہ خدوخال اور شکل وشباہت اور لباس ان کے ایک ہی جیسے تھے اور وہ ایک ہی ملک خراسان کے رہنے والے تھے۔ لیکن پختون نہ تھے غیر پختون کو پشتو نہیں آتی تھی۔

اس سلسلے میں ایک اور مثال پیش خدمت ہے تاکہ سب پر واضح ہو جائے کہ

1857ء کے بعد تک بھی پورے ہندوستان میں پٹھانوں کی اپنی گھریلوں زبان پختو / پشتو ہی تھی۔ جس کا ثبوت سرسید احمد خان کی سوانح حیات سے ظاہر ہے۔ وہ 1857ء کی جنگ آزادی کے دوران میں بجنور میں تحصیل داری کے عہدے پر فائز تھے۔ سرسید احمد خان لکھتے ہیں کہ 'جب میں بجنور میں تحصیلدار تھا تو غدر کے ایام میں نجیب آباد سے پٹھان لوگ آئے تھے جن کا سرگروہ کلو خان کا بیٹا تھا جو نجیب الدولہ کا پوتا ہے۔ یہ لوگ بجنور کے باغ میں جمع تھے اور آپس میں مشورہ کر رہے تھے لیکن ان کی گفتگو کوئی نہیں سمجھا کہ یہ کیا ارادہ رکھتے ہیں کیونکہ ہندوستانی پٹھان آپس میں اپنی ہی زبان پختو / پشتو میں گفتگو کر رہے تھے۔ انہوں نے رات کے آخری حصے میں انگریزوں پر حملہ کر دیا۔

اس طرح تاریخ مگدہ کا مصنف بھی لکھتا ہے کہ بہار، اڑیسہ اور بنگال میں افغان اپنے آپس مین پشتو استعمال کرتے تھے اور ان کے ہاں اپنی زبان محفوظ تھی۔

اس سے معلوم ہوا کہ اگر یہ زبان افغان قوم نے دوسری قوموں سے سیکھی تو ضروری تھا کہ وہ دوسری قومیں بھی اس زبان پر حاوی ہوتیں۔ کیونکہ وہ ان کے ساتھ ایک ہی سرزمیں پر رہتے تھے۔ لیکن ایسا ہرگز نہیں بلکہ افغانوں اور ان کے متعلقین کی زبان ہے۔

o test PDF Combine only

پختو کو اس قوم کی صرف زبان ہی کا نہیں بلکہ اسے اس قوم کے آئین کا درجہ بھی حاصل ہے اور وہ اسے بطور اپنے قانون، عزت و احترام اور قومی آزادی کی خاطر استعمال کرتے رہے ہیں۔ اب بھی افغان قوم کے لوگ کسی دیرینہ واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے بڑے فخر سے یہ کہتے ہیں کہ پختو (آزادی) کے وقت میں یہ کام ہوا اور غیرت کے مقام پر خصوصاً کہتے ہیں کہ یہ کیا پختو ہے وغیرہ وغیرہ۔

یہ قوم قائم بھی اسی قانون پر ہے چنانچہ اس کے احترام و بقا کی خاطر جب ہندوستان پر قابض ہوئے اور وہاں اپنی سلطنتیں قائم کیں تو جب تک وہ اپنی پختو (پشتو) زبان کی قدر کرتے رہے اور اس پر قائم رہے۔ اس وقت تک ان میں برتری کا جذبہ اور احساس بھی موجود رہا اور جب انگریز کے آنے کے بعد انہوں نے اپنی زبان کو بھلا دیا تو گویا تمام سرمایہ ہی لٹ گیا اور یہ ایسے احساس کمتری میں مبتلا ہوئے کہ رہی سہی حکومتیں ختم ہوگئیں اور یہ غلامی کی زندگی گزارنے پر مجبور ہو گئے۔

پٹھانوں کی تاریخ و نسل کے سلسلے کی بحث کا ایک اہم پہلو یہ ہے کہ پشتو زبان کی اصل اور ماخذ کون سی زبان ہے؟ وہ مستشرق اور اہل قلم جو انہیں آریہ نسل سے ثابت کرنے پر تلے ہوئے ہیں انہوں نے پٹھانوں کا نفسیاتی اور جسمانی تجزیہ بھی کیا ہے اور ان کی زبان پشتو کے اصل و ماخذ کو بھی زیر بحث لائے ہیں جہاں تک نفسیاتی اور فزیکل بحث کا تعلق ہے انہیں اس بات کا اعتراف کرنا پڑا کہ پٹھان اپنے اخلاق و عادات اور مزاج و طبیعت سے بنی اسرائیل معلوم ہوتے ہیں اور ان کی جسمانی ساخت اور چہرے کے نقوش بھی ان کے بنی اسرائیل ہونے کی غمازی کرتے ہیں لیکن وہ چونکہ ان کی موجودہ قومی زبان پشتو کے قدیم آرامی، سریانی یا عبرانی سے تعلق کو ثابت نہیں کر سکے تھے اس لئے اس نکتے پر انہوں نے اس بحث کا خاتمہ کر دیا اور فیصلہ کر دیا کہ چونکہ پشتو کا بنی اسرائیل کی قومی زبان آرامی، سریانی یا عبرانی سے تعلق ثابت نہیں اس لئے پختون یا پٹھان بنی اسرائیل نہیں ہو سکتے۔ یہ ایک ایسا اعتراض تھا کہ کسی پٹھان مورخ سے بھی ابھی تک اس کا جواب نہیں بن پڑا تھا۔ اس لئے انہوں نے بھی اس سلسلے میں خاموشی اختیار کر لی تھی۔

o test PDF Combine only

روشن خان نے اس سلسلے میں جو کچھ لکھا ہے وہ پٹھانوں کی تاریخ کی ایک عظیم الشان بحث ہے اور پہلی بار اس اعتراض کا مثبت جواب دیا گیا ہے۔ یہ بحث پڑھنے کے بعد تعجب ہوتا ہے کہ حقائق کی طرف سے مورخین اور مستشرقین نے کس طرح اغماض برتا کیسے کیسے بودے اعتراضات کیے گئے اور تاریخ کے چہرے کو مسخ کرنے کی کیسی کیسی جسارتیں کی گئیں۔ روشن خان آرامی، سریانی یا عبرانی کے عالم نہیں، وہ ماہر لسانیات بھی نہیں اس کے باوجود عبرانی زبان کا جو ذخیرہ الفاظ ان کی دسترس میں آیا اس میں سے سینکڑوں الفاظ انہوں نے نکال کر رکھ دیے جو پشتو میں مستعمل ہیں۔ ایک اچھا خاصا ذخیرہ تو ایسے الفاظ کا انہوں نے مہیا کر دیا ہے جو نہ صرف اصل کے لحاظ سے عبرانی ہیں بلکہ آج تک لفظاً اور معناً پشتو زبان میں اسی طرح استعمال ہوتے ہیں جس طرح وہ اپنی اصل زبان عبرانی میں استعمال ہوتے ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر انہوں نے آیندہ اس طرف توجہ کی تو وہ تھوڑی سی کوشش سے عبرانی اور پشتو زبان کے یکساں تلفظ اور ہم معنی الفاظ کی ایک ڈکشنری مرتب کر دیں گے۔ یہ ایک بہت بڑا کارنامہ ہوگا۔ بالفرض وہ اپنے معمولات زندگی میں اس طرف توجہ نہ کرسکیں تب بھی انہوں نے ایک اہم موضوع کی طرف اہل تحقیق اور ماہرین لسانیات کی رہنمائی کی ہے اور جہاں تک مخالفین کے اس اعتراض کا تعلق ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا۔ تو یہ بات ماننی ہی پڑے گی کہ روشن خان نے اس اعتراض کا تمام تار و پود بکھیر دیا ہے اور اس طرح ایک طرف تو پٹھانوں کے بنی اسرائیلی ہونے میں کوئی شک باقی نہیں رہتا دوسری طرف انہوں نے پشتو زبان کے آغاز کی تاریخ کو کئی صدی پیچھے پہنچا دیا ہے۔ پشتو زبان کی تاریخ کے ماہرین کے لئے یہ بہت اہم نکتہ ہے اور مجھے یقین ہے کہ آئندہ لسانی تحقیق کے لئے یہ نکتہ چراغ ہدایت کا کام دے گا۔

to test PDF Combine only

سواتی زبان

سواتی ایک زبان کا نام بھی ہے۔ جو کہ سوئٹزرلینڈ اور شمالی افریقہ میں بولی جاتی ہے۔ مقامی باشندے اس زبان کو Swazi جبکہ بیرونی باشندے اس زبان کو سواتی بولتے ہیں۔ ہندوں کی فلکیاتی زبان میں سواتی تیک شاترہ ہے جو کہ ایک ستارہ ہے اس کے معانی شبنم کے قطروں کو موتی میں تبدیل کرنے کے ہیں۔ سواتی دہری زبان بولتے ہیں یہ اپنی مادری زبان کے ساتھ ہندکو کو بھی بول لیتے ہیں اگر چہ انکی مادری زبان پشتو ہے لیکن جس علاقہ میں قیام پذیر ہونے پر اُس جگہ کی زبان اپنا تے ہیں۔ جیسے بالاکوٹ ، کاغان ، اور کوش پکھل کے سواتی اس علاقہ کی اکثریت وہاں کی زبان ہندکو بولتے ہیں۔

نام

قبیلہ سواتی کا نام بھی دیگر پختون قبائل کے مطابق مختلف زبانوں کے لحاظ سے تھوڑے سے فرق کے ساتھ لکھا پڑھا اور بولا جاتا ہے۔ یعنی ترکی اور عربی میں سوادی، فارسی میں صواتی، پشتو میں سواتے، انگریزی اور اردو میں سواتی اور ہندکو اور پنجابی میں سواتھی لکھا اور بولا جاتا ہے۔

test PDF Combine only

سواتی کی امتیاری خصوصیات

سواتی عام طور پر پشتو سے پہچانے جاتے ہیں۔پشتون ولی یا سواتی ولی یہ محاورہ کے طور پر ان مخصوص روایات کو کہتے ہیں جنکو پورا کرنا اپنا فرض اولیں سمجھتے ہیں اور نہ پورا کرنے کو بے عزتی کا مقام سمجھتے ہیں۔

پٹھانوں کی اخلاقی طاقت، اس کی سپاہانہ بہادری اور سیاسی معاملات میں اس کی تیز فہمی ہی نے اس کے اجداد کو اپنے وطن سے دور جا کما نہ اختیارات عطاء کیے تھے۔(سر اولف کیرو)

پٹھان اپنی عام زندگی میں سادگی اور جفاکش دکھائی دیتا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ قدرت نے اسے ماحول ہی ایسا عطا کیا جس میں محنت و مشقت اور جفاکشی کے سوا گزر ہی مشکل ہے۔اس کی پیدائش کے وقت، اس کی طفولیت اور اس کا شباب انہی سنگلاخ پہاڑیوں میں گزرتا ہے۔پیدائش کے وقت سے ہی بوئے آزادی اس کے دماغ کو معطر رکھتی ہے اور جب ہوش سنبھالتا ہے تو اپنے آپ کو آزاد فضا میں آزاد شہری کی حیثیت سے دیکھ کر فطرتاً اپنی آزادی کے قیام وبقا کے لئے ہمہ تن مصروف ہو جاتا ہے۔وہ آزاادی کے قصے کہانیاں سنتا ہے۔قومی روایات اور تاریخی واقعات سے بہرہ مند ہوتا ہے اور اپنے بزرگوں کی زبانی گزشتہ ادوار کے حالات سُن کر گردوپیش کی واقفیت حاصل کر لیتا ہے۔اسے اپنے حجرہ میں بتایا جاتا ہے کہ آزادی وطن یا آزادی قبیلہ یا آزادی خاندان کے لئے والدین یا متعلقین یا اجداد کس طرح قربانی دے چکے ہیں تو اس میں بھی وہی جذبہ پیدا ہوتا ہے اور وہ بھی تحفظ آزادی اور ننگ و ناموس کے لئے اپنے آپ کو ہر وقت مسلح رکھنے کی فکر کرتا ہے۔

test PDF Combine only

جاوید حسن خان 'ندائے افغان ملتان' میں افغانوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے لکھتا ہے کہ:

پٹھانوں کی زندگی دشت کی طرح سادہ اور پہاڑوں کی طرح عظیم ہوتی ہے۔ وہ اپنی دنیا کے آپ بادشاہ اور غیر کی اطاعت سے ناآشنا ہوتے ہیں۔ ہتھیار سے محبت اور عورت کی نسوانیت کی حفاظت ان کا وصف خاص ہے۔ مذہب اور عزت کے معاملہ میں سر سے گزر جانا ان کا جوہر مردانگی ہے۔ ان کی مہمان نوازی اور دوست داری ضرب المثل ہے۔ محنت اور غیرت ان کے خون میں شامل ہے۔ ان کی شخصیت میں قوت اور شوکت اور آواز میں آزادی کی گونج پائی جاتی ہے اور یہی وہ لوگ ہیں جو اپنا طرہ دستار تاج شاہی سے کم نہیں جانتے۔

فزیکل خدوخال

اس کے پاؤں کے نیچے والا حصہ ایک موڑ والا ہوتا ہے اور کانی کشادہ اور کھلا اور اٹھا ہوا ہوتا ہے اس کے خدوخال اور جسمانی بناوٹ عورت کے لئے پرکشش ہوتے ہے۔ اس کا جسم Flash Type ہوتا ہے۔

test PDF Combine only

کردار اور عام معاملات

یہ امن سے محبت کرنے والا جبکہ adment اور خودمختیار رہوتا ہے وہ نہ کسی کو جائیداد ہضم کرنا چاہتا ہے نہ اپنی ملکیت کو کسی دوسرے کے تصرف میں پسند کرتا ہے۔ وہ اپنے کام پر تنقید پسند نہیں کرتا اگر کبھی غصہ ہو جائے تو اس کو cool down کرنا مشکل ہوتا ہے۔ اپنی اچھی صحت کے لئے اس کے لئے بہتر ہوتا ہے کہ پُرسکون ذہن کو استعمال کرے۔

اگر اس کی اپنی آزادی سلب نہیں ہوتی تو وہ دوسروں کی بہت مدد کرتا ہے وہ کسی کی شان و شوکت سے بالاتر ہو کر لامحدود عزت دیتا ہے یا یوں کہہ سکتے ہیں۔۔

(وہ عزت دینے میں بخل سے کام نہیں لیتا۔ وہ ضرورت میں بہترین دوست ہوتا ہے لیکن نفرت میں شدید دشمن والا ردعمل رکھتا ہے۔ وہ اپنے مخالف سے انتقام لینے میں ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتا۔ اس کے بچپن کے دن مسائل سے بھرپور ہونگے۔ وہ ابتدائی طور پر اپنے پیاروں اور قریبی کو بہت تحفظ اور مدد دیتا ہے اگر اُس پیارے سے اس کو تنقید ملے تو یہ فوری طور پر اپنا ذہن تبدیل کرتا ہے۔ اس کے کام کرنے کی استعداد ذہانت بہترین ہوتی ہے۔ پرانے گزیٹیر میں بعض باتیں مفروضہ پر مبنی ہیں یہ ذہانت کے اعتبار سے ضلع کے باقی تمام قبائل سے افضل ہیں شاید ڈھونڈ ان کے مدمقابل ہوں۔ ان میں اکثر ملنسار اور خوش اخلاق ہیں۔ اگر چہ وہ مالدار خاندان میں پیدا ہوں تب بھی ذہنی اور معاشی مسائل سے دوچار رہوتے ہیں۔

test PDF Combine only

خدوخال بحوالہ خوشحال خان بابا

افغان بدن سے مضبوط، جسم سے ہیبت ناک اور رعب دار ہے، اور چست وچابک دست ہے۔ سمجھداری میں بے مثل ہے۔ شہروں میں رہنے والے دیہاتی یا پہاڑوں میں بسنے والوں میں کوئی فرق نہیں۔ دنیا کی سیاست سے باخبر ہوتے ہیں۔ وہ دلاور، نڈر اور نشانہ باز ہیں اور مرد وزن خوبصورتی میں لاثانی ہیں اور کیوں نہ ہوں کیونکہ حضرت یعقوب علیہ السلام کی نسل سے ہیں جیسا کہ خوشحال خان بابا کہتے ہیں کہ:

پہ ښائست بائید ے ختمہ دا دیا دہ چہ کہ قومہ دیعقوب عالی تبار دی

یعنی اس قوم کی خوبصورتی قابل ستائش ہے کیوں کہ حضرت یعقوب عالی مقام کی اولاد ہے۔

test PDF Combine only

عقائد کے لحاظ سے

جیسا کہ پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ انکے روحانی مورث اعلیٰ صحابی رسول ﷺ تھے اس وجہ سے وہ عقائد کے لحاظ سے سنی مسلمان ہیں اور بدعات سے عاری ہیں پابند صوم صلواۃ ہوتے ہیں ان کے بارے میں لکھا ہے سواتی کی تینوں شاخیں گبری ، مترادی ، ممیالی قبول اسلام سے بعد ٹھیٹھ قسم کے پکے مسلمان تھے وہ مسلمان ہونے سے قبل بھی خدائے واحد کی پرستش کرتے تھے وہ ملحد تھے نہ مشرک اس سلسلے میجر روائی کے بیان کے مطابق وہ مطلق خدا پرست اور پکے مسلمان تھے۔خوشحال خان خٹک نے یہ شعر کہا

پختون ٹول سنی مذہب دی پکہ نشتے رافضی

یعنی سب پختون سنی اور راسخ العقیدہ ہیں ان میں کوئی بھی رافضی نہیں ہے۔

اس کے علاوہ دیگر کتب کی سب روایات غلط ہیں۔

test PDF Combine only

وادی سوات کی مختصر تاریخ

سواتی ایک پختون قبیلہ ہے جس کی نسبت وادی سوات سے ہے لحاظ سب سے پہلے وادی سوات کی مختصر تاریخ پر روشنی ڈالی جائے.

وادی سوات موجودہ خیبر پختون خواہ کا حصہ ہے پرانی تاریخ میں Udyana اور Suvastu کے نام ہیں یہ نام سوات کی خوبصورتی کی عکاسی کرتے ہیں وادی سوات کو اللہ تعالی نے حسین مناظر اور خوبصورتی کا بیش بہا تحفہ دیا ہے جس میں خوبصورت پہاڑ، وسیع میدان، دلکش آبشاریں، مختلف اقسام سے لدے ہوے باغ اعلی قسم کے ہوٹل اور مالم جبہ جیسا برف پوش پہاڑ جو کہ سیاحوں کی کشش کا باعث ہے سکندر اعظم نے 327 میں Bazira اور Ora کو فتح کیا اور قبضہ جما لیا. لیکن جوں ہی وہ واپس ہوا سوات والوں نے یونانی طوق غلامی کو اتار پھینکا اور مکمل یا نیم خودمختیاری کی زندگی گزارنے لگے. دریں اثنا بدھ مذہب کا اثر و رسوخ بہت بڑھ گیا اور سوات نے بھی اس

کا اثر قبول کیا اور سوات بدھ مت کا مرکز بن گیا بعد میں ترکی سلطنت نے سوات پر قبضہ کیا۔

o test PDF Combine only

سوات کا قدیم نام اور قدیم تاریخ

تاریخ ریاست سوات میں صفحہ 26 پر چینی سیاحوں کی آمد اور سفر نامہ میں قدیم تاریخ پر بحث کی گئی ہے اس میں زیادہ تر بدھ مت پر بحث کی گئی ہے صرف موجودہ دریائے سوات کو دریائے سوٹو کے نام سے یاد کیا ہے اور اس کے گرد بدھ کی خانقاہوں کا ذکر ہے۔

البتہ Charming Swat کے صفحہ 15 پر اس نام پر مفصل بحث ہے اور آخری خلاصہ یہ لکھا ہے۔

آخری حقیقت یہ ہے کہ محمود غزنوی نے سوات کے مقبوضہ علاقے کا نظام اور کنٹرول کے لئے سواتی اور دلازاک قبیلہ کو اس وادی میں ٹھہرایا۔ چونکہ یہ بہت بڑا قبیلہ تھا انکی کثرت کی وجہ سے اس وادی کا نام سوات پڑھ گیا اسی تاریخ وادی سوات کے صفحہ نمبر 49 پر جیسے پہلے تحریر ہے کہ سواتی انکا قبائلی نام ہے اور سوات میں قیام کی وجہ سے اس وادی کا نام سوات پڑھ گیا ہے۔ اس کے قدیمی نام کے بارے میں یہ بات درج ہے قدیم تاریخ میں سوات کا نام کہیں بھی نہیں ملتا ہے۔

قدیم لوگ اس مٹی کو مختلف ناموں سے یاد کرتے تھے اور اس نام کا ذکر نہیں مثلاً تین ہزار سال قبل اس کو باغ یعنی Udhyana Garden کا نام ملتا ہے جیسے اوپر ذکر ہو چکا ہے چینی سیاح کے ہاں اس نام SOTO جبکہ یونانی اس کو ASOCONOI کے نام سے یاد کرتے ہیں جبکہ سلطان محمود غزنوی نے اس کو قیراط کا نام دیا ہے قدیم نام SOTO سوات کا نزدیک تر نام ہے اس کے بعد بعض مؤرخین نے مختلف قیاس آرائیاں اور علاقائی نسبت سے اس کا نام تجویز کئے ہیں عرب لغت سوات کو اسود کی بدلی ہوئی شکل قرار دیتے ہیں کیونکہ یہ وادی جنگلات اور پہاڑوں پر مشتمل ہے جو دور سے

test PDF Combine only

کالے نظر آتے ہیں لہذا پہلے اس کو اسود کہا بعد میں یہ سوات میں تبدیل ہوگیا ایک روایت میں سوات کے مکین یعنی سواتی قوم کے کالے لباس کی وجہ سے اسود اور سوات بن گیا تاہم مؤرخین صرف اس پر متفق ہیں کہ سواتی قبیلہ کی وجہ سے یہ علاقہ سوات بن گیا۔

تاریخ سوات سواتی قبیلہ کے حالات پر روشنی ڈالتی ہے۔تاریخ سوات اور دوسرے ذرائع سے یہ بات واضح ہے کہ سواتی، سوات کے اصل مالک 1212ء میں تھے۔

سواتی قوم کا ایک تابناک کلچر ہے اور اس کی بہت سے اقدار ہیں۔انہوں نے موجودہ سوات کی ترقی میں بہت سی قربانی دی ہیں سوات میں اسلامی اقدار کا احیاء ان کے حصہ کا اہم کام ہے۔جس سے وہاں پرسکون ماحول عوام کو میسر آیا۔

انہوں نے قریب کے لوگوں کو اس بات کی راہنمائی کی کہ وہ قابل قبول معاشرتی اقدار کو اپنا کرنئی زندگی کا آغاز کریں، انہوں نے زراعت کے جدید طریقے اپنا کر سوات کو اپنے ریجن کے خوراک کی ٹوکری بنا دیا یعنی اپنے ریجن کومختلف قسم کے پھل اور اجناس فراہم کئے۔ 2009 تک وہ ہر لحاظ سے خودکفیل تھا اور اس میں مختلف معدنیات کی وافر مقدار موجود ہے جس کی وجہ سے پہلے اپنی ترقی کی پھر پاکستان کی ترقی میں بھی اہم کردار ادا کر دیا۔سوات کے خوش ذائقہ پھل کی پاکستان میں بہت پسندیدہ ہیں۔ 2009 میں میں نے اس گیس موبائل اون کراچی میں خریدا تھا جو کہ سوات کا بنا ہوا تھا۔

مزید وضاحت کے لئے سوات کی اخبار (زما سوات) کے کالم نگار اور محقق کے کالم سوات کا حال، ماضی اور مستقبل کی قسط اول اور دوئم ملاحظہ کی جا سکتی ہے۔

مغلوں نے جب یوسفزیوں سے مل کر اُن کو وہیں نکالا دیا اور مجبور کیا کہ وہ دریائے سندھ کے دوسرے کنارے میں پچ یار کے چھوٹے سے قصبے میں رہنے پر مجبور کیا۔

test PDF Combine only

سواتی یا گبری سلطنت

سواتی قوم کا سفر افغانستان سے سوات ، کشمیر اور سوات میدان پکھل اگرور اور الائی کی طرف

سواتی قبیلہ کی مورث اعلیٰ سلطان شمس جو کہ آقا غنہ بابا کی اولاد ہیں جملہ شجرہ نسب اسی کتاب میں منسلک ہے ۔ لہذا سلطان کجامن بن سلطان بلخ کے دو بیٹے ایک سلطان بہرام اور دوسرا سلطان فہنگل تھا ۔

سلطان کجامن کے دولڑ کے تھے اس کا شجرہ نسب کی تفصیل ایک ضمیمے کی صورت میں درج ہے ان کے فرزند اول سلطان بہرام جو کہ پاک پتی کوٹ ننگر ہار میں دفن ہیں جس نے کشمیر کو فتح کر کے اپنے نام پر بارہ مولا لشکر پٹھان کے نام پر کشمیر میں پٹھان کوٹ آباد کیا وہاں اپنے بیٹے سلطان کالا کو حکومت دے کر دوسرے فرزند سلطان تو منا کو ساتھ لایا اس کے علاوہ تا جک ، سواتی و مملکت گبر صفحہ نمبر 6 پر لکھا ہے شامیر بابا جو کہ سوات کے گبری سلطان کی نسل سے تھا 1342 میں کشمیر میں وارد ہوا اس کو فتح کر کے سلطان شمس الدین کے نام سے حکومت قائم کی ۔ سواتی سلطنت جس کو گبری سلاطین کا نام دیا گیا ہے یہ لغمان ،ننگر ہار ، سوات باجوڑ ، بیر اشغر ، اور پکھلی مانسہرہ اور بعد میں کشمیر کا علاقہ ایک ریاست تھی جو کہ مختلف ادوار میں بدلتی گئی ۔

مختلف مورخین کے حوالے سے ثابت کیا ہے کہ شاہ میر بابا سوات سے متعلق تھا اور یہ بات

o test PDF Combine only

واضح کی ہے کہ پکھل کا علاقہ دائمی طور پر سواتی کے قبضہ میں تھا اور ان کی ریاست کا حصہ تھا۔ اگرچہ کچھ وقت کے لئے ہاتھ سے نکل گیا تھا اس میں ترک حکومت کا قیام ہوا۔ پھر سواتی لشکر نے یہ علاقہ دوبارہ حاصل کیا اور یہاں پر دائمی راج قائم ہوا۔ جو تا دم تحریر موجود ہے۔

test PDF Combine only

فرزند دوئم

سلطان فہگل (پکھل)، جداعلی سواتی ضلع مانسہرہ

کشمیر پر سواتی قوم کی حکمرانی کے لئے دیگر کتب کے حوالہ جات

سب سے پہلا حکمران شاہ میر بابا

تاریخ اقوام کشمیر محمد الدین فوق نے صفحہ نمبر 132 پر لکھا ہے کہ پانچ سو سال تک مسلمان حکمران رہے اسی کتاب کے صفحہ 228 پر لکھا ہے کہ شاہ میر بابا کو شہ میری خاندان لکھا ہے کہ اس نے تقریبا دو سو سال تک حکومت کی اس کے علاوہ اس کتاب کے صفحہ 188 پر مذکورہ دور حکومت کا اعادہ کیا ہے اور یہاں خیبر ملکی قوم کا ذکر کیا ہے جو کہ سوات سے تعلق رکھتے تھے اور سواتی قوم میں سے تعلق رکھتے ہیں۔

test PDF Combine only

ملک کشمیر

شاہ میر کے خاندان کی سلطنت زائل ہونے پر کشمیر 190 برس مغل اقتدار میں رہنے کے بعد احمد شاہ ابدالی کے تصرف میں آیا اور 68 برس تک افغانوں کے تصرف میں رہنے کے بعد ماہ رمضان 1234 ھ میں سکھوں کے قبضہ میں چلا گیا اور پھر 1262 ھ کو انگریزوں کے تصرف میں آیا اور انگریزوں نے اسے گلاب سنگھ ڈوگرا کے حوالہ کیا اور اس سے کچھ حصہ یعنی ضلع ھزارہ کے بالائی حصہ کو اپنے پاس رکھلیا۔

شاہ میر کے زمانے میں یہاں بٹ اور چک قبیلے آباد ہوئے تھے جو نسلاً سواتی افغان اور شاہ میر کے ہم قوم تھے۔جن کی نسبت سے اب بھی سوات میں شخیلہ اور چکدرہ کے نام سے دو بڑے گاؤں موسوم اور معروف ہیں۔

اسی طرح احمد شاہ ابدالی کے دور میں قبیلہ صدوزئی افغان جو علاقہ کشمیر میں صدن کے نام سے مشہور ہیں آباد ہوگئے۔اب بھی یہ صدن یعنی صدوزئی ترین،مواضعات راولہ کوٹ،ہجری،اجیرہ،باغ ،ترازخیل،پلندری،اور پونچھ وغیرہ میں سکونت رکھتے ہیں۔ویسے تمام کشمیر میں پٹھان جگہ بہ جگہ آباد ہیں۔

اسی طرح کشمیر کے مغرب میں متصل ضلع ھزارہ میں بھی پٹھان آباد ہیں جس کی تفصیل یہ ہے کہ تحصیل ہری پور میں یوسف زئی کی ذیلی شاخ اتمان زئی،ترین،کاکڑ،پنی،شلمانی،اور مشوانی آباد ہیں اور تحصیل ایبٹ آباد میں جدون یا گدون آباد ہیں اور تحصیل مانسہرہ میں سواتی پٹھان آباد ہیں۔سواتی اور مشوانی اب بھی اپنی پستو زبان میں بات چیت کرتے ہیں اور ان کے علاوہ اور لوگوں نے اپنی پشتو زبان چھوڑ کر پنجابی یا ہندکو زبان کا استعمال کرنا شروع کیا۔علاقہ چھچھ میں بلکہ مرگلہ پہاڑ تک بھی اکثر

o test PDF Combine only

یوسف زئی پٹھان آباد ہیں اور عکزہ میں بلاق خٹک آباد ہیں جن کی زبان اب بھی پشتو ہے مگر پچھ میں بعض جگہ پشتو کا استعمال کم ہوتا جا رہا ہے۔ اپنی مادری پشتو زبان چھوڑنے پر سخت افسوس ہے جو قومی زوال کی نشانی ہے۔

ان لوگوں نے سلطان شہاب الدین محمد غوری کے عہد میں اس کے حکم سے سوات اور باجوڑ کی راہ لی تھی۔ اور وہاں سے قدیم باشندوں کو جو کافر تھے نکال کر اس علاقہ پر قابض ہو گئے اور قریب چار سو سال تک یہاں قابض رہے اور پھر ان میں سے ایک بزرگ شاہ میر بابا نے بٹ خیلہ سے جا کر کشمیر پر قبضہ کر کے اپنی حکومت قائم کی شیخ اکرام مصنف 'آب کوثر' لکھتے ہیں:

سوات میں ایک بزرگ شامیر 1315 ء میں کشمیر کے راجہ سنگھ دیو کے ہاں ملازم ہوئے اور اپنی خداداد قابلیت سے بڑا اقتدار حاصل کر لیا۔ ان کے بیٹوں کو بھی راجہ نے بڑے اختیارات دیے اور ان کو راجہ کے ایک جانشین نے اپنا وکیل مطلق مقرر کیا آخر میں جب ملک کا نظام درہم برہم ہونے لگا تو 1343 ء میں شاہ میر شمس الدین شاہ کے نام سے تخت نشین ہوئے اور سکہ و خطبہ جاری کیا۔ کشمیر میں اسلام انہی کی بدولت پھیلا شاہ میر نے کشمیر سے اسلام کے سیاسی تعلقات کی بنیاد ڈالی اور ایک دارالخلافہ علاؤ الدین آباد کی تعمیر کی اور بہت سے رفاہی کام کیے۔

شاہ میر کے والد کا نام شاہ دین ہے۔ کیمبرج ہسٹری میں شاہ میر کی نسبت لکھا ہے کہ:

نئے بادشاہ نے اپنے اختیارات سمجھ اور نیک نیتی سے استعمال کیے کشمیر کے ہندو راجے بڑے ظالم تھے۔ ان کی علانیہ پالیسی یہ تھی کہ رعیت کے پاس معمولی دال روٹی سے زیادہ کچھ نہ رہنے دیا جائے۔ نئے بادشاہ کی حکومت لبرل اصول پر قائم تھی۔ اس نے بے جا سرکاری لگان اور غیر منصفانہ ٹیکس ہٹا دے۔ ٹیکس وصول کرنے کے ظالمانہ طریقے موقوف کر دیے اور سرکاری لگان پیداوار کے چھٹے حصے پر مقرر کیا۔

o test PDF Combine only

خلاصہِ کلام :

سلطان شمس کی اولاد سے سلطان بہرام اور سلطان پکھل نے اور اس کی اولاد نے لغمان ،ننگاہار، سوات، باجوڑ، بونیر، اشغر ااور پکھلی میں حکومت کی اور کشمیر میں بھی اپنے نام سے گاؤں آباد کئے وہاں شہ میر بابا کی اولاد نے حکومت قائم کی اس لشکر میں بہت سے سواتی کشمیر گئے تھے جو بعد میں واپس آ کر اپنے سواتی رشتہ داروں سے ملے۔

سلطان پکھل جس کے نام سے علاقہ پکھل کا نام پڑا کیونکہ دونا موں میں بہت مماثلت پائی جاتی ہے۔ اصل نام پکھل تھا چونکہ پشتو والے ف کو پ پڑھتے ہیں جس کی وجہ سے پکھل بعد میں پکھل بنا۔سواتی پہلے افغانستان میں وہاں سے آ کر سوات میں آباد ہو گئے۔

پکھل میں بھی سلطنت قائم کی بعد میں جب پکھل میں ترک سلطنت تھی آخری تاجدار شاہ محمد کر د کے وقت میں حملہ کر کے ان کے دارالخلافہ گلی باغ قبضہ کیا اور پورے علاقہ کو کاغان تک سب قبائلوں میں تقسیم کر دیا تقریبا تین سو سال تک سواتی قبائل نے جلال آباد ،سوات ملاکنڈ دیر اور جہلم تک کے دیگر علاقوں تک حکمرانی کی کشمیر پر کئی سواتی حکمران رہے اور وہاں پر اسلام کو بطور سرکاری مذہب رائج کیا۔اسی وجہ سے قیام پاکستان کے بعد جب ہندوستان نے کشمیر پر اپنا ناجائز قبضہ جمانے کی کوشش کی تو پختون قبائل کی رگ حمیت اپنے سابقہ علاقے یعنی کشمیر کے لیے پھڑک گئی اور اپنا علاقہ لینے کے لئے لشکر کشی کی اور آزاد کشمیر تک کا علاقہ ہندوستان کے غاصبانہ قبضہ سے آزاد کرا لیا۔

o test PDF Combine only

فتح سوات کے حالات

سلطان پکھل جو کہ فاتح باجوڑ اور ضلع ھزارہ تا کشمیر تھا۔ اور سلطان بہرام فاتح لغمان وننگرہار تھا۔سلطان پکھل نے اپنے بیٹوں اور سرداروں کی معیت میں سوات پر حملہ کیا۔ اس وقت سوات پر راجہ گرا (گرا کافر) کی حکومت تھی جس کا پایہ تخت اوڈی گرام کے عقب میں پہاڑوں پر ایک مضبوط قلعہ تھا راجہ مقابلہ کے لئے نکلا اور ہیبت گرام میں پہلی جنگ ہوئی جو کہ موضع تھانہ مالاکنڈ کے قریب ہے۔راجہ گیرا کو شکست ہوئی وہ فرار ہو کر اپنے ہوڈی گرام میں قلعہ بند ہوگیا۔ ہیبت گرام کی جنگ مندرجہ ذیل سواتی (گبری سلطان زادے کام آئے۔

1 سلطان زبردست، 2 سلطان عالم شیر ، سلطان وشر فرزند سلطان پکھل (مورث وشرائی گبری سواتی) ، سلطان قرزا ہیبت گرام کی فتح کے بعد سلطان اُبھگل (پکھل) نے تعاقب کر کے راجہ گیرا کا اوڈیگرام میں محاصرہ کیا قلعہ سنگین تھا مگر سخت جنگ کے بعد فتح ہوگیا اسطرح سوات کی پوری وادی سواتیوں گبریوں کے قبضہ میں آگئی اس کے نتیجے میں بنیر اور باجوڑ بھی مطیع ہوگئے باجوڑ کے علاقے کی حکمرانی سلطان شاموز (شموز) کو دی گئی جو کہ سلطان بہرام اور سلطان اُبھگل کے خُسر تھے۔

سواتی سلاطین نے قلعہ منگورا ور باجوڑ قلعہ گبر تعمیر کئے اور یہ دونوں مستحکم قلعے تھے۔ باجوڑ کا قلعہ گبر بابر بادشاہ کے ہاتھوں 1519ء میں بھاری توپ خانہ کے استعمال سے فتح ہوا جبکہ قلعہ منگور کو آخر سلطان اولیس نے خود خالی کر دیا اور درہ نیاگ کی طرف گئے وہاں کے باشندوں کو شکست دی جو ایک روایت کے مطابق سوات (درہ نیاگ) کے باشندے جنھوں نے اسلام قبول نہیں کیا تھا بھاگ کر کوہستانوں میں چلے گئے آج بھی وادی کیلاش کی تین وادیوں میں کافرستان کے نام سے موجود ہیں۔ یوسف زیئیوں نے قلعہ منگور کو مسمار کر دیا اس طرح دونوں قلعے (منگورا اور گبر) صفحہ ہستی

to test PDF Combine only

سے مٹ گئے سلطان پکھل کی وفات کے بعد چونکہ سلطان بہرام نے کابل سے کشمیر تک کے علاقے کو دوبارہ فتح کرلیا اس لئے وہ ان علاقوں کا واحد حکمران تھا۔ ابتداء میں ان علاقوں کو مملکت گبر کا نام دیا گیا سلطان بہرام کشمیر سے واپسی پر کوٹ ننگرہار میں فوت ہوگیا۔ اور رزمام حکومت سلطان تومنا نے سنبھالی چنگیز خان کا حملہ اسی دور سے تعلق رکھتا ہے۔

ننگرہار کا جنوبی علاقہ وادی کرمان اور علاقہ شلمان سے اعظم ملک ابن عماد الدین خلجی کے پاس بطور تعلقہ Fief فوجی خدمات کے عوض انکے پاس بدستور رہا۔ سلطان تومنا کی وفات کے بعد ننگرہار اور لغمان میں سلطان کالا اور تومنا کی حکمرانی رہی مگر امیر تیمور کے حملے کے نتیجہ میں لغمان اور ننگرہار پر گبر خاندان کی حکومت ختم ہوگئی جبکہ عوام کے معاملہ میں نچلی سطح پر اقتدار اُن کے پاس ہی تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ 1190ء سے 1399ء مملکت گبر سلطان بہرام کی اولاد کے تسلط میں تھی۔ امیر تیمور نے ان علاقوں پر گورنر مقرر کردیے جب کہ سوات، بنیر، باجوڑ، اشغر اور پکھلی (ہزارہ) بدستور سواتی سلاطین کے قبضے میں رہے۔ 1342ء کے بعد بنیر سوات اور باجوڑ کو پکھلی سرکار بنا کر کشمیر سے اس کا الحاق کردیا گیا۔ اس طرح پکھلی ہزارہ اور پکھلی سوات ہردو کشمیر کے تابع کردیا۔

کشمیر کے سلطان قطب الدین نے پشاور کی پوری وادی فیروز تغلق کے گورنر کوندا خان سے فتح کرلی۔ سید علی ھمدانی ہردو کے درمیان صلح کرادی۔ جہاں تک سوات کا تعلق تو سلطان تومنا کی وفات کے بعد کس کی حکومت رہی البتہ اخون درویزہ کے بیان کے مطابق سلطان ٹھنگل کے فرزندوں کے درمیان شدید لڑائی ہوئی اور اکثر شہزادے مارے گئے۔ بعد میں سلطان رغش جو کہ سلطان ٹھنگل کا پوتا ہے اس نے قندھار اور بلوچستان کا کچھ حصہ پر قبضہ کرکے الگ حکومت بنائی۔

o test PDF Combine only

تیموری حملوں کا اثر

امیر تیمور کے حملوں کی وجہ سے سواتی سلطنت ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوگئی۔ چونکہ اس سلطنت میں سوات باجوڑ ، بنیر جو کشمیر کے ساتھ الحاق تھا۔ اس کے سلطان سکندر بت شکن نے امیر تیمور کی اطاعت کی ، اس وجہ سے یہ علاقہ امیر تیمور کی تباہ کاریوں سے محفوظ رہا۔ کشمیر کے شاہ میری سلطان جنکا پہلے تفصیل سے ذکر ہو چکا ہے سوات کے سواتی (گبری) سلاطین کے ہم نسب اور قرابت دار تھے اس حوالہ سے ان کا ذکر یہاں ضروری تھا۔ شا میری سلطان کی کشمیر میں حکمرانی کی تفصیل پہلے گزر چکی ہے۔

test PDF Combine only

سواتیوں کا میدان پکھل کی تسخیر اور قیام۔

پکھل سرکار ۔ ھزارہ

امپیریل ھزارہ گزیٹیئر میں V-13, P-76 پر ھزارہ کے بارے میں بہت معلومات ہیں Dr. Stain لکھتا ہے یہ لفظ ’راسا سے ماخذ ہے جو کہ پکھل کا قدیم نام ہے اس کے صدر مقام مانسہرہ کا نام Maan Singh سے نکلا ہے جو کہ ایک سکھ حکمران تھا۔ ترک حکومت 1399 میں مسلمان بادشاہ تیمور نے اپنا ایک ترک سپاہی کو دیگر ساتھیوں کے ساتھ ھزارہ میں بسایا تاکہ کابل اور کشمیر کے درمیان اہم شاہراہ کی حفاظت ہو۔

1472 میں شہاب الدین کابل واپس آیا اُس نے یہاں اپنی حکمرانی قائم کرنے کے لئے یہاں قدم رکھا یہ ایک ترکی شہزادہ تھا۔ اس کا تعلق سنٹرل ایشیا سے تھا۔ اس نے اس علاقہ میں حکومت قائم کی جس کو پکھل سرکار کہا جاتا تھا۔ اس نے میدان پکھل کے گاؤں گلی باغ کو اپنا دارلخلافہ بنایا مغلیہ دور میں یہ حکمران انکو تسلیم کرتے تھے۔

اصل میں ھزارہ پکھل یہ کشمیر کے لئے اہم سنگم کا مقام تھا۔ مغلیہ کے آخری دور میں سلطان حسین نے مغل حکومت سے یہ بہانہ بنا کر بغاوت کی کہ وہ انکے اندرونی معاملات میں مداخلت کرتا ہے۔ مغلیہ نے اس کو ملک بدر کیا بعد معافی پر دوبارہ بحال کیا بعد میں یہ ایک طاقت ور حکومت تھی اور پکھل سرکار پہ حکومت کی اس وقت سرکار پہ حکومت کی اس وقت سرکار Govrement کے لئے استعمال ہوتا جب ترک قدرے کمزور ہوئے آخری کرد بادشاہ کے داماد سید جلال بابا نے سواتی قبیلہ کو دعوت دی یہ علاقہ سواتی قبیلہ کے ہاتھ آگیا۔ جس کو 1703ء میں بمطابق تقسیم 219 قبیلہ جات میں تقسیم کیا گیا۔

test PDF Combine only

موجودہ پکھل ایک نہایت زرخیز اور مردم خیز سرزمین ہے جو کہ پہاڑوں میں گری ہوئی حسین وادی ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے حسین مناظر کی آماجگاہ بنایا ہے۔

اس کے بارے میں مشہور ہے کہ اس کے ایک سرے پر یعنی پکھلی بالا پر ایک قصبہ ہے شنکئ بالا سے آغاز ہوتا ہے اور پکھلی پائیں کے ایک قصبہ شنکئ پائیں پر اختتام پذیر ہوتی ہے۔ اس کو دریائے سرن سے مختلف نکلنے والی نہریں سیراب کرتی ہیں۔ پہاڑوں پر پہلے چیڑھ کے گھنے درخت تھے اور دیگر درخت بھی کثرت سے ملتے تھے۔ پانی کی کثرت کی وجہ سفیدہ کی مختلف اقسام اگائی جاتی ہے۔ کچھ عرصہ پہلے اس کے مضافات کے جنگلات بہت زیادہ تھے۔ میدانوں میں ہر قسم کی سبزیاں پیدا ہوتی ہیں۔ جو کہ پورے پاکستان میں بھیجی جاتی ہیں اور ان سے زمیندار زرکثیر کماتے ہیں۔ مختلف موسمی سبزیاں پیدا ہوتی ہیں۔ اگر ایک زمیندار ۶ کنال زمین میں اچھی اور جدید کاشت کرے تو اس کے گھر کے جملہ اخراجات پورے ہو جاتے ہیں۔

سواتی قوم ایک شاندار ماضی کی حامل قوم ہے سوات جیسی زرخیز زمین میں رہنے کی وجہ سے ذرائع معاش کی فروانی کی وجہ سے فطری امر ہے کہ ان میں تن آسانی پیدا ہوئی اور مردکوہستانی کی صفات کھو بیٹھے۔

test PDF Combine only

پکھلی

پکھلی قدیم سرکار تھی ڈسٹرکٹ ضلع جو کہ مغل صوبہ پنجاب سے تھا اب ہزارہ پاکستان کا حصہ ہے پرانے خطوط میں سے Urasa کے نام سے لکھا جاتا تھا جو کہ جہلم اور اٹک کے درمیان ہے یہ گندھارا کندھارو ے جو کہ نایاب اشیاء کی وجہ سے شہرت رکھتی ہے بعد میں چندر گپت موریہ کی سلطنت بنی ارکیالوجی کے ماہرین کی رائے ہے کہ یہ ہندومت اور بدھ مت کی تعلیم کی اعلی درسگاہ تھی۔

راجہ ترنگلی کے وقت اس کی جداگانہ حیثیت ہوگی اور اس کا تعلق کشمیر سے جوڑ گیا۔آئین اکبری میں اسکو سرکار پکھلم کے نام سے موسوم کیا گیا۔جس سے کشمیر کے ایک بڑے صوبہ کی بنیاد پڑھ گئی جو کہ اصل صوبہ کابل کے حصہ تھا یہ پکھلی اب ہزارہ سے جانی جاتی ہے جو کہ KPK کا حصہ ہے History سکندر اعظم کے وقت پکھلی پر اشوک بادشاہ تھا جب چین کے سیاح اورجاج نے اس علاقہ کو دیکھا تو یہ کشمیر کا ایک سرحدی علاقہ تھا اس سے قدیم حکمران شالی اٹک سے تھا لیکن انکو سلطان آف باجوڑ اور سوات نے مار بھگایا اسکا نام ان فاتحین کے نام سے منسوب ہوگیا۔

آئین اکبری میں اس بارے ذکر ہے کہ ایک طرف سے کشمیر سے سرحد ملتی تھی اور جنوب میں گھکڑ کے سلطنت سے مغرب میں اٹک سے اور چترال سے ملتی ہے ذاراتی حکومت میں سعادت خان کو پکھل کا Chief چنا گیا اس وقت کشمیر جو خودمختار ہوگیا اس نے ایک قلعہ غزلی سعادت خان بنایا جو کہ آزاد خان کی اماجگاہ تھی جب اس نے تیمورشاہ کے خلاف بغاوت کی تھی اس کا بڑا شہر اگرور تھا قدیم بابر کے وقت اس کا حاکم قبائل تھے جنکو باجوڑ اور سوات کے گبری سلطان یعنی جانگیری سلطان نے مار

o test PDF Combine only

بھگایا۔ ابتداء میں 19 صدی تین اضلاع تھے مانسہرہ ساؤتھ اور ساؤتھ ایسٹ شنکیاری پھر اس کو مزید حصوں میں تقسیم کیا اور بارتھ ایسٹ بھیر کنڈ سنٹر میں تھا اور وادی کاغان بھونگ منگ اور اگرور کا انحصار بھی اسی پر تھا۔

کالوگ ترک کی آمد کابلی سے ہے تقریبا 1472 میں کارلوگ ترک جب شہزادہ شہاب الدین آیا اس نے پکھلی کو فتح کیا اور پورے ہزارہ میں اپنی حکومت مستحکم کی۔

اس کو ایک الگ حیثیت دی گئی اور اس کو پکھل سرکار کہا جانے لگا اس کا دارالخلافہ گلی باغ میں تھا راجہ ارشاد نے تاریخ ہزارہ میں لکھا ہے یہ شہاب الدین شہزادہ کارلوگ ترک تھا اور اس کا خاندان جا کر تیمور سے ملتا ہے ترکوں نے پکھلی سرکار کو 1703 تک حکومت کی پکھل سے سرکار کا چیف ہر قسم کے ٹیکس سے مستثنیٰ تھا دہلی کا ٹیکس گزار نہ تھا اس طرح مغل شہزادہ سنٹرل ایشاء سے تعلق رکھتا تھا۔

اکبر کے دور میں پکھل کے حاکم سلطان حسین خان نے بغاوت کی اکبر نے اس کو شکست دی لیکن سلطنت اس کو واپس کر دی اسی وجہ سے سنٹرل ایشیاء کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے آخری پکھل کے بادشاہ سلطان محمد کے داماد سید جلال بابا نے سواتی قبائل کو ایک سازش کے تحت بلایا۔

جب کے سلطان گردبا ہر تھا اس کے بعد انہوں نے پکھل سرکار کو فتح کیا اور ترکوں کو دلیس سے نکال دیا اس طرح سے انہوں نے یہاں حکومت قائم کر لی اور وادی کو مختلف حصوں میں تقسیم کر دیا مانسہرہ ریجن جو کہ پہلے تم الہی منگ تھا یہ سواتی خانخیل کو دیا گیا وادی کاغان سیدوں کو اور اوگی اور سوات سواتیوں جہانگیری اور دوسرے سواتی قبائل کو دی۔

ترک نے اپنی گرفت ہری پور اور ایبٹ آباد تک مستحکم نہ رکھ سکی کیونکہ باہمی اختلافات تھے۔

سلطان اس کا والی گورنر تھا جس نے اپنے بھائی سلطان محمد گرد کے خلاف علم بغاوت بلند کیا۔ اگر چہ اس

o test PDF Combine only

کی مدد سے اس بھائی کو شکست دی مگر ترک اپنا اقتدار مستحکم نہ رکھ سکا اس وجہ سے سیدوں نے صوابی سے آ کر اس علاقہ کو چھین لیا سلطان غیاث الدین جو کہ سلطان محمد کا چھوٹا بھائی تھا وہ تناول کا گورنر بن گیا۔

ترک نے اگلے 90 سال تک اپنا اقتدار کو طول دیا لیکن ان کو صرف شیروان ایبٹ آباد بحالی مانسہرہ اور لوہر تناول تک محدود کر دیا گیا ابتدائی 19 صدی میں پکھل کو کابل کا حصہ تھا۔ جس کو موجودہ حکومت افغانستان کہتے ہیں اسکا حصہ ہو گیا۔

1813 میں وہ عظیم شاہراہ جو ہزارہ اور کشمیر کو ملاتی ہے بنائی گئی۔ افغان نے حکمت عملی سے اپنا قلعہ اٹک جو کہ دریائے سندھ کے کنارے ہے راجہ رنجیت سنگھ کے زیر قبضہ دے دیا پہلے پکھل کو افغان حکومت کی باجگزاری تھی اب اس کو سکھ کے زیر کنٹرول دے دیا 1819 میں جب افغانستان سے کشمیر لیا گیا اس طرح اپر پکھل بھی اس کے زیر اثر آ گئی جو شہزادہ ترک کے زیر تھی اس پر بہت دفعہ کوشش کی تاکہ ان سے باج گزاری لی جائے لیکن ہر دفعہ ناکامی ہوئی اور اس کے اہم سکھ نمائندے بھی مارے گئے۔

1822 میں رنجیت سنگھ پکھلی اور دہمتور ہری سنگھ کو بطور جاگیر دے دی کیونکہ اس میں کشمیر میں بے بہا کامیابیاں حاصل کی تھی اس نے ہزارہ کے لوگوں کے میدانوں کے وسط میں ہری پور کا شہر بسایا یہ آباد شدہ شہر ترقی کر کے 175 سالوں میں اب ہری پور ضلع پاکستان ہو گیا ہے کئی اہم قلعہ جو کہ سکھ دور میں بنے ان کے کھنڈرات باقی ہیں اور ہری سنگھ اور اس کے جرنیلوں کو میدان پکھل میں رکھا گیا۔

یہاں تک کہ ہری سنگھ 1833 میں وفات پا گیا ہری پور ضلع ہزارہ میں شامل ہو گیا۔ ترک کے آباؤ اجداد اب بھی بحالی مانسہرہ رچھ بمتن ایبٹ آباد ہری پور اور کشمیر کے مضافاتی علاقوں میں رہتے ہیں۔

test PDF Combine only

سواتی قوم کے بارے میں دیس نکالا کی مختلف روایات

سوات سے انحلاء کے بارے میں ذکر ہوگا۔ جو کہ تفصیل ذیل ہیں۔

بعد میں سواتی سلاطین کی باہمی لڑائی کی وجہ سے ان میں اتفاق نہ رہا جو کہ کسی قوم کی بقاء کا ضامن ہوتا ہے اور اعلیٰ قیادت کا فقدان ہوگیا جس کی وجہ سے ان کی شیرازہ بندی کو یکجا نہ کیا جاسکا لہذا تقدیر کے قاضی کا فیصلہ صادر ہوگیا۔

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے
ہے جرم ضعیفی کی سزا مرگ مفاجات

لہذا اس قوم پر 1519ء تا 1647ء کا دور نہایت ابتلا کا گزرا لیکن 1647 میں ان کو حیات نولی سلطان نمگل اور سلطان بہرام کی اولاد کی باہمی چپقلش جس کا ذکر تذکرہ ابرار و اشرار کے صفحہ 107 پر ہے کہ ان کے جنگ و جدل کی وجہ سے سوات اور سواتی قوم کیلئے بدعا کی جس کی وجہ سے اس علاقہ کا سکون لٹ گیا اور سواتی قوم کو وہاں سے دیس نکالا ملا

داستان سوات عبدالقیوم بلالہ نے صفحہ 7,8,9 پر مذکورہ واقعہ کو یوں لکھا ہے

کہ جب مرزا الغ بیگ کابل کے تخت و تاج سے محروم ہوا تو اس نے یوسف زئی قبائل کی مدد سے دوبارہ اقتدار لیا اور سب یوسف زئی صاحب اقتدار ہوگئے۔ الغ بیگ محض شطرنج کا بادشاہ تھا خویش اقارب کے بہکاوے میں آکر یوسف زئی قبائل کو بذریعہ جنگ مروانا چاہا وہ ناکام ہوا تو بہانہ کیا کہ اس کے جرنیل کی غلطی ہے لہذا سب کو منانے کیلئے دعوت کی سب اکابرین کو دعوت پر بلایا اور ان سب کو قتل کیا۔

o test PDF Combine only

الغ بیگ کے محسن جس نے اس کو بیٹے کی طرح پالا تھا اس کی استدعا پر ملک احمد اور بابا شیخ ملی بچ نکلے ان دونوں نے اپنے یوسفزئی قبیلے کو لے کر افغانستان سے وادی پشاور میں آ گئے ان کے ساتھ ظلم کی وجہ سے سب قبائل ان پر مہربان تھے سواتی رحم دل تھے جب یہ سوات آئے تو ان کو بہت انعام و اکرام دیا جاتا تھا کیونکہ سوات میں قدرت کی فیاضیاں تھی انہار و شجرات ثمرات حسن و جمال کو دیکھ کر یوسفزیوں کو لالچ کے لالے پڑے اور بقول محمد سلیم آف آلائی یوسفزئی افغانستان سے دیس نکالا پر مردان اور مالاکنڈ کے پہاڑی علاقوں کے درمیان پناہ گاہ کی تلاش میں تھے۔سواتی بنیادی طور پر مہمان نواز نرم دل اور رقوم پرست ہیں،قومیت اور مذہبی جذبہ اس کی سرشت میں ہے البتہ قبیلے کے افراد سے ان کی محبت ان کی گھٹی میں بھری ہوئی ہے،ان کی ایک خامی یہ ہے کہ کبھی یکجا نہ ہوئے اور اکثریت میں ہونے کے باوجود مانسہرہ میں اپنی اسمبلی سیٹوں پر کامیاب نہیں ہوئے.اب متحدہ ہیں جس کی وجہ سے مانسہرہ بٹ گرام میں 2 قومی اسمبلی کی 4 صوبائی اسمبلی کی اور 1 سینٹ کی سیٹ سواتی قوم کے پاس ہے۔

جب یوسفزیوں نے سواتیوں سے پناہ گاہ کی درخواست کی ان کی درخواست قبول کرتے ہوئے ان کو مالاکنڈ سے نیچے کا علاقہ عطا کیا وہ اپنے خاندانوں کے ساتھ یہاں قیام پذیر ہوگئے ان کے اس قیام سے سواتی اٹک اور دوسری مخالف سمتوں سے محفوظ ہوئے سواتیوں نے یوسفزیوں کا فراخدلانہ امداد کی گندم اور دیگر اشیاء دیں

سوات کو غوزی مرغی یعنی گھی والی چڑیا کہا جاتا تھا یعنی یہ ہر لحاظ سے خودکفیل اور بہتر تھی سازش کے تحت سواتی خاندانوں میں پھوٹ ڈالی گئی جب خلیج وسیع ہوگئی تو اخون بابا کی قیادت میں سواتیوں پر حملہ ہوا کیونکہ اخون بابا بڑا زیرک انسان تھا سواتی اپنے اختلافات بھلا کر متحد ہوئے لہذا یوسفزیوں کو منہ کی کھانی پڑی اور ناکام ہوکر پسپا ہوئے اور یوسفزئی پھر سے بے یارو مددگار ہوگئے چارسدہ اور مالاکنڈ کے پہاڑوں میں پناہ کی تلاش میں پھرنے لگے پہلے الغ بیگ کے ظلم رسیدہ ہونے کی

o test PDF Combine only

وجہ سے ان کے ساتھ ہر جگہ ہمدردی تھی اب محسن کش ہونے کی وجہ سے کوئی بھی ان کے ساتھ نہ رہا پھر بڑی عاجزی سے سواتی قیادت سے پناہ کی درخواست کی لیکن سواتیوں نے ان کی بے وفائی اور احسان فراموشی کی وجہ سے ان کی درخواست مسترد کر دی۔

انہوں نے پھر سخت شرائط تسلیم کرتے ہوئے تاوان کے ساتھ درخواست کی اور اپنی بہن بطور (بدلہ) سواتیوں کو شادی کر کے دے دی اور یہ اب بھی سواتی قبیلہ میں رواج ہے کہ جہاں قتل مقاتلہ کے بعد صلح ہو تو ہر ایک قبیلہ سے ایک لڑکی دوسرے قبیلہ میں شادی کر کے دی جاتی ہے تا کہ آئندہ صلح رہے۔ تاہم یوسفزیوں کی (سلطان احمد) کی بہن سلطان اویس کے ساتھ شادی شدہ تھی اسکو ملکہ سوات کہتے تھے۔ روشن خان کی کتاب "شہیدہ بی بی" کے مطابق اُس کا نام شہیدہ بی بی تھا اور اُس کا مقبرہ درہ نیاگ میں سواتیوں کے شاہی قبرستان کے باہر ہے۔

سواتی قبرستان کے قضیہ میں اب شیرین خان اور پروفیسر اجمل صاحب اور دیگر اکابرین نے جا کر اس جگہ کو معلوم کیا ہے اور اس کے ساتھ ہی سلطان اویس کی قبر بھی معلوم کی ہے۔ جس پر مقبرہ کی تعمیر زیر تجویز ہے۔ اُس کے تفصیلی تصاویر ملاحظہ کی جا سکتی ہیں۔

جس میں بتایا گیا ہے کہ یوسفزی جب حملہ کی تیاری کر رہے تھے اُنکو سواتیوں کی اندرون خانہ کی خبریں بھی ملتی تھیں جس پر سواتی راؤسا نے سلطان اویس کو ملکہ سوات کے قتل کا مشورہ دیا اُس نے ناعاقبت اندیشی سے اُسکو قتل کر دیا جس سے ان کے جذبات مزید بھڑک اُٹھے اور جلتی پر تیل کا کام دیا۔

اگرچہ اس شادی کے بعد یوسفزیوں نے تابعداری کی اور اچھے تعلقات قائم ہو گئے تاہم کچھ عرصہ کے بعد پھر اخون بابا نے ان کو سواتیوں پر حملہ کے لئے اُبھارا۔ یہاں داستان سوات عبدالقیوم بلالہ کے صفحہ 8 اور 9 کی دو کہانیاں بھی درج کر دیتا ہوں کیونکہ ان میں ایک کہانی ترک قوم کو نکالنے کے لئے بھی لکھی گئی جو آپس میں گہری مماثلت رکھتی ہیں۔

اس حصہ پر تحریر ہے کہ یوسف زیوں نے سواتیوں کو اس طرح دلیں نکالا دیا جس میں جنگ و

o test PDF Combine only

جدل کی نوبت نہ آئی اور کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوئی۔ حالانکہ واقعہ ایسا نہیں اسی باب میں یوسفزوں اور سواتیوں کی لڑائی کا ذکر کرونگا۔

کہانی نمبر 1 ۔

بلالہ لکھتے ہیں کہ اس کا کوئی تاریخی ثبوت نہیں جو کہنا قابل یقین ہیں۔لیکن یہ سینہ بہ سینہ روایات ہیں جو کہ سوات کے حجروں میں رات کو بطور قصہ بیان ہوتی ہے

سواتیوں کی نا اتفاقی کا اندازہ لگانے کے لئے یوسفزیوں نے چند گھوڑے سواتیوں کی کھیتوں میں چھوڑ دیئے ہر فرد اپنے کھیت سے پڑوسی کے کھیت کی طرف گھوڑوں کو دھکیل دیتا۔ چھ ماہ کے بعد یوسفزیوں نے گھوڑوں کو دیکھا تو بیتر وتازہ اور صحتمند تھے انھوں نے اس سے سواتی قبیلہ کی نا اتفاقی کا اندازہ لگایا۔

کہانی نمبر 2 ۔

کہتے ہیں کہ یوسفزیوں نے افواہ پھیلائی کہ سوات کے بالائی دروں سے ایک مہیب اور وحشی قوم سواتی پر حملہ آور ہونے والی ہے انہوں نے پلالی کے آدھ گز کے لمبے چپل بڑے بڑے ڈنڈوں سے باندھ کر دریائے سوات میں بہائے جس سے سواتیوں نے سرعت سے اپنا سامان سنبھالا اور ہجرت کی اس نے حاشیہ میں لکھا ہے کہ وہ اپنا قیمتی سامان دفن کر کے اس کے پاس جھنڈے لگا دیتے تھے اور لوگ ان کو بزرگوں کی قبریں یا شہید کا مزار سمجھنے لگے بعد میں 1970 میں یہ سواتی آئے تھے اس مقبرے میں مرید ہوئے اور رات کو اپنا دفینہ نکال کر لے جاتے۔ یہی واقعہ آئندہ صفحات میں ترکوں کو ڈلیں نکالا کے لئے درج کیا گیا۔

مختصر یہ کہ سواتی متحد نہ ہو سکے اور یوسفزی غالب آگئے اور ان کا سوات میں قبضہ مستحکم ہوگیا۔ یہ واقعہ 1212 AD کا ہے۔کچھ سواتی وہاں سے نقل مکانی کر کے دریائے سندھ کے دوسرے

test PDF Combine only

کنارے سوات سے 3 کلومیٹر درہ چ بیار ایک چھوٹے قصبہ میں تھاکوٹ میں قیام پذیر ہو گئے میرا سواتی قوم کی ملکیت تھی 19 صدی تک کچھ سواتی سرداروں نے سندھ کا ساتھ راستہ لیا اور تھاکوٹ میں قیام کیا جبکہ دوسرے ہندوں کو شکست دیکر اس علاقہ کو قبضہ کیا اپنے قبضہ کو پکھل تک بڑھایا جو بھہ کہلاتا ہے۔ اچھڑیاں ، شنکیاری ، بفل ، منڈا گچھا ، ڈاور ، اپر پکھل سے مانسہرہ کی طرف بڑے اور قلندر آباد تک پہنچ گئے۔ جدون اور سواتیوں کے درمیان یہ حد فاصل ہے۔ لشکرے سواتیان اور دیگر اقوام کے درمیان ایک تحریری معاہدہ موجود ہے جو کہ مانسہرہ مال خانہ میں ملاحظہ کیا جا سکتا ہے جس میں ہری پور کا علاقہ ترین قبیلہ کو ، ایبٹ آباد جدون کو ملا ہے اور ضلع مانسہرہ سواتیوں کو ملا ہے جو کہ 1703ء میں سواتی لشکر میں ذیل تقسیم ہوئی۔

test PDF Combine only

سواتی اور یوسفزیوں کی مہمات اور سواتیوں کا درہ نیاگ کی طرف روانہ ہونا

سلیم خان آف الائی نے اپنے مقالہ میں اس دلیس نکالا کے واقع کو ذرا اضافہ اور منفرد انداز میں یوں دہرایا ہے

سواتی قوم کئی سالوں تک خوشحالی کی زندگی بسر کرتی رہی ہے۔ یہ دلیر لوگ ہیں اور کسی بھی بیرونی طاقت نے ان کی طرف میلی آنکھ سے دیکھنے کی جرات نہیں کی۔ ان کے پاس سارے وسائل تھے کہ کس طرح سے بیرونی حملہ کا منہ توڑ جواب دیا جا سکتا ہے۔ اگر چہ ان پر بیرون سے بہت حملے ہوئے لیکن انہوں نے ہر حملہ کو پسپا کر دیا تھا۔ AD 1212 یوسفزی قبیلہ جو کہ آسمان کے نیچے پناہ کی تلاش میں چارسدہ اور مردان میں سرگردان پھر رہے تھے کیونکہ افغانستان سے نکال دیا تھا۔ ان کو کئی بار جگہ نہ دینے کا فیصلہ کیا گیا۔ یہ اس وجہ سے تھا کہ یہ انسان کبھی بھی اپنے محسن کا حق نمک ادا نہیں کرتے تھے اور ان سے بے وفائی کرتے تھے سواتی قوم اعلیٰ اقدار کی مالک تھی اور جانتی تھی کہ دوست سے کیا سلوک ہو اور دشمن سے کس طرح نپٹا جا سکتا ہے۔ یوسفزیوں کے بڑوں نے سواتیوں سے اسلام کے نام پر پناہ کی خیرات مانگی جو ان کو اسلام کے نام پر دے دی گئی۔ ان کے لئے مالاکنڈ کا زیریں علاقہ مختص کر دیا گیا اور انگو اناج اور کپڑے روزمرہ کی زندگی گزارنے کے لئے دیے گئے یہ مہینے سال بڑی محبت اور پیار سے رہے کیونکہ سواتی خوش تھے کہ ان کو ایک طرف سے حفاظت مل گئی اور یوسفزی اس بات پر خوش تھے کہ جو انہوں نے طلب کیا تھا ان کو مل گیا۔

اخون بابا نے یوسفزی قبائل کو اپنے مسحور کن باتوں سے شیشہ میں اتار دیا کہ وہ اپنے محسنوں پر

test PDF Combine only

حملہ کیا جنھوں نے مشکل وقت میں ان کو سہارا دیا تھا۔ جونہی انہوں نے حملہ کیا تو اس وقت سب سواتی قبائل اور خیل یک جا ہوگئں اور یوسفزیوں کو سبق اموز شکست دی اور انکو مار کر مالاکنڈ اور مردان کی طرف پھر سے بے یارومددگار کر کے بھیج دیا۔

جب یوسفزی دوبارہ بے گھر ہوئے اور مختلف طرف ہاتھ پاوں مارے تو ان کو کوئی بھی قوم نہ تو انکو مہمان اور نہ دوست کے طور پر قبول کرنے کو تیار نہیں تھے کیونکہ انہوں نے طوطا چشمی کی اور اپنے محسن سے غداری کی، کئی سالوں تک دربدر کی ٹھوکریں کھانے کے بعد انہوں نے دوبارہ سواتیوں کے بڑوں کا جرگہ کیا اور یقین دلایا کہ آئندہ بے وفائی نہیں کریںگے اور مالاکنڈ کا دفاع بدیشی حملہ آواروں سے دفاع کریںگے۔ چونکہ سواتی نرم دل اور زیادہ چالاک نہیں ہیں اور جلدی چاپلوسوں سے متاثر ہوجاتے ہیں۔ اس کے بعد انہوں نے (سورہ) بدلہ دیا اور انہوں نے لڑکیاں دیں۔ جن سے سواتیوں نے شادی کی، کچھ وقفہ کے بعد دوبارہ اپنے آپ کو سنبھالا دیکر سواتیوں کی باھمی چپقلش سے فائدہ اٹھایا اور اخون بابا نے انکو باور کرایا کہ وہ اب متحد نہیں ہوسکتے اس وجہ سے دوبارہ حملہ کردیا اور سواتیوں کو دیس نکالا دیا سواتی خاندان وہاں سے نکلا اور یوسفزی نے انکا تعاقب کیا یہاں تک کہ وہ چیکسر پہنچے یہ چھوٹا قصبہ جوکہ شنگ تک پہنچے سواتیوں نے دریائے سندھ کو عبور کیا۔ دوسرے کنارے پچ یار میں رہنے کے انتظامات کیے یہ واقعہ AD 1217 کا ہے چونکہ یہ علاقہ تھوڑا تھا اتنا زرخیز نہیں تھا اس وجہ سے سواتی قبائل وہاں سے تھاکوٹ الائی بٹل شنکیاری اور پکھل کا رخ کیا وہاں سے بالاکوٹ تک اور مختلف علاقوں میں مثلاً خاکی، بھیرکنڈ، ملک پور، بفہ، اور اگرور کے علاقوں میں سکونت اختیار کی۔ انہوں نے اپنی ملکیت کو قلندر آباد تک بڑھایا جدون جوکہ رش میں رہتے تھے یہ دونوں اقوام کے درمیان حد فاصل قرار پائی۔

یوسفزیوں نے سوات کا علاقہ 17 سال کی جنگوں کے بعد حاصل کیا اور سلطان اویس درہ تناگ کی طرف جملہ سواتی قبائل کو لیکر چلا گیا۔ وہاں کفار پر تسلط حاصل کیا اور قلعہ محکم تعمیر کیا۔ (جس کا نام

o test PDF Combine only

لاھور رہے) اور اپنی وفات تک وہاں رہا اُس قلعہ کی وجہ سے سارے کافروں کو زیر تصرف لایا چونکہ اس علاقہ میں کافی زرخیزی تھی اس جگہ اچھی زندگی بسر کی اس کے بعد اس سلطنت پر اس کے دو بیٹے سلطان رہے اور اپنی موت مرے۔

test PDF Combine only

سواتیوں کا سوات کے میدانی علاقہ سے انخلاء

منگور میں رہنے والے سواتی قریب کے درہ کشورہ کے پہاڑوں میں چلے گئے میر تلگرام کشورہ، مالم جبہ اور خوازہ خیلہ کی پہاڑی علاقہ پر قبضہ کرلیا۔ اس علاقہ میں پہلے سواتی دہقان رہتے تھے اس کے ساتھ چکیسر اور غوربند کا علاقہ سواتیوں کے تصرف میں تھا چونکہ میدانی علاقہ سے کافی سواتی ہجرت کر کے ان پہاڑوں میں آ گئے اس لئے کچھ عرصہ بعد یہ پہاڑی علاقہ بھی ان کے لئے تنگ پڑ گیا معاشی طور پر کمزور ہو گئے بالاخر تقریبا ایک سو سال سے زائد عرصہ ان پہاڑوں میں گزارنے کے بعد اخون سالاک کی قیادت میں یوسفزیوں کے اشتراک سے دریائے سندھ کو عبور کیا کر کے حدود پکھل پر حملہ آور ہوئے اور پکھلی کا شمالی علاقہ فتح کر کے وہاں منتقل ہو گئے۔

test PDF Combine only

قلمی تاریخ قبیلہ سواتی از لال خان مرحوم

جاگیردار گلی باغ

قبیلہ سواتی کی ایک قلمی تاریخ اور نسب نامہ مرتبہ لال خان جس میں یوسف زیوں کے ساتھ سترہ جنگوں کا ذکر ہے اس میں ہر گاوں پہ ہر دو قبائل کی جنگ کا ذکر ہے اور مختلف گاوں کے نام درج ہیں اور کون کون سے سواتی یا یوسف زیوں کام آئے ہیں ۔

ان جنگوں سے ظاہر ہوتا ہے کہ پہلے جو گھوڑوں والی بات ٹھیک نظر آتی ہے کہ ہر ایک نے انفرادی طور پہ اپنے زیر قبضہ علاقہ کا دفاع کیا لڑائی لڑی اور یک جا ہو کر یوسف زیوں کا مقابلہ نہیں کیا ہر ایک کا خیال تھا کہ ہم تک پہنچتے یوسف زیوں کی تلواریں کند ہو جائینگی ۔

سواتی متحد ہو کر سلطان اویس کے جھنڈے تلے بھی نہیں لڑے ۔ لہذیہ جو کہ عالم گنج کی جنگ میں زخمی ہوا تھا میر تلی گرام میں وفات پائی اکثر سواتی سردار اسکے جنازے میں شریک ہوئے آپس میں اتفاق کرنے اور دوبارہ سوات پہ حملہ کرنے کی تجویز بھی پیش کی ۔

شیر شاہ اگرچہ پیران سال تھا مگر سواتی اس کی قدر کرتے تھے ۔ اُس نے مشورہ دیا کہ ترک حکمران پکھلی سے اجازت لیکر پکھلی کا رخ کریں چنانچہ غیاث الدین سے اجازت لیکر کچھ لوگ سواتی علاقہ ڈکری (تکری) اور بدھا ڑ منتقل ہو گئے 1 من کولی شلمانی بدیشی (دیشان) اور بنگش شامل ہے ۔

اب مزید سواتی قوم کی میدان پکھل میں جانا اور الائی میں سواتیوں کی آمد کے بارے میں مزید تفصیل تحریر ہوگی جو کہ اورنگزیب خان ترڈوائی کے قلمی نسخہ سے محمد سلیم کے مقالہ Who is Swati

to test PDF Combine only

اے اخذ شدہ ہے۔ اس میں کچھ موجودہ واقعات کا اضافہ بھی کیا گیا ہے۔

بہر حال کئی کتابوں میں ذکر ہے کہ سید جلال بابا اور گڑھی حبیب اللہ کے خان اکر قلعہ گلی باغ میں مہمان ہوئے جو کہ کشمیر جا رہاے تھے قوم ترک اولیاء اللہ کے معتقد تھے۔ جب ان کو معلوم ہوا کہ سید جلال بابا پیر بابا کے پوتے ہیں تو ان کو مختیار عام بنا کر اپنی بیٹی عقد میں دی اور دورہ بھوگڑ منگ اپنی لڑکی کو جہیز میں دیا۔

مراد خان اور عبدالرحمٰن عرف بھائی خان کو اہم عہدوں پر مقرر کیا کیونکہ ترے سوات تخته بند تھانہ اللہ ڈنڈ وغیرہ سے یوسفزیوں نے شکست دیکر ملک سے نکال دیے تھے اس لئے ملازمت پر مجبور ہوگئے۔ لہذا راجہ محمود کی عیاشی کو دیکھ کر جلال بابا کو نفرت ہوئی اس پر اعتراضات شروع کئے اور قوم ترک نے دھڑا دھڑ انکے ہاتھ پر بیعت کر کے اپنا پیر بنا لیا۔ اس لئے کہ وہ راجہ محمود کے ظلم وستم سے بہت تنگ ہو چکے تھے۔ چند مشیروں نے بتایا کہ جلال بابا آپ سے حکومت چھین رہا ہے۔ مارے خوف کے اپنی دختر کو گھر بلایا اور چند دن کے بعد اپنے داماد کو بھی بلایا۔ چند ملازم بھیج کر ڈاڈر کے مقام پر خفیہ مقام پر بٹھا دیا تا کہ سید جلال بابا کو آتے ہی قتل کر دیا جائے جب وہ جائے وقوعہ پر آن پہنچا تو مقررہ ملازمیں نے پے درپے وار کر کے ان کو اپنی طرف سے قتل کر دیا تھا۔ مگر وہ بچ گئے کہ پیچھے سے بیوی کے بھیجے ہوئے کارندے جو جلال بابا کو مطلع کرنے بھیجے تھے کہ وہ بھاگ جائیں کیونکہ انکا والدان کو قتل کرنا چاہتا ہے۔ جب قاصد وہاں پہنچے تو انھوں نے دیکھا کہ وہ بیہوش اور زخمی پڑا ہے تو انھوں نے زخم باندھ کر زخمی حالت میں سوات میں پہنچا دیا۔ قاتلان نے آکر راجہ کو مبارک باد دی کہ ہم نے ان کے حکم پر سید جلال بابا کو قتل کر دیا ہے۔ چند ماہ بعد معلوم ہوا کہ سید جلال بابا زندہ ہے اور سوات میں ہے۔ جہاں سے میرے خلاف لڑائی کے لئے قبائل سواتی کو حملہ کرنے لا رہا ہے اس لئے مارے خوف کے راجہ محمود نے اپنے چچا زاد راجہ دھموڑ کو طلب کر کے ریاست کا نظام اسے سونپ دیا۔ اور ساتھ ہی دو بیٹوں کو پٹو خان اور عاقل خان کو حوالہ کر کے ان کی یاد میں پٹو عاقل ایک گاؤں پٹو عاقل کے نام سے موجود ہے۔

test PDF Combine only

شہنشاہ عالمگیر کے پاس مدد مانگنے گیا۔ کہ پیچھے سے سید جلال بابا 12000 بارہ ھزار لشکر سواتیاں کے ساتھ قلعہ چانجل تھاکوٹ پر حملہ آور ہوا چند روز میں قلعہ فتح ہوگیا۔

پھر 6000 چھ ھزار کا لشکر خانان گڑھی حبیب اللہ کی کمان میں اگرور پر آ کر قلعہ جسکوٹ اور قلعہ کولکہ فتح کر کے کوہ منگلائی پر جمع ہوئے۔

بقیہ آدھا لشکر سید جالا بابا کی کمان میں الائی ، بٹگرام ، چھترپلین ، کولش وغیرہ پر حملہ آور ہوا۔ جہاں ترک راجہ کے بارہ قلعے تھے اور ہر قلعہ میں ایک ہزار فوجی عرصہ سے تعینات تھے جو کہ منگ کے نام سے مشہور ہے کیونکہ ترکی زبان میں منگ ایک ھزار کو کہتے ہیں۔ جس طرح چیر منگ ، بالی منگ ، بھوگڑ منگ وغیرہ کوہ منگلائی پر قوم سواتی نے ایک ترکیب سوچی جو کہ آج تک سواتی چل کے نام سے مشہور ہے۔

شمدھڑہ کے ہوتروں سے پلال لا کر ایک ایک گز کی چپلیاں پلالی بنائیں اور 10

10 گز کے ڈنڈوں میں باندھ کر سرن میں چھوڑ دیں اور رات کو پہاڑ کی پوری چوٹیاں پر آگ جلا کر اردگرد ٹہنیاں کھڑی کر دیں تاکہ گلی باغ سے نظر آئے کہ اور لشکر پر خوف طاری ہو کہ بہت بڑا حملہ آور ہو رہا ہے۔ صبح سویرے جب چپلیاں اور ڈنڈے سرن کے کنارے پائے گئے تو دھمتوڑ کے راجہ مع لشکر بھاگ نکلا۔ پنو اور عاقل نے دولت سمیت کر قلعہ گڑھی حبیب اللہ میں محصور ہو گئے قوم سواتی نے نیچے آ کر بھشنکیاری ، ڈھوڈیال تمام بڑے شہر جلا دئے اور آگے بڑھ کر قلعہ گڑھی حبیب اللہ سے آگے دھکیل دیا۔ اس ہی طرح کا واقعہ پچھلے صفحات میں یوسف زئی کا سواتیوں کو میدانی علاقہ سے نکالنے کے لئے لکھا گیا ہے یہ دونوں واقعات بہت مماثلت رکھتے ہیں جب لشکر سواتیاں سوات سے نکل پڑے تو شاعر خوشحال خان خٹک نے یہ شعر کہا

پختون ٹول سنی مذہب دی پکہ نشتہ رافضی

یعنی سب پختون سنی اور راسخ العقیدہ ہیں ان کوئی بھی رافضی نہیں ہے۔

اس کے بعد کل لشکر واپس آ کر میدان پکھل میں جمع ہوگیا اور علاقہ ھزارہ کو تین بڑے حصوں

o test PDF Combine only

میں تقسیم کر دیا گیا اور علاقہ بھوگڑ منگ کو سید جلال بابا کا الگ حصہ بوجہ جہیز منجانب راجہ محمود مقرر ہوا بقایا درہ میں 1/2 حصہ کا مالک سید جلال بابا قرار پایا قوم سواتی کی پہلی دستار بندی مراد خان اور بھائی خان کے سر باندھی گئی لہذا وہ نواب یا خان سواتی کہلائے۔ حالانکہ دوسری روایات مختلف ہیں سید جلال بابا کو بھوگڑ منگ نہیں دیا گیا کیوں کہ یہ آج کل بھی سواتیوں کے قبضہ میں ہیں۔ ترمذی سادات کو کاغان اور بالائی حصہ بعد میں فتح کر کے دیا گیا۔

o test PDF Combine only

بیگال سواتیاں پر مختلف حملے، سواتیاں اگرور کا دفاع اور اگرور سے خروج

جب بیگال قوم اگرور میں مستحکم ہوئے تو ان پر مختلف اطراف سے مختلف قبائل کے حملے شروع ہو گئے جن کی تفصیل ذیل ہے۔

۱۔ کالا ڈھاکہ جانب مغرب سے حسن زئی اور اکازیوں پٹھانوں کا۔

۲۔ تناول سے نواب تناول کا

۳۔ کشمیر اور پنجاب سے سکھوں کے حملے۔

test PDF Combine only

خان اگرور کی جلاوطنی

ھزارہ گزیٹیر میں یوں درج ہے 1875ء میں اکازیوں نے جرگہ بھیجا حکومت کی اطاعت کی، اگرور کے خان عطاء محمد خان کی وفات عطاء محمد خان کی سازشوں کی وجہ سے سرحدی علاقوں میں بہت سے مسائل پیدا ہو گئے اس سال کے آخر میں اس خان کی وفات ہو گئی اس کے بعد اِس کا بیٹا علی گوہر خان تخت نشین ہو گیا وہ بہت چھوٹا تھا اگرور کا غیر موثر خان بن گیا۔ بعد کی مسائل علی گوہر کے چچا زاد بھائی اللہ داد خان کی وجہ سے بہت سے مسائل کا ذکر ہے۔

ھزارہ کی تاریخ کے حوالہ سے

1888ء میں حکومت ہند سوچنے پر مجبور ہو گئی کہ کوئی سخت اقدام نہایت ضروری ہو گیا ہے۔ جنوری میں ہاشم خان کے ساتھیوں نے اگرور وادی میں اوڈی گرام کی چوٹی پر حملہ کر دیا۔ دو برطانوی شہریوں کو قتل کر دیا۔ دو کو پکڑ کر لے گئے دونوں قیدیوں کو بلا شرط رہا کرنے کی اپیل پر کوئی جواب نہ دیا گیا تو تحقیقات کے مطابق خان اگرور کے وزیر کو گرفتار کیا گیا اور جملہ خوانین اگرور کو دلیس بدر کر دیا گیا۔

علی گوہر خان کو اگرور میں استحکام تھا۔ لیکن انگریز کے قتل کے بعد علی گوہر خان نے اپنے وزیر کو انگریزوں کے حوالے نہ کیا تو خان اگرور علی گوہر خان اہل و عیال چند خاندانوں کے جلاوطن ہو کر راولپنڈی ضلع اٹک اور بعد ازاں لاھور بھیجا گیا۔ اور آج تک حسن ابدال میں مقیم ہیں اور غلام حیدر خان اور دیگر اہم شخصیات وہاں پر ایک اہم جگہ پر رہ رہے ہیں جس کو دربار کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے اس کے بیٹے بڑا بیٹا تاج محمد خان المعروف سوہناں خان ملک پور میں کچھ عرصہ قیام پذیر تھا وہ بڑا عالم دین باعمل شخصیت تھی حکمت بھی جانتا تھا۔ اس کی نرینہ اولاد نہ تھی اس کا دوسرا بھائی محمود صاحب ہیں

test PDF Combine only

جو کہ حسن ابدال میں غالباً واپڈا میں ملازم ہیں بڑی اچھی نعت پڑھنے والے اور بے باک انسان ہیں بڑے طویل القامت ہیں اس طرح ایک شخصیت اورنگ زیب خان کی ہے جو کہ پشاور میں کاروبار کرتے تھے پھر واہ فیکٹری میں لالہ رخ میں کوٹھی بھی اور اسلم مارکیٹ میں دکانیں اور کاروبار تھا اور ان کے دو بیٹے ایک بیرون ملک ہے دوسرا بیٹا واہ میں ہی قیام پذیر ہے اورنگزیب خان کی وفات ہو چکی ہے۔

اسی طرح ہدایت اللہ خان امان اللہ بھی اہم لوگ ہیں۔نئی نسل میں ڈاکٹر طارق جو کہ دانتوں کے ڈاکٹر ہیں اور حسن ابدال میں پریکٹس کرتے ہیں۔اسی طرح مولوی حبیب الرحمان بھی اہم شخصیت تھے وہ بڑے عالم فاضل تھے اولاد نرینہ نہیں تھی وہاں وفات پائی اور مدفون ہیں۔یہ خاندان اب بھی حسن ابدال اور واہ فیکٹری میں قیام پذیر ہیں ان کی رشتہ داریاں مانسہرہ کے خوانین سے ہیں اور خان افضل خان آف مانسہرہ جو کہ موجودہ چیف جسٹس صوبہ خیبر پختونخوا کے والد ہیں اور ترہال اور ملک پور میں بھی رشتہ داریاں موجود ہے اور غمی شادی میں آمدورفت رہتی ہے۔

خان علی گوہر خان جلا وطن خان اگرور اسیر فرنگی نے 1917 میں وفات پائی انکو اگرور پہنچا کر موضع رشیدہ میں سپرد خاک ہوئے۔جس پر ہوا گلی والے نے مشہور چاربیتہ لکھا جو کہ پشتو کے مشہور شاعر تھے۔

زما خدایا باشاہی شوہ دفرنگ (اے میرے اللہ فرنگی کی حکومت ہو گئی)

دااوگی خانان دہ سلیمے چنڈی وان زی (اوگی کے سب خان جانب چنڈی جارہے ہیں)

زما خدایہ بادشاہی دہ کفارو (اے میرے اللہ کافر کی حکومت ہو گئی)

آگے کے اشعار میں سرداروں کو جیل میں ڈال دیا مجھے کسی نے کہا ہے کہ ان کو باباجی نے بد عادی ہے۔

o test PDF Combine only

علی گوہر خان کی مزید تفصیل

علی گوہر خان کو رشیدہ میں دفن کیا گیا لیکن انگریزوں نے اگرور کے خوانین کو نظر بند کیا اور گزراوقات کے لئے سب کو ماہانہ وظیفہ دیا جاتا تھا۔ انگریزوں اگرور ویلی ریگولیشن بنایا تھا جس کی وجہ سے علی گوہر خان کی اولاد کا اگرور آنا ممنوع تھا۔ علی گوہر خان کے بڑے بیٹے افضل خان اور دیگر تین بیٹے تھے اور سب سے چھوٹا بیٹا بدری زمان خان والد فخر الزمان خان تھا۔ علی گوہر خان کے بیٹے افضل خان کی شادی ملک پور کے حاجی فقیرا خان کی ہمشیرہ سے تھی جنکی دو لڑکیاں تھیں جو بعد میں فوت ہوئیں اور حسن ابدال کے شاہراہ ریشم والے قبرستان میں مدفون ہیں۔ بقیہ دو فرزند لاولد تھے۔ جب انگریزوں کے دور ختم ہوا تو اسی دور میں بدری زمان خان کی شناسائی حکومت سے ہوگئی اور اوگی آ گئے۔ جائیداد پر لوگ قابض تھے باقی لوگ بدستور حسن ابدال میں تھے۔ بعد میں جب مولانا غلام غوث ھزاروی صاحب ممبر اسمبلی تھے تو اُنہوں نے اسمبلی میں اگرور ویلی ریگولیشن کو ختم کرنے کی قرارداد پیش کی اور کہا کہ انگریز کے جانے کے بعد بھی ان کے قانون لاگو ہیں۔ اس سے بدری زمان خان کو فائدہ ہوا اور وہ اگرور کے مالک ہوئے دیگر حسن ابدال والوں کے پاس ملکیت کے جملہ کاغذات تھے اس میں اورنگزیب خان نے مقدمہ بھی کیا لیکن باقی سب کی عدم شرکت اور مالی کمزوری کی وجہ سے وہ اپنی منزل تک نہ پہنچ سکے۔

بدری زمان خان کے دو بیٹے ایک فخر الزمان اور دوسرا سمیع الزمان تھا۔ فخر الزمان خان بڑا ہی شریف النفس اور عظیم انسان تھا۔ اس کے مزارعین کے مقدمات تھے لیکن قانون کا راستہ اپنایا اور سب کو کہا کہ جس کا حق ہے اُس کو مل جائیگا وہ سب مخالفین کی غم شادی میں برابر کا شریک ہوتا تھا۔ لوگ اسکی مدد کرتے تھے اور وہ اپنے بے داغ کردار کی وجہ سے مجلس شوریٰ کے ممبر بنے۔ بعد میں الیکشن میں

o test PDF Combine only

اگر وروالوں اور پکھل اور جاگیروالے جوکہ ان کے مورث اعلی بیگال خان کے بھائی علیشیر خان کی قوم تھی بھر پور ساتھ دیا۔ انکی تائی محمد افضل خان کی بیوہ جوکہ راقم کے پاس قیام پذیر تھی اورعلاقہ میں سب اقوام ان کی قدر کرتے تھے اور فخر الزمان خان جب اسلام آباد سے واپس آتے تو پہلے ملک پور آکر اپنی تائی سے ملتے دعا لیتے پھر اوگی جاتے تھے۔ تائی فخر الزمان خان کی قدر کرتی تھی انہوں نے اپنے سب رشتہ دار بالخصوص اپنے بھانجے عبدالعزیز خان گیدڑپور سے کہا کہ ان کی بھر پور مدد کی جائے اس وجہ سے اس علاقہ سے فخر الزمان کو خوب ووٹ ملے اور کامیاب ہوگئے۔ بعد میں ان کی وفات پر ان کی بیگم ، بیگم فخر الزمان نے الیکشن میں حصہ لیا اگر وروالوں نے بھر پور کوشش کی اور بزرگان تبلیغی مشن کی طرح ہرگاوں گئے۔ وہ پردہ نشین عورت تھی بہت ووٹ لئے انکے لڑکے وجیہ الزمان اس وقت کالج کے طالب علم تھے۔ راقم نے بھی ان کے الیکشن میں حصہ لیا۔ بعدازاں وجیہ الزمان نے الیکشن کیا کئی بار جیتے اور انکی والدہ بھی کئی بار سینٹ کے الیکشن میں کامیاب ہوئیں۔ وجیہ الزمان صوبائی اسمبلی کے رکن ہیں وہ بھی والد کی طرح نیک سیرت ہیں لوگ انکی کافی قدر کرتے ہیں۔

وہ ہر بار الیکشن میں حصہ لیتے ہیں اور کامیاب ہو جاتے ہیں یہ ایک وجہ تو ان کے والد کی اور دوسری وجہ ان کی ذاتی شرافت ہے اگرور میں بہت سی شخصیات ہیں اگر چہ ججو اگرور میں آتا ہے اور وہاں پر اسماعیل خان جوکہ نہایت شریف النفس اور اپنی یونین کونسل کے چیرمین اورعوامی حلقہ کے بہت مقبول انسان تھے ان کی وفات پر اس یونین کی چیرمئی بابو فضل الحق آف شمدھڑہ کے حصہ میں آئی وہ بھی عوامی آدمی تھے اور قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے تھے۔ اسماعیل خان کے فرزند فیض محمد خان نہایت شریف اور درویش صفت انسان تھے اور کئی بار قومی اور صوبائی اسمبلی کے رکن رہے۔ ا اسماعیل خان کے دوسرے بھائی محمد یوسف خان جوکہ حافظ قرآن تھے اور حنیف خان آف مانسہرہ کے دوست تھے۔ مختلف جماعتوں میں شناسائی تھی عوامی نیشنل پارٹی میں شیخ مجیب الرحمن سے گہرا تعلق تھا۔ خود عملی سیاست میں حصہ نہیں لیتے تھے لیکن بادشاہ گر تھے۔ ان کے لڑکے اعظم سواتی جس کا اس کتاب میں الگ مفصل ذکر ہے

test PDF Combine only

بڑے سعادت مند، نیک سیرت، ایمان دار ہیں۔ڈسٹرکٹ ناظم، سینیٹر اور مرکزی وزیر رہ چکے ہیں۔ آئین میں پی ایچ ڈی کیا ہوا ہے۔ان کا دامن کرپشن سے پاک ہے۔

test PDF Combine only

اگرور دھوارہ کے غیور سواتیوں کی مشہور جنگوں اور جہاد اسلام کا حال

ترک قوم کو شکست اور جنگ 1703 نواب تناول سے اور سکھوں، سید احمد شھید بریلوی سے 1831 اور انگریز فوج اور حسن زئی قبیلہ 1888 خلیفہ بغداد کی معزولی پر دوبارہ انگریز سے جنگ 1920۔ ناساپٹی کی پہاڑی پر قارنگ قلعہ اوگی پر شھیداء اگرور اور عبداللہ خان جسکوٹ، مرشدیں لوہار تنولی، لوہار شھیدن، مسجد کا موزن چھجو بالا، جسکے ہاتھ سے تلوار نہ چھوٹ سکی اور اسی کے ساتھ دفن ہوا۔ شمزدھرا کا دوست محمد خان پر اسحاق خان ران پر کاری ضرب کھا کے شدید زخمی ہوا۔ 19 یوم لڑائی میں کافی مجاہدین علاقہ ٹکری، بٹگرام، کے شھید ہوئے

مگر جہاد معقول ہتھیار نہ ہونے کی وجہ سے ناکام ہوئی۔ انگریز حکام نے اگرور کی سرکردہ شخصیات کو گرفتار کیا بعد ازاں معاف کیا لشکر کے سردار سید احمد چورکلاں تھے۔

لھذا قبل ازیں 1888 سے چند سال قبل قوم اکازی نے کھنیاں کے ملک علی شیر خان کے دادا عرف شریف کے والد احمد گل کے والد علی جان کو انگریز گرفتار کر کے لے گئے۔

اس تفصیلی مضمون میں بعض واقعات کا تکرار پایا جاتا ہے جو کہ پہلے بھی گزر چکے ہیں لیکن یہ صرف من عن اس لئے درج کئے ہیں تا کہ مختلف روایات سے سابقہ واقعات کی توثیق ہو سکے۔

test PDF Combine only

الائی بالا کے سواتی

سوات کے مشرقی پہاڑی علاقوں کے علاوہ تھاکوٹ اور اُسکے کچھ علاقے سواتیوں کے قبضہ میں تھے ان میں الائی بالا جسے بابر نے (ایو بیہ بالا) لکھا ہے بھی تھا۔ الائی بالا کا علاقہ اور کچھ کوھستان کا علاقہ محمد ایوب خان آف الائی مرحوم اور زرین خان مرحوم کے بزرگوں کے قبضہ میں تھا۔ گلگت کا علاقہ کشمیر کے کبری (سواتی سلاطین نے فتح کر کے اپنے کنٹرول میں رکھا اس علاقہ کا کنٹرول بھی ابتداء میں زرین خان کے بزرگوں کے پاس تھا۔ یہ سلطان بہرام کی نسل سے ہیں محمد ایوب خان آف بھاری کیلان شاخ سے ہیں۔ جبکہ زرین خان ڈوتیال شاخ سے تعلق رکھتے ہیں۔ یہ دونوں گھرانے اب الائی بالا کی جگہ الائی پایاں (کوز الائی میں مقیم ہیں۔ جبکہ الائی بالا میں شاحیا ئے بیبال جلتگیال اسرال کا قبضہ ہے۔ گیلال اور ڈوتیال نہ ترکوں کے ماتحت تھے اور نہ ہی یوسف زیوں کے، یہ ہمیشہ آزاد رہے ہیں۔

o test PDF Combine only

سواتی قبیلہ کی ذیلی شاخیں

سواتی قبیلہ کی ذیلی شاخیں۔

جہانگیری	علی شیری	نجابات خیل	ملکال	الائی وال
دیشی وال	ٹکری وال	اخون خیل	بروڑ	جدور
خان خیل	کچلائی	کمار	ملاخیل	موسی خیل
زروڑ	شمکوری	سرخیلی	ماماخیل	سمالاخیل
محب خیل	واروزی	جزائی	خواجہ خیل	سیدائی
خیردائی	برخانی	اشروڑ	داروچی	غوزبز۔

ابتدائی طور پر سواتی تین بڑی شاخوں میں تقسیم تھے۔

1 : گبری (Ghabri) 2 : ممیالی (Memiali) 3 : متراوی

یہ مانسہرہ کے پرانے قصبہ کے مکین پرانے سواتی ہیں۔

یہ پکھلی بالا کے علاقہ اور کاغان بالاکوٹ، گڑھی حبیب اللہ، ڈھوڈیال ، بفہ ، شنکیاری اورعلاقہ میں آباد ہیں ۔ یہ بٹگرام اور تھاکوٹ میں بھی قیام پذیر ہیں ۔

جبکہ ممیائی اورمتراوی قبائل میں ایک بڑا بھائی بھیر کنڈ دوسرا چھوٹا بھائی ملک پور میں اور بفہ اگرور ٹکری دیشائی علاقہ میں آباد ہیں۔ اب یہ قبیلہ مزید 20 مذکورہ بالا شاخوں میں تقسیم ہوگیا ہے اور یہ مختلف شاخیں مانسہرہ ، بٹگرام اور کوہستان کے مختلف علاقوں میں آباد ہو گئے ۔ یہ اپنی مختلف خیلوں میں اس طرح کھو گئے ہیں کہ اپنا اصل کو بھول گئے ہیں اور موجودہ نسل اپنا سواتی قبیلہ کا کلی تشخص بھول گئے ہیں۔

test PDF Combine only

گزشتہ واقعات کی روشنی میں
مختصر تاریخ سواتی قوم

گزشتہ واقعات جو کہ تاریخی کتب اور سواتی نوجوانوں کے پرخلوص کاوش سے لکھے گئے مقالات اور قلمی نسخوں سے لی گئی تحریروں سے رقم شدہ تاریخ جس میں ہر قسم کے واقعات خواہ وہ حقائق سے مخالف بھی ہوں تحریر کئے ہیں تاکہ ان پر تبصرہ کیا جا سکے۔ سواتی قوم کا جامع شجرہ آدمؑ سے لے کر سلطان بہرام و سلطان پکھل تک 7 صفحات میں PDF میں موجود ہے جو کہ کتاب کے شروع میں سواتی قوم کے شجرہ میں بھی موجود ہے اور تا حال مفصل شجرہ کتاب کے آخر میں منسلک ہے۔ تاریخ کا مختصر خلاصہ ذیل ہے۔

1 یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ دیگر پٹھان قبیلوں کی طرح سواتی قوم کا مورث اعلیٰ سلطان شمسؒ صوتی ہیں اور روحانی مورث اعلیٰ قیس عبدالرشید ہے۔

2 قیس عبدالرشید کی خلیج سے آمد افغانستان ننگرہار میں قیام بھی پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے۔

3 قیس عبدالرشید افغنہ بابا کی اولاد ہیں جنکی وجہ سے افغانستان کا نام پڑا۔ قیس عبدالرشید کی قبر ژوب میں موجود ہے۔

4 قیس عبدالرشید کا قبول اسلام کا واقعہ سب افغان قبائل کی تحریروں میں من وعن کچھ کمی بیشی سے موجود ہے۔ اس پر کبھی بھی کسی افغان کو تردد نہیں ہوا۔

5 خالد بن ولیدؓ سے نسبت کے واقعات بھی تواتر سے موجود ہیں۔

o test PDF Combine only

6 مورورث اعلیٰ کی وجہ سے افغانستان میں دین اسلام کی اشاعت ہوئی۔

7 پٹھان کے لفظ کے ماخذ الفاظ بطان ، بیتان تواتر سے موجود ہیں۔

8 سلطان نہگل (فاتح پکھل) اور سلطان بہرام جو کہ سلطان شمس صوتی کی اولاد ہے ان کی سلطنت لغمان ، ننگرہار ، سوات ، باجوڑ ، اشغر اور میدان پکھل میں حکومت موجود ہیں۔

9 کشمیر میں تقریبا دوسو سال تک مختلف سواتی سلطانوں کی حکومت رہی جن میں شامیر بابا شہرت دوام رکھتا ہے۔

10 سوات اور دیگر علاقوں میں سواتی سلاطین کی طویل حکومت رہی ہیں، ان کے باقاعدہ نقشے موجود ہیں۔

11 سوات میں سواتی خاندان کا دور اور انکا ماضی ایک درخشندہ باب ہے۔

12 یوسفزیوں کا الغ بیک کے ہاتھوں قتل سواتیوں کی ہمدردی قیام کی جگہ دینا، امداد کرنا اور یوسفزیوں کی احسان فراموشی ایک تاریخی حقیقت ہے۔

13 سواتیوں کے سوات سے انخلاء کے بارے میں موجود سواتی نوجوان مختلف الرائے جن میں مختلف اقوام سے لڑائی اور ضلع ہزارہ میں مختلف مقام پر قیام کے بارے میں شکوک میں مبتلا ہو جاتے ہیں، حالانکہ یہ سب واقعات اپنی جگہ پر درست بھی ہیں، ان کا آنا اور ادوار کا مختلف ہونا بھی درست ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ سواتی قبیلہ کوئی ایک قبیلہ نہیں تھا بلکہ مختلف علاقوں میں مختلف خیل آباد تھے جنکا اصل تو ایک تھا مگر ان کی اولاد کی وجہ سے ان کو الگ الگ ناموں سے یاد کیا جاتا تھا۔

مختلف اوقات میں انہوں نے وہاں سے ہجرت کی کوئی کوھتان کی طرف گئے وہاں الگ قوم سے لڑائی کی، کوئی الائی کی طرف گئے ان کی ہندوں سے لڑائی ہوئی، کوئی پکھل کی طرف گئے ان کی ترکوں سے لڑائی ہوئی اس کے مختلف واقعات اور اوقات کار سے شک میں نہیں پڑنا چاہیے یہ سب واقعات اور اوقات کار درست ہیں لیکن سواتی قبیلہ کے مختلف گروپ الگ الگ طریقہ سے ہجرت پر

o test PDF Combine only

مجبور ہوئے۔

اصل واقعہ یہ ہے کہ آخری وقت سواتی قوم میں اتفاق و اتحاد کا فقدان تھا ہر ایک نے اپنی حیثیت سے یوسفزی قوم کا مقابلہ کیا اور یکجا ہو کر ایک قیادت کے نیچے مقابلہ نہیں کیا جسکی وجہ سے ہر گاوں والے شکست کے بعد یا از خود وہاں سے ہجرت کر گئے۔

سلطان بہنگل کا فرزند سلطان اویس یوسفزیوں کا مقابلہ کرتے ہوئے درہ نیاگ کی طرف چلا گیا وہاں کے کافروں کو زیر کر کے قلعہ لاھور بنایا اور اپنی سلطنت مستحکم کی اور کئی پشتوں تک حکمران رہا اس کی زیر قیادت سواتی جمع نہ ہوئے تھے۔ ادھر ڈوبے اُدھر نکلے کے مصدق وہ حکمران رہے یہ سواتی حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار اب بھی وہان قیام پذیر ہیں میدانی علاقہ کے سواتی قریب کے دروں کشورہ میں چلے گئے، چونکہ تعداد زیادہ تھی اس لئے بعد میں تھاکوٹ، الائی اور پکھل کی طرف ہجرت کی۔ البتہ سلطان اویس کی اولاد درہ نیاگ میں کفاروں کے درمیان صاحب اقتدار حکمران تھے۔ اس میں مختصر بات یہ ہے کہ یوسفزیوں کا انفرادی مقابلہ کیا دوسرے مقامات پر اپنے آپ کو مستحکم کیا پھر کثرت کی وجہ سے وہاں سے نکل کر مختلف علاقوں کو فتح کیا اور ان کو حیات نو ملی۔ لہذا سب واقعات کی تطبیق یوں ہے کہ یہ اپنی جگہ پر درست ہیں لیکن قوم کے افراد نے مختلف اوقات میں دوسرے کو زیر کر کے وہاں قیام کیا۔

14　وادی الائی کوھستان اور پکھل میں ان کی بطور فاتح آمد سے اور ترکوں سے اپنی کھوئی ہوئی سلطنت کی واپسی کی ہے۔

15　اخوند سالاک نے سواتی لشکر بشمول یوسفزیوں قلعہ جہانجل (جہانجل) پر حملہ کر کے ترک حکمران سلطان شمشیر سے پکھل سرکار کے شمالی علاقہ پر قبضہ کر کے سواتیوں کا قبضہ ہو گیا پھر یوسفزیوں کو ملاخیل امازی میں کفار سے علاقہ خالی کر کے یوسفزیوں کو بسایا۔

o test PDF Combine only

16 میدان پکھل پر حملہ کی مذکورہ حملہ سے کوئی تعلق نہیں ہے ۔

17 مختلف سواتی قبائل ایک لشکر کی صورت میں سید جلال بابا جس کا کام راستہ کی راہنمائی کرنا تھا پکھل کو فتح کیا۔ چونکہ ان لشکر کا کوئی مرکزی قائد نہیں تھا اس وجہ سے سب قبائل میں زمین پکھل تقسیم کی گئی۔ ہر قبیلہ نے اپنی انفرادیت بحال رکھی۔

18 تاجک سواتی میں یہ بات وضاحت سے موجود ہے کہ سید جلال بابا سواتیوں کا لیڈر نہیں بلکہ ترک حکمران شاہ محمد کرد کا داماد تھا۔ اور سواتی قبیلہ کا بھانجا تھا اس نے صرف راستہ کی راہ نمائی کی تھی یہ بات غلط ہے کہ وہ لشکر کا قائد تھا۔ اسی کتاب کے صفحہ نمبر 89 پر تحریر ہے کہ سعادت خان کے دور تک سواتیوں میں امارت یا شخصی حکمرانی کا وجود نہیں تھا پکھلی کی تقسیم میں انھوں نے سید جلال بابا کو مختلف مواضعات میں سیری اراضیات دی تھیں نہ کہ چہارم حصہ، پکھلی میں بھوگڑ منگ سے بھی سواتیوں نے سعادت کو نکال لیا تھا کاغان کا علاقہ بہت بعد میں سید جلال بابا کے پوتے سواتیوں کی مدد سے فتح کیا جس کے نتیجہ میں کوائی بیلہ اور کاغان ترمذی سادات کو جبکہ وادی کاغان کا باقی علاقہ سواتیوں کے حصہ میں آیا۔ اسی کتاب کے صفحہ 91 پر تحریر ہے سید جلال بابا کوئی تاریخی شخصیت نہیں اس کا ذکر عصری کتب میں نہیں ہے۔ سید جلال بابا کے ساتھ موضوعی روایات کو مشہور کر کے اُسے سواتیوں کا لیڈر بنایا گیا ہے جو کہ تاریخ سے ثابت نہیں ہے، موضوعی روایات تاریخ کی جگہ نہیں لے سکتیں، عقیدت اور تاریخ میں فرق ہے۔

19 میدان پکھل کو مختلف گروہوں میں ان کے عددی تناسب سے تقسیم کیا گیا جس کی تفصیل گزر چکی ہے۔

20 میدان پکھل پہلے سے سواتیوں کی سلطنت تھی جو انہوں نے واپس لی اور ترک مختلف علاقوں میں منتشر ہو گئے۔

to test PDF Combine only

21 اب سواتی قوم ضلع مانسہرہ کی بہت سے زیادہ آباد اور مالک زمیں قوم ہے جو کوھستان الائی کاغان سے لیکر قلندر آباد تک پھیلی ہوئی ہے۔

test PDF Combine only

باب

﴿سواتی مشاہیر﴾

o test PDF Combine only

سواتی قوم کے مشاہیر کی فہرست

اس میں سواتی قوم کے مشاہیر کی فہرست دی جائے گی اور بعد میں انکے مختصر حالات زندگی تحریر ہونگے۔

(نوٹ برائے وطنی سواتی)

تحقیق الافغان صفحہ 77 کے مطابق:

"ایک قابلِ تحقیق روایت کے مطابق وطنی سواتی جو ہیں وہ صدیقی قریشی ہیں ان کو خان خیل سواتی بھی کہا جاتا ہے۔ان کا نسب نامہ تفصیل سے تحقیق الافغان کے صفحہ نمبر 77 تا صفحہ نمبر 82 تک درج ہے"۔

o test PDF Combine only

ایم پی اے (MLA) کے ممبر:

۱۔ حاجی فقیرا خان آف ملک پور

۲۔ حاجی علی گوہر خان آف تاتار

۳۔ عباس خان آف مانسہرہ (وطنی سواتی)

۴۔ صوبیدار میجر آدم خان (ایم ایل اے صوبہ سرحد ساکن دلبوڑی)

مجلس شوریٰ کے ممبر:

۱۔ فخر الزمان خان آف اگرور

۲۔ محمد ریاض خان آف بھوگڑ منگ

o test PDF Combine only

ممبران قومی اسمبلی MNA:

۱۔ محمد ایوب خان آف الائی
۲۔ محمد نواز خان آف الائی
۳۔ فقیر محمد خان آف باڑ یگو
۴۔ عالم زیب خان آف تھاکوٹ
۵۔ محمد حنیف خان مانسہرہ (وطنی سواتی)
۶۔ فیض محمد خان آف بھجو اگرور
۷۔ لائق محمد خان آف اگرور
۸۔ فخر الزمان خان آف اوگی
۹۔ صالح محمد خان آف بھمہ

test PDF Combine only

ممبران صوبائی اسمبلی (MPA)

1 محمد ہارون خان آف سم (وطنی سواتی)
2 فیض محمد خان آف پھجو اگر ور
3 خداداد خان آف بھوگڑ منگ صوبہ مغربی پاکستان
4 ملنگ خان آف بنگرام
5 یوسف خان ترند بنگرام
6 شہزادہ گشتاسب خان آف سم (وطنی سواتی)
7 فتح محمد خان آف الائی
8 شاہ حسین خان آف تیلوس
9 ایاز خان آف بنگرام
10 تاج محمد خان آف ترند بنگرام
11 طارق خان سواتی مانسہرہ
12 بابر نسیم خان آف گڑھی حبیب اللہ (وطنی سواتی)
13 شجاع سالم خان عرف شازی مانسہرہ (وطنی سواتی)
14 عبدالستار خان آف بفہ
15 حق نواز خان بچہ بھوگڑ منگ

o test PDF Combine only

16 طالع محمد خان آف پھجو اوگی

17 وجیہہ الزمان خان آف اوگی

18 عطا محمد خان آف ترید بگرام

19 رفعت اکبر سواتی

20 عاشق رضا شنکیاری

21 صالح محمد خان آف بھیر

22 مفتی کفایت اللہ آف ترنگڑی (پائین)

23 محمد زبیر خان آف الائی

24 بابر سلیم خان مانسہرہ

o test PDF Combine only

سینیٹرز:

۱۔ شاد محمد خان آف جبل
۲۔ محمد اعظم خان سواتی آف چھجو اوگی
۳۔ بیگم فخر والزمان آف اوگی

چیئرمین ڈسٹرکٹ کونسل:

۱۔ عطا اللہ خان
۲۔ احسان اللہ خان آف اجمیرہ
۳۔ محمد اعظم خان سواتی چھجو اوگی

test PDF Combine only

سواتی مشاہیر حالات زندگی

۱۔ حاجی فقیرا خان:

میدان پکھل مردم خیز سرزمین ہے۔ میدان پکھل میں بہت ہی نامی گرامی لوگ پیدا ہوئے اور سیاست کا آغاز یہاں سے ہوا اور انہوں پاکستان کی آزادی میں بھر پور کردار ادا کیا اور انگریزوں کو بھگانے میں بہت سی تکالیف برداشت کی سالوں تک جیلوں میں رہے لیکن افسوس ہے کہ مورخین نے ان سے انصاف نہیں کیا مورخ بے لاگ ناقد ہوتا ہے تاھم انہوں نے اپنی تحقیق کا دائرہ اپنے من پسند لوگوں تک محدود رکھا ہے اور ان کو صرف وہی لوگ نظر آئے ہیں اگر کسی نے انکے نقطہ نظر سے اختلاف کیا تو ان کے لئے دوسطریں بھی لکھنی گوارا نہیں کی۔ ایم ایل اے تھے اور پارٹی کے چیف وہپ تھے مولانا ابوالکلام آزاد کے قریبی ساتھی تھے انکے مشورہ سے اسمبلی میں قرار دادِ پاکستان پیش کی انکے حالات زندگی اِسی کتاب میں الگ تحریر ہیں۔

ان میں ملک پور میں پیدا ہونے والے حاجی فقیرا خان فخر ھزارہ اور ان کے بھائی ہیں جنھوں نے انگریزوں کے ناک میں دم کر رکھا تھا اسی وجہ سے انگریزوں نے اس شخصیت کے بارے میں ھزارہ گزیٹیر میں لکھا ہے کہ

(حاجی فقیرا خان! انگریزوں کے دل میں ایک نوکیلا کانٹا ہے)

یہ سواتی قوم کے سرخیل تھے اور میدان پکھل کے لوگوں کی دل کی دھڑکن تھے۔ سارے پکھل اور ھزارہ میں بہترین دوستوں کا اثاثہ رکھتے تھے۔ وہ MLA بھی تھے۔ میدان پکھل کی جگہ بہت رفاہی کام کئے۔ بجلی، سکول، پانی کی رسائی اور اکثر گاوں میں پتھروں سے گلیاں پختہ کیں آج بھی ان کے کارناموں کا منہ بولتا ثبوت ہیں۔ ان کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے۔

test PDF Combine only

قرارداد پاکستان انہوں نے اسمبلی میں پیش کی وہ ایک نڈر بے باک اور حقوق ھزارہ کے علمبردار تھے۔ اُنکی مکمل تفصیل میری دوسری کتاب ھزارہ میں خدائی خدمت گار تحریک میں ہے۔

جس طرح حاجی فقیر اخان (فخر ہزارہ) کے مختصر حالات زندگی رقم کیے ہیں ان کی شہرت کو دوام بخشنے میں ان کے تینوں چھوٹے بھائیوں کا اہم کردار ہے ان میں سب سے پہلے سالار داود خان ہیں۔

۴۔ سالار داود خان:

یہ ہزارہ میں خدائی خدمت گار تحریک کے سالار اور سابق صوبہ سرحد (کے پی کے) میں صوبائی نائب سالار خدائی خدمت گار تحریک تھے ان کی خدمات پہلے کانگریس پھر خدائی خدمت گار تحریک کیلئے اہم اثاثہ ہیں وہ عبدالغفار خان عرف باچا خان کے دستِ راست اور نہایت بااعتماد ساتھی تھے ان کی زندگی کا زیادہ حصہ جیل میں انگریزوں کو دیس نکالا دینے کیلئے گزارا ان کے حالات زندگی پر مکمل کتاب تحریر کی جا سکتی ہیں میری دوسری کتاب ہزارہ مین خدائی خدمت گار تحریک میں ان کے واقعات تفصیل سے درج ہے اور بالخصوص صوبائی سالار اعظم کی جانب سے تحریک کے ضمن میں لکھے گئے خطوط بہت اہمیت کے حامل ہیں یہ بہت قدیم خطوط ہیں جوکہ 1918 سے قبل کے ہیں ان کو باچا خان مرکز میں محفوظ کر دیا ہے اور کتابی صورت میں بھی شائع ہیں جن میں تحریک مختلف مراحل کے اقدامات اور دیگر اہم معاملات بھی ہیں بالخصوص جب کے نہرو اور گاندھی جی کی ضلع ہزارہ میں آمد پر خصوصی ہدایات ہیں آپ کو اللہ تعالیٰ نے سخاوت ودلیری کی صفات سے نوازا تھا اپنے خاندان کے ہر فرد کے ایثار اور غربا پروری ان کا شیوہ تھی اور عسکری معاملات ان کے حوالے تھے اپنے بھائی کے لئے اپنی جان نثار کرتے تھے ہزارہ میں کوئی مائی کا لال ان کی طرف نظرِ بد سے نہیں دیکھ سکتا تھا اپنے بھائی سے

o test PDF Combine only

محبت دیدنی تھی آخری وقت میں ایبٹ آباد ہسپتال سے بفہ آ گئے جس کمرہ اور جس چارپائی پر حاجی فقیرا خان نے اپنی جان اللہ کے سپرد کی تھی اسی طرح انہوں نے اپنی جان خالقِ حقیقی کے حوالے کی ان کی اولاد میں عبدالحمید خان نہایت شریف النفس معاملہ فہم اور امن کے داعی ہیں علاقہ میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں دوسرے امجد سالار جو کہ یونین ناظم اور اپنی دلیری کی وجہ سے پورے ضلع میں جانے جاتے ہیں دوسرے بھائی بھی فلاحی کاموں کے لئے مشہور ہیں اس کے بعد حاجی فقیرا خان کے دوسرے چھوٹے بھائی عمر فاروق خان ہیں۔

۳۔ عمر فاروق خان:

انہوں نے ابتدائی تعلیم شیر پور سکول سے میٹرک کی تعلیم مانسہرہ سے حاصل کرنے کے بعد اعلیٰ تعلیم کے لئے اسلامیہ کالج پشاور میں داخل ہوئے عصری تعلیم حاصل کی میڈیکل کے شعبہ سے متعلق تھے لیکن جب ملک پورکا خاندان کانگریس اور خدائی خدمت گار تحریک میں شامل ہوئے تو انکو کالج سے گرفتار کر دیا گیا اس وجہ سے ان کو اپنی تعلیم کو خیر باد کہنا پڑھ گیا وہ فطین انسان تھے زندگی کے ہر شعبہ مین مہارت تھی دینی علوم پر بھی عبور رکھتا اور جملہ تفاسیر اور احادیث کی کتب پر بھی عبور حاصل تھا جو بات ایک دفعہ پڑھ لیتے ہمیشہ یاد رہتی مذاہب عالم کے ماہر تھے اس لئے بڑے اچھے مناظر تھے عام طور پر عیسائی مشنری سے مباحثہ رہتا وہ بہت عرصہ جیل میں رہے۔

آپ نے چھوٹے طبقہ کے حقوق کے لئے جدوجہد کی اور مولانا عبدالرحیم پوپلزی اور عبیداللہ سندھی کی رہنمائی میں اس مظلوم طبقہ کے حقوق کے لئے آواز اُٹھائی جسکو حاجی فقیرا خان نے اسمبلی میں پیش کیا اور ایک کمیشن بنا جس نے بہت سی اصلاحات تجویز کیں جن پر اس وقت تو عمل نہ ہوا۔ لیکن عبدالقیوم خان جب وزیر اعلیٰ ہوئے تو ان سب کو نافذ کر کے اصلاحات کیں۔ اور ادھر ادارہ میں ایک

o test PDF Combine only

قدر کا مقام پیدا کیا۔ آپ نے بہت زیادہ قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں جنکی تفصیل انکی کتاب میں موجود ہے۔

اُنکی زندگی کے حالات اُنکی کتاب ایک اشتراکی عالم دین میں مفصل ہے۔ وہ پشاور میں میڈیکل میں گرفتار رہوئے اور میدان سیاست میں قدم رکھا۔ اُنکو مختلف سیاسی پارٹیوں میں بلند مقام ملا۔ وہ پورے ہندوستان کی تحریکوں میں اہم مقام رکھتے تھے۔ عظیم سیاست دان اور ارادتمند مُرید اور جدید علوم کے ماہر تھے۔

بڑی شستہ انگریزی بولنے والے۔ انکی ایک کتاب Nation and Nationality (قوم اور قومیت) روس کے سفارت خانہ نے کئی جلدوں میں شائع کی۔ اُنکے تحقیقی مضامین رسالہ فکرونظر اور الرحیم میں شائع ہوئے۔ بانگ حرم اخبار میں اور اُنکے اکثر مضامین زیڈ اے سلیری جنگ اخبار میں انگریزی ترجمہ کرتے تھے۔ انکی سیاسی بصیرت کی وجہ سے اکثر محمود علی قصوری صاحب اور دیگر اہم سیاسی شخصیات مشاورت کے لئے ان کے گاؤں آتے تھے۔ سیاسی امور کی وجہ سے اکثر صبح کے وقت گھر کے گرد پولیس کا حصار رھوتا گھر کی تلاشی لی جاتی جملہ لٹریچر چھاپا جاتا یہاں تک کے ہم سکول جاتے تو بستے کی تلاشی بھی لی جاتی انکو کئی بار انگریز دلیس نکالا تحریک میں دورے لگائے گئے ۔مولانا قمر علی پر تشدد کرنے پر جیل حکام کے خلاف تادم مرگ ہڑتال کی جس کی وجہ سے صحت خراب ہوگئی فخر افغان کے حکم پر ترک کی آپ حاجی صاحب کے سیاسی قانونی اور جملہ معاملات میں اہم مشیر تھے آپ سوشلسٹ تحریک کے سرگرم رکن تھے اور پورے ہندوستان میں حلقہ احباب تھا ان کا کارنامہ ہزارہ میں کسان تحریک کی بنیاد ہے۔ اب یہ تحریک ایک تناور درخت ہے اور صوبائی اور قومی اسمبلی کی سیٹیں اس کی وجہ سے ملتی ہیں شنکیاری کے مقام پر پاکستان پیپلز پارٹی کی بنیاد رکھی ان کے چار بیٹے ہیں

ایک رقم الحروف فضل محمود خان، دوسرا شاہنواز خان، تیسرا احق نواز خان (مرحوم) اور چوتھا بیٹا کرنل ذوالفقار خان ہیں۔ انکا ایک پوتا ڈاکٹر اسعد محمود ولد فضل محمود خان (راقم کتاب ہذا) نے

o test PDF Combine only

آ تھوپیڈک میں (Ph.D) کی ڈگری بیرون ملک سے حاصل کی اور ڈسٹرک اسپیشلسٹ ہیں اور اپنی نجی ہسپتال بھی ہیں۔

دوسرا پوتا عاصم فاروق خان ولد شاہ نواز خان (سوفٹ ویئر، ہارڈ ویئر) انجینئر ہیں۔ وہ سیاسی امور میں بھی حصہ لیتے ہیں۔ آزاد پاکستان سول سوسائٹی کے جنرل سیکرٹری ہیں جو کے پاکستان میں موجود الیکشن سسٹم کی خرابیوں کی طرف نشاندہی کے لئے بنی ہے۔ یہ آزاد پاکستان سول سوسائٹی کے بانی ارکان میں سے ہیں۔ تحریک صوبہ ھزارہ میں بھی انھوں نے آزاد پاکستان سول سوسائٹی کے پلیٹ فارم سے بھرپور حصہ لیا اور لیتے ہیں۔ افغانستان کے جہاد اور کشمیر کے جہاد میں بھی باقاعدہ حصہ لے چکے ہیں۔

وہ کمپیوٹر کے ماہر ہیں۔ بنیادی طور پر ان کا ذریعہ معاش بھی کمپیوٹر ریپئرنگ اور نیٹ ورکنگ ہی ہے۔ جن کی وجہ سے اس کتاب کی اشاعت ممکن ہوئی۔ کمپیوٹر میں ان کی مہارت کی وجہ سے ہی سواتی شجرہ کو ایک بہترین شکل میں مرتب کر رہے ہیں۔

تیسرا پوتا سعد علی خان جو کہ حق نواز خان مرحوم کے فرزند ہیں دینی میلان طبع رکھتے ہیں۔ راولپنڈی سے درس نظامی تکمیل کی ہے اور اب مفتی کورس کے لئے اسلام آباد میں زیر تعلیم ہیں۔ افغانستان کے جہاد اور کشمیر کے جہاد میں بھی باقاعدہ حصہ لے چکے ہیں۔

۴۔ علی اصغر خان

حاجی صاحب کے چوتھے بھائی علی اصغر خان تھا یہ ہر مرحلہ میں اپنے بھائیوں کے ساتھ قید و بند میں شامل تھا وہ بڑے نیک اور طریقت کے تابع تھے ہر وقت تلاوت قرآن پاک میں مصروف رہتے وہ زیادہ وقت جس گراں بابا کے پاس اپنی رہائش گاہ میں ہمہ تن عبادت میں مصروف رہتے وہ ایک ولی تھے انکے تین بیٹے تھے خالد خان بڑے شریف النفس گاوں کے رفائی کاموں میں مصروف پورے گاوں

o test PDF Combine only

کا اعتماد حاصل تھا جامع مسجد کی دوبارہ تعمیر اور عیدگاہ کی تعمیر کی سعادت اللہ تعالیٰ نے انکے نصیب میں لکھی دوسرے بیٹے طارق خان (مرحوم) اور تیسرے بیٹے زاہد مختیار ہیں۔

۵۔ اکبر خان سواتی:

یہ مانسہرہ کے قدیم سواتی خاندان کے چشم و چراغ ہیں اللہ تعالیٰ نے ان کو ذہانت سے نوازا ہے اعلیٰ پائے کے قانون دان (فوج داری) ہیں صوبہ (کے پی کے) کے اٹارنی جنرل اور دیگر عہدوں پر متمکن رہے انکے شاگردوں کی کثیر تعداد اب عدلیہ کے اہم عہدوں پر فائز ہیں انکی سیاسی اور سواتی خاندان کو بلندیوں کی طرف لیجانے کی کاوش قابلِ ستائش ہیں سواتی قوم اپنی روایتی نا اتفاقی کی وجہ سے انکو وہ مقام نہ دے سکی جو انکو ملنا چاہیے انکی ساری کاوشیں صدا بصحرا گئیں اتنی فطانت کے ساتھ اگر وہ کسی اور قوم میں جنم لیتے تو نہ جانے وہ آج کس مقام پر ہوتے وہ بڑے دلیر اور شعبہ وکالت میں نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں انکے بھائی مظفر خان ایڈوکیٹ جو مانسہرہ بار کے سابق صدر ہیں اور طارق خان سواتی جو کہ شرافت کے پیکر ہیں انکی نرم مزاجی کی وجہ سے انکو بہت پسند کیا جاتا ہیں اس وجہ سے وہ صوبائی اسمبلی کے رکن اور مختلف پارٹیوں میں اعلیٰ مقام رکھتے ہیں اکبر خان سواتی کا ایک بیٹا آصف خان ہیں جو کہ قانون میں اعلیٰ ڈگری حاصل کیے ہوئے ہے وہ مانسہرہ ٹاون کمیٹی کے چیرمین تھے اور اپنے دور میں بڑے رفاہی کام سرانجام دیئے

۶۔ شوکت علی خان:

یہ عظیم ماہر قانون (دیوانی) شرافت کے پیکر مدبر اور عظیم انسان تھے حیاء انکی گھٹی میں بھری تھی انکا شیوہ تھا:

o test PDF Combine only

میری زباں قلم سے کسی کا دل نہ دکھے

کسی سے شکوہ نہ ہو زیر آسماں مجھ سے

اسی اصول پر ساری عمر کاربند رہے اول سے آخر تک جماعت اسلامی کے ورکر اور قائد رہے علماء کی طرف سے جماعت کے خلاف بھڑکائی ہوئی آگ کو ہمیشہ اپنے صبر اور برداشت سے بجھاتے رہے سواتی قوم کے لئے ہر بار الیکشن میں حصہ لیا بڑے ووٹ لئے لیکن حتمی کامیابی حاصل نہ کر سکے وہ جماعت کے سرگرم رکن اور قائد اور شوریٰ کے ممبر تھے جماعت میں انکو جانا اور قدر کی نگاہ سے دیکھا جاتا تھا ایوب خان کے خلاف تحریک میں انہوں نے بھرپور حصہ لیا اور جیل بھی گئے اگر زندگی وفاء کرتی تو وہ جماعتِ اسلامی پاکستان بھر کے امیر ہوتے انکی خدمات سواتی قوم اور جماعت کیلئے ناقابل فراموش ہیں انکے بیٹے شفاعت علی خان جو کہ اسلامی جمعیت طلبہ کے تربیت یافتہ قائد تھے اب پاکستان تحریکِ انصاف کے ضلع مانسہرہ کے صدر ہیں وہ باپ کی طرح شرافت کے پیکر دیانت دار اور انتھک ورکر اور جماعت کے نظریاتی سرحدون کے محافظ ہیں دوسرے بھائی شجاعت علی خان اعلیٰ پایے کے وکیل اور جماعتِ اسلامی کے رکن ہیں تیسرا بھائی محمد علی خان جو کہ علی ہوٹل اور علی ہسپتال کے مالک ہیں سب بھائیوں پر اپنے والد کے اخلاقِ حسنہ کے گہرے نقوش انکی زندگی پر مرتسم ہیں

۷۔ حاجی علی گوہر خان آف تاتار

یہ جلنگیال آف گیدڑ پور (افضل آباد) خاندان کے چشم و چراغ تھے ان کا قیام تاتار خاناں میں تھا نواب آف امب کے وزیر مال اور اس خاندان سے گہرے روابط تھے ہمیشہ حاجی فقیرا خان سے انکا ایم ایل اے کی نشست پر مقابلہ ہوتا تھا مسلم لیگ سے گہرا لگاؤ تھا آزادی کی تحریک میں بھرپور حصہ لیا ایم ایل اے منتخب ہوئے لیکن کچھ عرصہ بعد الیکشن پٹیشن میں نشست ہاتھ سے چلی گئی انکی اولاد

o test PDF Combine only

ہیں انور خان نے عملی سیاست میں حصہ لیا انکے حالات زندگی ان پر لکھی گئی کتاب میں موجود ہیں۔

۸۔ عباس خان آف مانسہرہ

یہ خان خیل قبیلہ سے تعلق رکھتے تھے مسلم لیگ کے رہنما تھے تحریک آزادی پاکستان میں بھر پور حصہ لیا اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے اعلیٰ سیاسی بصیرت کے مالک تھے انکی راہنمائی اور دیگر خان خیل خوانین نے مانسہرہ کی سیاست میں اہم کردار ادا کیا بڑا وسیع حلقہ احباب تھا۔

انڈین نیشنل کانگریس کا سابقہ ممبر تھے وہ عبوری دور کے وزیر حکومت رہ چکے ہیں۔ یہ جنگ آزادی کے سرگرم کارکن اور بعد میں مسلم لیگ کے اہم ممبر اور ہارون خان بادشاہ کے چچا زاد تھے۔ محمد حنیف خان ممبر قومی اسمبلی اور چیف پارلیمانی سیکٹری اور بڑی عظیم انسان تھے۔ شہزادہ گشتاسپ خان جیسے عظیم قائد ہیں۔ وہ صوبائی اسمبلی کے ممبر اور مختلف وزارتوں پر متمکن رہے عوامی رابطہ انکا وطیرہ ہے۔ لوگ دل کی اتھاہ گہرائیوں سے ان کی قدر کرتے ہیں۔

۹۔ صوبیدار میجر آدم خان آف دلبوڑی

یہ بھی مسلم لیگ کے دلدادہ تھے تحریک آزادی اور ریفرنڈم میں اہم کردار ادا کیا اور ایم ایل اے منتخب ہوئے۔

۱۰۔ فخر زمان خان آف اگرور

یہ بیگال خان سے تعلق رکھتے تھے چودری زمان خان آف اگرور کے فرزند تھے اعلیٰ کردار کے

o test PDF Combine only

مالک تھے اپنی ذاتی شرافت دیانتداری کی وجہ سے ممبر مجلس شورای منتخب ہوئے سخت حالات میں مزارعوں سے مقدمات بھی کیے لیکن انکی شرافت کی وجہ سے اگرور کے لوگ دل سے انکی قدر کرتے تھے بیگم فخر زمان بھی سینٹ کی ممبر اور انکے بیٹے وجیہ زمان (کے پی کے) کے اسمبلی کے ممبر ہیں۔

۱۱۔ محمد ریاض خان آف بھوگڑ منگ

یہ بھی بے داغ کردار کی وجہ سے ممبر شورای منتخب ہوئے بہت سے رفاہی کاموں میں سرگرم حصہ لیا بھوگڑ منگ کے سیاسی خاندان سے تعلق رکھتے تھے موجودہ حکومت میں بھی انکو مختلف اداروں میں احتساب اور نگرانی کی ذمہ داری سونپی گئی ہے دھیمے مزاج کے آدمی ہیں اپنی خاندانی روایات کو برقرار رکھا ہوا ہیں۔

۱۲۔ محمد ایوب خان آف الائی

یہ سواتی خاندان کے بزرگ اور کہنہ مشق سیاست دان ہیں علاقہ بٹگرام میں مخلص حلقہ رفاقت رکھتے تھے کئی بار اپنے حلقے سے اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے شرافت کے پیکر اور کم گو انسان تھے اپنے حلقہ احباب سے محبت کرنے والے اور انکے دکھ درد میں شریک ہوتے تھے بڑے وسیع علاقہ کے مالک تھے کئی عمدہ چراگاہیں وسیع ذرائع آمدن تھے بڑے مہمان نواز تھے انکا حلقہ الائی اور خاندان بٹگرام ملک خان سے گہرا تعلق تھا یہ قومی اسمبلی میں اور وہ صوبائی اسمبلی میں مدمقابل ہوتے اور یوسف خان آف ترند اور تھاکوٹ کے خوانین سے معرکہ ہوتا انکے چھوٹے بیٹے محمد نواز (پرنس محمد نواز خان) نے انکی سیاست کو آگے بڑھایا انکے بڑے بیٹے فتح محمد خان صوبائی اسمبلی کے ممبر اور وزیر رہ چکے ہیں۔

test PDF Combine only

۱۳۔ محمد نواز خان (پرنس) آف الائی

جیسے پہلے ذکر ہو چکا ہیں کے وہ محمد ایوب خان کے خلفِ الرشید ہیں سیاست کے ماحول میں آنکھ کھولی بچپن سے ہی والد کی زیر تربیت رہے تعلیم یافتہ اور علاقہ کا مسائل سے آگاہ اور والد کی سیاست کو آگے لیجانے میں بھر پور کردار ادا کیا مختلف جماعتوں سے منسلک رہے قومی اسمبلی کے ممبر اور والد کی وفات کے بعد اپنے جنبہ کو سہارا دیکر آگے لے گئے۔ آپ اب بھی قومی اسمبلی کے ممبر ہیں اور سواتی قوم ایسوسی ایشن کے ساتھ لگاؤ رکھتے ہیں۔ سواتی قوم ایسوسی ایشن کے کنونشن جو کہ وددو دیہ ہال سیدو شریف میں منعقد ہوا اُس میں شرکت کی اور اپنی تقریر میں سواتی قوم اور ایسوسی ایشن کے لئے قلبی لگاؤ کا اظہار فرمایا۔

۱۴۔ فقیر محمد خان آف باغڑ گو

یہ سواتی خاندان سے تعلق رکھتے تھے جمیعت علماء اسلام کے سرگرم رکن تھے قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے علاقائی جنبہ کی رہنمائی کی اور رفاہی کاموں میں بھر پور حصہ لیا۔

۱۵۔ عالم زیب خان آف تھاکوٹ

یہ تھاکوٹ خان جان محمد خان کے چشم و چراغ تھے ترند جنبہ سے تعلق تھا جمیعت علماء اسلام کے رکن تھے اسمبلی کے ممبر بنے حکومت کا حصہ رہے نہایت جرار تھے انکا مقابلہ ہمیشہ خان الائی سے ہوتا تھا اور خوانین میں رشتہ داریاں بھی تھیں۔

test PDF Combine only

۱۶۔ محمد حنیف خان آف مانسہرہ

یہ نہایت ہی قابلِ احترام شخصیت تھی سیاسی بصیرت بڑے دوراندیش اور مدبر انسان تھے سم الہٰی منگ کے خان خیل قبیلہ سے تعلق تھا مانسہرہ میں مستقل قیام کیا وہ اعلیٰ پائے کے قانون دان اور نہایت مہمان نواز انسان تھے انکا دستر خوان ہر وقت جاری رہتا عدلیہ اور انتظامیہ نہایت قدر کی نگاہ سے دیکھتے تھے سیاسی جنبہ کے رہنما اور محور تھے اپنے حلقہ سے ہر دفعہ الیکشن میں حصہ لیتے کبھی حضرت مولانا غلام غوث ہزاروی سے اور کبھی اکبر خان سواتی سے مقابلہ ہوتا کامیابی نہ ہونے پر ہزارہ کی مشترکہ سیٹ سے جیت جاتے تھے وہ قومی اسمبلی کے ممبر اور چیف پارلیمانی سیکٹری بھی رہے بادشاہ خان انکے بھائی شہزادہ گشتاسپ خان ان کے بھتیجے ہیں۔خرم خان انکے اکلوتے بیٹے ہیں قانون سے متعلق ہیں اور ادبی شغف بھی رکھتے ہیں ناؤن کمیٹی انتخاب میں بھی حصہ لیا۔

۱۷۔ فیض محمد خان آف اگرور

یہ جلنگیال خاندانے متعلق اور اسماعیل خان آف چھجو کے فرزند تھے اعلیٰ اخلاق کے مالک نرم مزاج اور درویش صفت انسان تھے والد کے نقشِ قدم پر چل کر لوگوں کے دلوں پر حکمرانی کی وہ قومی اور صوبائی اسمبلی کو ممبر رہے اپنے حلقہ میں بہت زیادہ رفاہی کام کیے جو آج بھی انکی یاد کو تازہ کیے ہوئے ہیں انکی زندگی نے زیادہ وفا نہیں کی وہ اللہ کو پیارے ہو گئے۔

۱۸۔ لائق محمد خان آف اگرور

جیسا اوپر ذکر ہوا کہ فیض محمد خان کی بیوقت موت سے خالی ہونے والی اسمبلی کی سیٹ پر آپ

test PDF Combine only

نے الیکشن لڑا اور کامیاب ہو گئے اگر چہ پہلے انکی توجہ کاروبار کی طرف تھی لیکن پھر علاقہ کے لوگوں کے لئے اپنی زندگی وقف کر دی اپنے علاقہ کی عوام کی ہر غمی اور خوشی میں شرکت کرتے ہیں ہر وقت فعال رہتے ہیں بڑے دلیر اور جرات سے کام کرنے والے انسان ہیں بہت سی خوبیوں کے مالک جمیعت علماء اسلام کے رکن اور پارٹی سے گہری وابستگی ہے۔ قائد کا احترام کرتے ہیں علاقائی سیاست میں ماہر اور نزاع پر صلح کرانے والے اور عام علاقہ میں اور بالخصوص کالا ڈھاکہ میں بڑے ترقیاتی کام کئے وہاں کے لوگ اس کی بہت قدر کرتے ہیں۔ اب یہ نیشنل عوامی پارٹی کے ٹکٹ پر علاقہ کالا ڈھاکہ سے صوبائی اسمبلی کے ممبر ہیں۔ اپنے علاقہ کے لئے بھر پور خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔ علاقہ کے لوگ ان سے محبت کرتے ہیں۔ ان کو علاقہ پر گہری نظر رکھنے کی وجہ سے جاگتے چوکیدار کے لقب سے یاد کرتے ہیں۔

۱۹۔ فخر الزمان خان آف اگرور

یہ بیگال قوم کے فرزند ہیں قوامی اسمبلی شواری کے ممبر رہے ہیں انکی زندگی پر مفصل بحث ہو چکی ہیں۔

۲۰۔ صالح محمد خان آف بفہ

یہ بفہ سے تعلق رکھتے ہیں یہ ایک نہایت مالدار MPA ہیں۔ ذاتی کاوش کی وجہ سے کاروبار کو وسعت دی اور سابقہ صوبائی اسمبلی کے ممبر تھے۔ اس دفعہ انھوں نے سردار یوسف کے طویل اقتدار کو ختم کیا اور قومی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔ اس وقت وہ حکومت کا حصہ ہیں وہ پارلیمانی سیکرٹری کے فرائض سرانجام دے رہیں ہیں۔ اس اسمبلی میں نہایت مدبرانہ طریقہ پر اپنے علاقہ اور مملکت پاکستان اور بیرون

o test PDF Combine only

ملک میں کام کرنے والے پاکستانیوں کی آواز بن کر ان کے مسائل کو نہایت جرات کے ساتھ پیش کرتے ہیں۔ اپنے علاقہ کے لئے کثیر رقم حاصل کی ہے اور بڑے اور چھوٹے منصوبوں پر اپنے علاقہ میں کام شروع کیا ہوا ہے۔ وہ اپنے علاقہ کے ہر ووٹ کے ساتھ محبت کرنے والے اور ان کے دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں۔ وہ اور ان کے بھائی انتہائی ملنسار اور شفیق ہیں۔ صالح محمد خان سواتی ایسوسی ایشن پاکستان سے بہت محبت کرتے ہیں اور ان کے ہر دکھ درد میں شریک ہوتے ہیں اکثر و بیشتر سواتی قوم حجرہ میں اپنی وائس دیتے ہیں اور ان کے سارے فلاحی کاموں پر نظر رکھتے ہیں۔ وہ دیگر اقوام کو بھی قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور ان کی بھی خدمت کے لئے ہمہ تن تیار رہتے ہیں۔ ان کی انکساری اور ذاتی شرافت کی وجہ سے سب لوگ ان کی نہایت قدر کرتے ہیں۔

to test PDF Combine only

صوبائی اسمبلی کے ممبران

۱: خداداد خان آف بھوگڑ منگ

یہ مغربی پاکستان یعنی ون یونٹ میں اسمبلی کے ممبر رہے انکو وزیر صحت بنایا گیا اپنے علاقہ میں وزیر صاحب کے نام سے جانے جاتے ہیں محکمے صحت میں علاقہ کے لئے بہت سی ہسپتالیں بنائی اپنی ذاتی شرافت کی وجہ سے قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتی ہیں اپنی خاندانی سیاست کو بہت فروغ دیا۔

۲: محمد ہارون خان (بادشاہ خان) آف سم الہی منگ

یہ خان خیل خاندان کے رہنما تھے بڑے جرات مند اور دلیر انسان تھے علاقہ میں ایک مضبوط جنبہ کی داغ بیل ڈالی بڑے دوست پرور تھے ایک دوست پر پورے گاؤں کو قربان کرتے تھے اسی وجہ سے انکے ساتھی ان پر جان نچھاور کرتے تھے انکو حنیف خان جیسے مدبر بھائی کی رفاقت حاصل تھی اسمبلی کے ممبر اور وزیر رہے گورنر فضلِ حق نے انکی خوداری اور دلیری ک زیر کرنا چاہا لیکن انہوں نے تکالیف برداشت کی لیکن پارٹی کو نہ چھوڑا اور حوصلہ سے مردانہ وار مقابلہ کیا اس اذیت ناک دور میں انکے عظیم بیٹے شہزادہ گشتاسپ خان نے بھرپور ساتھ دیا اور امتحان میں سرخرو ہوئے۔ یہ وطنی سواتی ہیں اور لشکر سواتیان کا حصہ ہیں اسی وجہ سے ان کو 1703ء کی تقسیم میں جائیداد کا حصہ ملا یہ اپنا سلسلہ نسب قریش خاندان اور حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ملاتے ہیں۔ تحقیق الافغان میں اس خاندان پر تفصیلی مواد موجود ہے۔

test PDF Combine only

۳: ملنگ خان آف بگرام

تاریخ پیدائش 1927۔ یہ MPA تھے اور محمود سلیم وزیر تعلیم کے وقت میں پارلیمانی سیکرٹری تھے۔

۴: فیض محمد خان آف اگرور

یہ صوبائی اسمبلی کے بھی ممبر تھے اکی زندگی کے حالات پہلے تحریر کر دے ہیں۔

۵: شہزادہ محمد گشتاسپ خان

یہ محمد ہارون خان (بادشاہ) کے لائق فرزند ہیں اور خان خیل سیاست کے روح رواں ہیں یہ اپنے علقہ سے کئے بار صوبائی اسمبلی کے ممبر بنے اور کئی وزارتوں کو عمدہ طریقے پر چلایا ضلعی نظامت میں انکا اہم کردار رہا اکی زندگی ایک مکمل کتاب ہے وہ پورے صوبہ میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں سیاست کے ماہر اور نہایت مشکل حالات میں انکے پائے استقلال متزلزل نہیں ہوئے مشکل کی گھڑی میں کندن بن کر نکلے سب سے پہلے اپنی یونین کونسل کے الیکشن سے اپنے والد کی موجودگی میں حصہ لیکر کامیاب ہوئے والد کی جرات عظیم چچا کی فراست انکو ورثاء میں ملی والد اور چچا کے دوستوں کو سنبھالا دیا اور اپنا ایک وسیع مخلص علقہ احباب بنایا وہ ہر وقت اپنے علقہ کے دوستوں سے رابطہ میں رہتے ہیں ہر موافق اور مخالف کے غم میں شریک ہوتے ہیں اسی وجہ سے عوام میں اکی بڑی قدر ہیں۔ اس وقت وہ پی ٹی آئی کے ضلعی صدر ہیں اور پارٹی کے لئے اہم خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

o test PDF Combine only

۶: یوسف خان آف ترند (بگرام)

یہ ترند جنبہ کے سرخیل ہیں انہوں نے نا مساعد حالات میں اپنی زندگی کا آغاز کیا اپنی ذہانت اور صبر کی وجہ سے (کے پی کے) میں اہم مقام حاصل کیا وہ کئی بار صوبائی اسمبلی کے ممبر اور وزیر تعلیم بھی رہے انکا بڑا وسیع حلقہ احباب ہے وہ اپنے حلقہ کے ہر ایک ووٹر کو جانتے ہیں اور انکے مسائل سے بخوبی آگاہ ہیں رات دن انکو اسائش اور ملازمت فراہم کرنے کے لئے کوشاں رہتے ہیں ہر وقت اپنے حلقہ میں موجود رہتے ہیں اور انکی غمی اور خوشی میں شریک ہوتے ہیں انہوں نے اپنی اولاد کی نہایت اعلیٰ تربیت کی ہے اسی وجہ سے انکے بیٹے انکی سیاست میں بھرپور کردار ادا کرتے ہیں ترقیاتی کاموں پر انکی گہری نظر رہتی ہے، ہیں اور کوئی بھی سرکاری اہل کار انکے کاموں میں کوتاہی نہیں کرسکتا اپنی وزارت کے دوران انہوں نے بہت سے لوگوں کو ملازمتیں دی اور دیگر محکموں میں بھی اپنے افراد کو کھپایا وہ انتہائی ذہین معاملہ فہم اور دوراندیش ہیں خان الائی اور بگرام کے خوانین کا بھرپور مقابلہ کرتے ہیں صوبائی اور ضلعی قیادت پر ہمیشہ کامیابی حاصل کرتے ہیں انکی خوبیوں کی وجہ سے لوگ انکے گرویدہ اور جانثار ہیں۔

۷: فتح محمد خان آف الائی

یہ محمد ایوب خان آف الائی کے بڑے بیٹے ہیں صوبائی اسمبلی کے ممبر اور وزیر رہ چکے ہیں اپنی جائیداد کی سرحدوں کی حفاظت کے لئے عسکری خدمات سرانجام دی۔

test PDF Combine only

۸: شاہ حسین خان آف تیلوس

یہ تیلوس کے سواتی خاندان سے تعلق رکھتے ہیں صوبائی اسمبلی کے ممبر رہے ہیں سیاست میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

۹: ایاز خان آف بگرام

یہ الائی کے جنبہ سے تعلق رکھتے ہیں شعبہ وکالت سے منسلک ہیں ہمیشہ یوسف ترند سے انکی سیاسی اور علاقائی معرکہ آرائی ہوتی رہی ہے صوبائی اسمبلی کے ممبر اور وزیر معدنیات رہیں ہیں اور اپنے بزرگوں کی سیاست کو آگے بڑھایا۔

۱۰: تاج محمد خان آف ترند

یہ یوسف خان ترند کے صاحب زادہ ہیں انکی زیر تربیت پروان چڑھے اور انکی موجودگی میں صوبائی اسمبلی کے ممبر بن گئے انکی ذات کسی تعارف کی محتاج نہیں۔

۱۱: طارق خان سواتی آف مانسہرہ

یہ اکبر خان سواتی کے چھوٹے بھائی شرافت کے پیکر بردبار اور نہایت مدبر انسان ہیں صوبائی اسمبلی کے رکن اور بڑے ترقیاتی کام کئے ہیں سواتی جنبہ کو تقویت دینے کے لئے انہوں نے اہم کردار ادا کیا وہ ایک متحرک انسان ہیں۔ وہ سواتی قوم ایسوسی ایشن پاکستان سپریم کونسل کے چیئرمین ہیں۔ ایسوسی ایشن کے کاموں میں گہری دلچپی لیتے ہیں۔

test PDF Combine only

۱۲: بابر نسیم خان آف گڑھی حبیب اللہ

یہ نسیم خان چیف آف سواتی کے فرزند ہیں اپنے والد کی طرح نہایت فیاض اور شرافت کے پیکر ہیں وہ صوبائی اسمبلی کے ممبر اور وزیر بھی رہ چکے ہیں خان خیل جنبہ میں اہم مقام رکھتے ہیں حنیف خان آف مانسہرہ کے تربیت یافتہ ہیں انکی رہنمائی میں اپنی سیاست کو آگے بڑھایا۔

۱۳: شجاع سالم خان عرف (شازی خان) مانسہرہ

یہ بھی خان خیل برادری سے تعلق رکھتے ہیں یہ صوبائی اسمبلی کے رکن اور محکمہ خوراک کی اہم وزارت کا قلمدان انکے پاس رہا اب بھی مانسہرہ کی سیٹ پر سے الیکشن لڑتے ہیں اور وسیع حلقہ احباب ہے۔

۱۴: عبدالستار خان آف بفہ

یہ مانسہرہ کے بڑے قصبہ بفہ کے سپوت ہیں انہوں نے اپنی زندگی کا آغاز بفہ کی سیرت کمیٹی کے صدر کی حیثیت سے شروع کیا اور بفہ میں عام طور پر صدر صاحب کے نام سے جانے جاتے تھے۔ یہ صوبائی اسمبلی کے ممبر اور انسداد رشوت ستانی کے وزیر تھے گشتاسپ خان سے ہمیشہ مقابلہ رہا بفہ کے باسی ہونے کی وجہ سے بہت ووٹ ملتے تھے لیکن ہمت نہیں ہاری اور آخرکار اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔

test PDF Combine only

۱۵: حق نواز خان آف سچہ بھوگڑ منگ

یہ شعبہ وکالت سے تعلق رکھتے تھے انکے والد بڑے مہمان نواز اور سیاسی شخصیت تھے یہ صوبائی اسمبلی کے ممبر اور وزیر صحت رہ چکے ہیں

۱۶: طالع محمد خان آف جیجو

یہ اعظم خان سواتی کے بڑے بھائی ہیں (پی پی پی) کے ٹکٹ پر صوبائی اسمبلی کے مختصر عرصہ کیلئے ممبر منتخب ہوئے تھے۔

۱۷: وجیہہ الزمان خان آف اوگی

یہ فخر الزامان خان کے اکلوتے فرزند ہیں ایچیسن کالج سے تعلیم یافتہ والد کی طرح شرافت کے مجسمہ اور عوام کے دلوں کی دھڑکن ہیں وہ کئی بار صوبائی اسمبلی کے ممبر رہے ہیں اب بھی اسمبلی میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں

۱۸: عطاء محمد خان آف ترند (بٹگرام)

یہ یوسف خان آف ترند کے چچازاد بھائی ہیں اور اسمبلی کے ممبر رہے ہیں

۱۹: عاشق رضا آف شنکیاری

یہ مسلم لیگ کے ٹکٹ پر صوبائی اسمبلی کے ممبر منتخب ہوئے۔

test PDF Combine only

۴۰: صالح محمد خان آف بفہ

یہ صوبائی اسمبلی کے بھی ممبر تھے انکی زندگی کے حالات پہلے تحریر کر دے ہیں۔

۴۱: رفعت اکبر سواتی

یہ خیبر پختونخواہ صوبائی اسمبلی کی ممبر ہے۔ سواتی خاندان مانسہرہ میں پیدا ہوئی جس کی علاقہ میں سیاسی خدمات کی وجہ سے روشناسی ہے انکی ایک جراٗت مند خاتون کی حیثیت سے قدر کی جاتی ہے وہ دلیر وجراٗت کے ساتھ بولنے والی خاتون ہے خواتین کے حقوق کے لیے لڑنے والی ایک مثال ہے جو کہ خیبر پختونخواہ ہی نہیں بلکہ پاکستان میں اس حیثیت سے جانے جاتی ہے اس نے ہندکو زبان کو فروغ دیا ہندکو میں بہت سی کتب لکھیں اس وجہ سے انکو مادر ہندکو کہا جاتا ہے اس نے اس ضمن میں بے پناہ خدمات سرانجام دیں اس نے ڈاکٹر سید محبوب کو ایک محقق کے حیثیت روشناس کرایا جس نے مختلف زبانوں میں مقالات لکھے لیکن رفعت نے اس کو راغب کیا کہ وہ ہندکو میں مقالات لکھے۔

۴۲: مفتی کفایت اللہ

یہ ضلع بٹگرام سے ہے انھوں نے اپنے علاقہ کو دائی خیر آباد کہا اور علاقہ پکھل میں موضع ترنگڑی پائین میں مستقل قیام کیا۔ وہ صوبائی اسمبلی کہ ممبر رہے ہے جمعیت علماء اسلام (ف) کے جنرل سیکرٹری رہے۔ مدلل گفتگو کرنے والے ہیں اور خیبر پختون خوا میں قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ ان کا ہمیشہ شہزادہ گشتاسپ خان سے مقابلہ ہوتا ہے۔ ان کی دینی خدمات کی تفصیل موضع ترنگڑی پائین میں درج ہے۔ راقم کے بڑے مؤدب شاگرد رشید ہیں سیاسی تفاوت کے باوجود راقم کا بہت احترام کرتے ہیں۔

test PDF Combine only

۴۳: بابر سلیم خان آف مانسہرہ

ان کا تعلق مانسہرہ سے ہے اور مانسہرہ کے خان سلیم خان سواتی کے فرزند ہیں۔ یہ اس وقت خیبر پختون خواہ اسمبلی کے ممبر ہیں۔ یہ نہایت نڈر بے باک اور جرت مند انسان ہیں۔ نہایت صاف گو اور ملنسار انسان ہیں۔ اپنے ووٹر کے ساتھ زمین پر بیٹھ کر ان کے مسائل کو سننا اور حل کرنا ان کا وطیرہ ہے۔ انھوں نے مختصر وقت میں صالح محمد خان صاحب کے ساتھ مل کر اپنے حلقہ کے لئے کثیر فنڈ حاصل کیا ہے اور اپنے ووٹر کی مرضی کے مطابق بڑے اور چھوٹے منصوبے شروع کئے ہوئے ہیں اور خصوصی طور پر مانسہرہ کے لئے بہت بڑا ترقیاتی پیکیج حاصل کیا ہے۔ وہ پی ٹی آئی کے اہم ورکر ہیں اور سواتی قوم ایسوسی ایشن پاکستان کے بانی ارکان میں سے ہیں۔ وہ سواتی قوم ایسوسی ایشن کے اجلاس میں بھی شریک ہوتے ہیں اور ضلع سوات میں جا کر وہاں کے سواتی بھائیوں کی حوصلہ افزائی فرماتے ہیں۔

to test PDF Combine only

سینیٹر

۱۔ محمد اعظم خان سواتی آف (جبجو) اوگی

اعظم خان سواتی (بشیر) 22 جون 1956 کو سابق صوبہ سرحد موجودہ (کے پی کے) کے ضلع مانسہرہ کے ایک چھوٹے گاؤں میں پیدا ہوئے سیاست انکو ورثہ میں ملی وہ حاجی فقیر اخان (ایم ایل اے) آف ملکپور کے نواسے ہیں انہی کے نقشِ قدم پر دلیری سے گامزن ہیں دوسری جانب اپنے عظیم چچا، والد اور چچازاد بھائیوں کو میدانِ سیاست میں گامزن دیکھا اور پاکستان اور امریکہ میں اعلیٰ تعلیم حاصل کی دیارِ غیر کی جمہوریت کا بغور مشاہدہ کیا اپنے کاروبار کو عروج پر لے گئے ان تجربات کو لے کر پاکستان آئے جمہوری قدروں کے احیاء انصاف کے حصول اور کرپشن سے پاک معاشرہ کی تشکیل کیلئے میدانِ سیاست میں قدم رکھا پہلے ضلعی ناظم منتخب ہوئے سرکاری اور ذاتی اخراجات سے کاموں کا جال بچھایا بالخصوص ہزارہ یونیورسٹی کے قیام کیلئے بھرپور کاوش کی راقم نے ان اہم امور کے لئے ورکنگ پیپر تیار کیا صوبائی وزیر تعلیم پھر مرکزی وزیر تعلیم زبیدہ جلال سے ملاقات کی جس میں یونیورسٹی گرانٹ کمیشن کے چیئرمین بھی مدعو تھے اپنی بے مثال اعانت کی پیش کش کی اور رقم فراہم کی جس سے یہ عظیم تحفہ کا خواب شرمندہ تعبیر ہوا انکا یہ ایک احسان اہلِ ہزارہ کیلئے کافی ہے کیونکہ آنے والی نسلیں اس ثمر قائدہ اٹھائیں گی اور تاریخ میں ایک عظیم محسن کی حیثیت سے یاد رکھا جائے گا انہوں نے (JUI) پاکستان میں شمولیت اختیار کی سینٹ کے رکن بنے اور ایک اہم وزارت ان کو ملی۔ ایک مداح نے انکی پروفائل سے یوں تجزیہ کیا ہے وہ کہتے ہیں۔

حال میں جب اعظم خان سواتی کو سائنس اور ٹیکنالوجی کا قلم دان سونپا اور حلف اٹھایا جوکہ JUIF سے تعلق تھا تو میں حیران تھا کہ اتنی اہم وزارت کو اس جماعت کے حوالے کیا جب انکو قریب

o test PDF Combine only

سے دیکھا اور جائزہ لیا تو معلوم ہوا کہ وہ بہت زیادہ تعلیم یافتہ ہیں اور انکے تعلیمی معیار کے مطابق انکو وزیراعظم کے عہدہ کے لئے لڑنا چاہیے تھا انکی Profile پر جانے پر معلوم ہوا کہ سینٹ کی Website ہے کہ انکی بہت سی تعلیمی اسناد ہیں (ایم۔اے اکنامکس، ایم۔اے پولیٹیکل سائنس، ایل۔ایل۔بی (گولڈ میڈلسٹ) ایل۔ایل۔ایم اور بین الاقوامی امور میں لاء ہوسٹن یونیورسٹی سے حاصل کی، ڈاکٹر آف جورس پروڈنس کی ڈگری ساوتھ ٹکساس سے حاصل کی اور اٹارنی ایٹ لاء سٹیٹ آف ٹکساس رہے وہ گولڈ میڈلسٹ سندھ مسلم لاء کالج کراچی اور دیگر بہت سے اعزازت حاصل کئے اور مقالات بھی لکھے)

سابق ناظم بھی ہیں اور یہ سینٹ میں 2006 سے 2012 تک کے لئے منتخب ہوئے ہیں وہ پاکستان کی تاریخ میں سب سے مالدار ایوان کا ممبر ہیں۔

یہ پاکستان امریکن کونسل کے ممبر ہیں انہوں نے کار خیر کے بہت سے امور میں اہم رول ادا کیا۔

اس وقت یہ تحریک انصاف کے سینئر نائب صدر ہیں اور قائد تحریک انصاف عمران خان کے دست راست ہیں۔ اپنی دیانت داری کی وجہ سے پارٹی میں اہم مقام رکھتے ہیں۔موجودہ کرپشن کی آلائشوں سے ان کا دامن پاک ہے ان کے سفید کپڑوں پر کرپشن کا کوئی دھبہ بھی نہیں۔ وہ اس وقت سینیٹر ہیں اور اپنی موجودہ وزارت کو بڑے احسن طریقہ سے چلا رہے ہیں اور حکومت کے خزانے سے کوئی تنخواہ وغیرہ نہیں وصول کرتے ہیں۔

اعظم خان سواتی جو ہیں وہ سواتی قوم ایسوسی ایشن پاکستان سے محبت کرنے والے انسان ہیں اور اپنے سینیٹر منتخب ہونے کے بعد سوات اور ھزارہ سے سب قائدین کو اسلام آباد میں طلب فرما کر بڑی دعوت کا اہتمام کیا اور ان کے جملہ مسائل سنے اور بعض کو موقع پر حل فرمایا۔

test PDF Combine only

کمیٹیاں

اسٹینڈنگ کمیٹی برائے کامرس

کم ترقی یافتہ علاقوں کی کمیٹی

صحت کی کمیٹی

پیٹرولیم اور قدرتی وسائل کی کمیٹی

انفارمیشن اور ٹیکنالوجی (لائبریری کمیٹی) اور کئی دیگر کمیٹیوں میں کام کیا انکا کردار بے داغ ہے بقول حامد میر انکے سفید کپڑوں پر کرپشن کی کو چھینٹ بھی نہیں وہ سرکاری خزانہ سے ایک پائی بھی بطور تنخواہ نہیں لیتے اسی وجہ سے انہوں نے حج سکینڈل کو بے نقاب کیا اور حج کے منسٹر کو پابند سلاسل کروایا اسی بنیاد پر انہوں نے وزارت سینٹ اور (JUIF) کو خیر باد کہا اور (PTI) میں شامل ہو گئے اور عمران خان کے منشور سے اتفاق کیا وہ مرکزی سینئر نائب صدر اور (کے پی کے) کے صدر ہیں انکی خدمات ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔

اعظم سواتی خوف خدا سے لبریز ہیں اگر ایک آدمی اپنے وسائل پیدا کرنے کے بعد ریٹائرڈ ہوتا ہے اور وہ امریکہ کا شہری بھی ہو تو کیا وہ اپنی بقیہ زندگی کہاں گزاریگا لازما امریکہ میں مگر اعظم صاحب نے پاکستان آکر قوم کی خدمت کا بیڑا اٹھایا ہے تو ہم کو انکی مدد کرنی چاہیے اور انکی حوصلہ افزائی کرنی چاہیے تا کہ وہ مزید درمیانے اور نچلے طبقہ کے لئے انصاف حاصل کر سکیں ہم کسی بھی Comments سے انکی دل شکنی نہ کریں ایسے لوگوں کی ہمیں صوبائی اور قومی سطح پر ضرورت ہے ۔

o test PDF Combine only

۲۔ شاد محمد خان آف بٹل

یہ بٹل کے خوانین کے سرخیل ہیں اور سینٹ کے ممبر رہ چکے ہیں اپنے ترقیاتی فنڈ سے علاقہ میں اہم کام کئے ہیں

۳۔ بیگم فخر الزمان آف اوگی

یہ فخر الزمان خان کی بیوہ ہیں انہوں نے اپنے بیٹے کی کم عمری کی وجہ سے الیکشن میں حصہ لیا لوگوں نے بھرپور تعاون کیا بعد میں سینیٹر منتخب ہوئی۔

o test PDF Combine only

چیئرمین ڈسٹرک کونسل

۱۔ عطاءاللہ خان

یہ شیخ غول خیل سے تعلق رکھتے ہیں۔ ضلع بٹگرام کے ڈسٹرک کونسل کے چیئرمین رہیں ہیں رفاعی اور ترقیاتی کاموں میں بھرپور حصہ لیا۔

۲۔ احسان اللہ خان آف بٹگرام

یہ بھی بٹگرام ڈسٹرک کونسل کے چیئرمین تھے اور اپنے ترقیاتی کاموں سے اپنے جذبہ کو تقویت بخشی ہیں۔

۳۔ محمد اعظم خان سواتی

یہ ضلع مانسہرہ کے ڈسٹرک کونسل کے چیئرمین رہے اور اپنی جیب سے بڑے ترقیاتی کام کئے انکے مفصل حالات زندگی پہلے تحریر ہو چکے ہیں۔

test PDF Combine only

نوٹ:

اِس باب کو انشاءاللہ جلد اپ ڈیٹ کر کے دوبارہ لوڈ کیا جائے گا۔ اِس میں سواتی مشاہیر کی معلومات کو مزید اکھٹا کیا جائے گا۔

کوشش کی جائے گی کہ سواتی قوم کے جتنے بھی قابل مشاہیر گزرے ہیں اور جو موجود ہیں۔ اُن کی تصاویر بھی حاصل کر کے اِس باب میں شامل کی جائیں۔

اِس کام کو سرانجام دینے کے لئے سب دوستوں کو مدد فراہم کرنی ہوگئی۔ تب ہی ہم سواتی قوم کے مشاہیر کا بائیو ڈیٹا جمع کر سکیں گے۔

شکریہ

o test PDF Combine only

باب

﴿قیس عبدالرشید﴾

test PDF Combine only

پختون قبیلہ کا مورث اعلیٰ

قیس عبدالرشید کا شجرہ نسب یوں درج ہے کہ

سلطان سکندر ذوالقرنین کے بیٹے اور سلطان شموس کے بھائی سلطان جلندر کے بیٹے مرہ، مرہ کے بیٹے نعیم، نعیم کے بیٹے عتبہ، عتبہ کے بیٹے سلول، سلول کے بیٹے عیص (عیس) اور عیص کے بیٹے قیس عبدالرشید، مختلف تاریخ کتب میں قیس عبدالرشید کے چار بیٹے ہیں اور ان کے جملہ خیلوں کی تعداد 500 کے قریب ہو چکی ہے جس پر اکثر مورخ اعتراض بھی کرتے ہیں

سواتی قبیلہ ایک پشتون قبیلہ ہے جس کا روحانی مورث اعلیٰ دیگر پختون قبائل کی طرح قیس عبدالرشید ہے۔ یہ 575 میں پیدا ہوا اور 661 میں 96 سال کی عمر میں وفات پائی۔ قیس عبدالرشید کو کیش اور امراء قیس کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ یہ افغانستان کے غور ریجن میں پیدا ہوا قیس عبدالرشید کے جد امجد افغنہ بابا جو کہ افغانستان میں آ کر آباد ہوا اُسی کے نام کی وجہ سے افغانستان کا نام پڑا اور قیس اُسی افغنہ بابا کی اولاد ہے 16 صدی کے مشہور تاریخ دان فرشتہ جو کہ فارسی لاصل ہیں اس بات کی تصدیق بھی کرتے ہیں اور مزید وضاحت کرتے ہیں کہ قیس کی قبر زوب Zob میں ہے، قیس پہاڑی پہ ہے جو کہ De Kase Ghar کے نام سے جانی جاتی ہے۔ اب بھی سیاح اور دیگر لوگ وہاں جاتے ہیں اُنکی قبر کو دیکھتے ہیں اور وہاں ایک بکری یا بھیڑ ذبح کر کے غرباء کو کھلاتے ہیں۔ بہت سے پشتون قبیلے اُنکی نسل سے ہیں۔

o test PDF Combine only

(قبر کے کتبہ کی تصویر قیس غر پہاڑی سے)

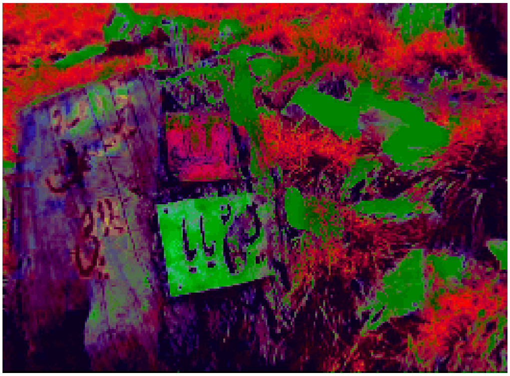

(قبر کی تصویر)

قیس عبد الرشید سلطان جالندر بن سکندر ذو القرنین کی اولاد ہیں

ایک روایت یہ ہے کہ جب عبد الرشید کا وقت مرگ قریب آیا تو آپ نے وصیت کی کہ ان کو ژوب لے جایا جائے جہاں ان کے بزرگ ملک افغان دفن ہے ان کے پاس دفن کیا جائے۔ لہذا ان کے حکم اور وصیت پر عمل کر کے ان کو وہاں دفن کیا گیا۔

o test PDF Combine only

قیس کی مدینہ روانگی اور قبول اسلام

یہ وفد بشمول دیگر 76 اکابرین جو کہ جملہ افغان قبائل کے نمائندے تھے اور حضرت یعقوبؑ کے گم گشتہ قبائل سے تھے۔ خود وقت مقرر پر پہنچا اور حضرت خالد بن ولیدؓ جو کہ قبیلہ مخذوم سے تھا۔ اس کے توسط سے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضری دی اور مشرف با اسلام ہوئے۔ حضور ﷺ نے سردار قیس کا نام تبدیل کر کے عبدالرشید رکھا۔ اسی طرح دیگر لوگوں اور قافلے والوں کے نام تبدیل کر کے ان کے دیگر نام رکھے۔ عبداالرشید کو ملک کا خطاب بھی دیا کیونکہ یہ لقب قبیلہ بنی اسرائیل کے حضرت طالوتؑ یا ملک طالوت Saul کو عطا کیا تھا۔

قیس عبدالرشید بعض روایت میں 37 پشت میں ملتے تھے اس طرح قیس عبدالرشید صحابی رسول ﷺ بھی ہیں۔ اور غیر عربی صحابہ کی فہرست میں آپ کا نام شامل ہے۔ اس فہرست میں غیر عربی صحابہ کی تفصیل موجود ہے اور پختون قوم کے تحت صرف قیس عبدالرشید کا نام سلسلہ نمبر 6 پر موجود ہے جبکہ نمبر 7 پر فارس سے سلمان فارسی کا نام لکھا ہے۔ اور غزوہ خندق کھودنے کا مشورہ کا ذکر ہے۔ اسی وجہ سے آج کل نوجوان جو sms کے ذریعہ سے ایک دوسرے سے گردشی سوالات کرتے ہیں۔ وہ ذیل ہیں۔

سوال نمبر 1 : پہلا پختون کون تھا؟ جو مسلمان ہوا؟

جواب : قیس عبدالرشید۔

تذکرہ روشن خان میں یوں اس واقعہ کو اشکارا کیا ہے۔ ایک اہم بحث دربار رسالت ماب ﷺ میں قیس عبدرشید کی سربراہی میں افغان وسواتی وفد کی حاضری کی ہے۔ اس کی صحت کے بارے میں پٹھان مورخین، علماء کرام، صوفیہ، اہل قلم، اور اسلاف سے لے کر اخلاف تک کبھی کسی کا اعتقاد

o test PDF Combine only

حتی نزول نہیں ہوا۔

پٹھانوں کی تاریخ و روایات میں یہ واقعہ ایک مسلمہ حیثیت رکھتا ہے لیکن اب اس کے بارے میں بھی موشگافی کی گئی ہے کہ چونکہ اس وفد کا ذکر احادیث میں نہیں آیا اس لئے اس کی صحت کا یقین نہیں کیا جا سکتا۔ روشن خان صاحب نے نہایت دلائل کے ساتھ اس کا دفاع کیا ہے۔ ان کا خیال درست ہے کہ قرآن حکیم انسانی ہدایت کی کتاب ہے اور انسانی زندگی کی سعادتوں کے لئے وہ سب کرتی ہے۔ اسلام کے معتقدات اور احکام و فرائض شرعیہ تمام اس میں بیان کر دیے گئے ہیں لیکن وہ عام معنوں میں کسی اور علم و فن کی کتاب نہیں ہے۔

اس میں انسانی ہدایت و رہنمائی کے لئے بعض واقعات (ایام اللہ) سے ضرور استدلال کیا گیا ہے لیکن وہ اپنے عہد نزول یا اس سے قبل کے تاریخی واقعات کی کوئی انسائیکلوپیڈیا نہیں کہ ہر واقعہ لازماً اس میں موجود ہو۔ یہی بات احادیث نبوی ﷺ کے بارے میں کہی جا سکتی ہے۔ احادیث میں عہد نبوی کے ہزاروں واقعات کا کلاً یا جزواً یا مستقلاً یا ضمناً ذکر آیا ہے اور اس عہد کے لئے وہ تاریخ کا بہت بڑا ماخذ ہیں لیکن عرب و حجاز کی تاریخ یا تاریخ کے فن میں بہر حال نہیں ہیں اور صرف اس وجہ سے کہ قرآن حکیم یا احادیث رسول ﷺ میں چونکہ ایک واقعہ کا ذکر نہیں اس لئے اس کی تاریخی صحت کا انکار کر دیا جائے علمی انداز فکر نہیں ہے۔

ہم اسے کسی مسلمان مورخ یا اہل قلم کی خوش عقیدگی قرار دے سکتے تھے لیکن افسوس کہ یہ دعویٰ کسی مسلمان اہل قلم کا نہیں بلکہ ایک مستشرق کا ہے۔ جو احادیث پر ایمان نہیں رکھتا جس کے عقیدے کے مطابق قرآن میں جن ایام اللہ کا یا تاریخی واقعات کا ذکر کیا گیا ہے ان کی صحت بھی شک و شبہ سے بلند نہیں۔ ان کے بارے میں مستشرق کے اس اعتراض کے بارے میں یہ کسی نے نہیں سوچا کہ آخر اس میں اس کی کیا مصلحت پوشیدہ ہے پٹھانوں کی مسلمہ تاریخی روایت کی تردید کے لئے وہ ایک ایسی کتاب (حدیث) کے سکوت سے استدلال کر رہا ہے۔ جس میں مذکورہ واقعات کی صحت کا وہ خود ہی یقین نہیں

o test PDF Combine only

رکھتا۔

روشن خان کا یہ استدلال بہت پختہ ہے کہ حدیث کے کسی بیان سے تو تاریخ و واقعات پر استدلال کیا جا سکتا ہے۔ اس کے سکوت سے تاریخ کے کسی واقعے کی تردید وانکار کے لئے استدلال نہیں کیا جا سکتا۔ اس موقع پر انہوں نے ایک الزامی سوال یا اعتراض بھی کر دیا ہے۔ وہ یہ کہ اگر افغان وفد کے بارے میں حدیث خاموش ہے اور یہ قوی اور معقول استدلال ہے تو افغان نسب کے بارے میں وہ آرین نسل سے تعلق رکھتے ہیں، حدیث میں کہاں آیا ہے؟ بس اگر حدیث کے سکوت سے ایک واقعہ کا انکار کیا جا سکتا ہے تو دوسرے دعوے کی تردید کیوں نہیں کی جا سکتی؟

اسی دوران بعض دوسری روایات بھی ملتی ہیں یعنی جب قیس دیگر قافلوں والوں کے ساتھ خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو جب بھی خدمت اقدس میں حاضر ہوتا تو صاف ستھرے کپڑے پہن کر حاضر ہوتا حالانکہ دیگر قافلے والے اپنی سواری کی دیکھ بھال میں اپنے آپ کو اتنا صاف نہیں رکھ سکتے تھے حضور ﷺ نے ان کو دیکھ کر فرمایا (ہذا رجُل بطان) یہ سمجھدار آدمی ہے۔ یہی لفظ بطان بعد میں بگڑ کر پٹھان بن گیا بعض روایات میں ان کی دیگر غزوات میں اہم خدمات کے بدلے بطان کا لقب کا ذکر ہے۔

اس میں ایک دلچسپ بحث پٹھانوں کے مختلف ناموں اور ان کے پس منظر کی بھی ہے۔ اس میں روشن خان نے بتایا ہے کہ بنی اسرائیل کے ان قبائل کے لئے جو اپنے وطن سے نکلے اور افغانستان اور ہندوستان کے مختلف علاقوں میں دور دراز تک پھیلے چلے گئے اور افغان، پختون، پٹھان وغیرہ ناموں سے مشہور ہوئے تو ان کی وجوہ کیا ہیں۔

یہ ایک ہی مسمّی کے مختلف نام ہیں یا ان میں سے فرق ہے؟ خان صاحب کی تحقیق کے مطابق نسلاً ان میں کوئی فرق نہیں یہ ایک ہی حقیقت کے مختلف اظہار، ایک ہی شجر طیبہ کے مختلف برگ وبار اور ایک ہی اصل کے فروع ہیں۔ جس طرح پٹھان مختلف قبیلوں اور خاندانوں میں تقسیم ہوئے تھے اور اپنے تعارف

o test PDF Combine only

کے لئے اپنے کسی بزرگ کے نام کو استعمال کرنا شروع کر دیا تھا۔

یہی عمل قومی نام کے سلسلے میں ہوا کہ مختلف قبائل نے کسی علاقے سے نسبت یا کسی قومی بزرگ کے نام کو اپنے لئے ذریعہ تعارف قرار دے لیا۔ اور اس طرح افغان، پختون یا پٹھان کے نام سے مشہور ہوئے خواہ عام لوگ ان ناموں میں نسبتوں کو معلوم کرنے میں ناکام رہے ہوں لیکن اہل علم سے ان کی اصلیت کبھی پوشیدہ نہ تھی۔

یہ بحث اور کتابوں میں بھی آئی ہے۔ لیکن سب مورخ اور مصنف اس مقام سے سرسری گزر گئے۔ روشن خان نے قدرے تفصیل اور تحقیق کے ساتھ اس موضوع پر قلم اٹھایا ہے تاہم مزید واقعہ کی تفصیل یوں ہے کہ خالد بن ولیدؓ نے قافلے کے سردار کو اپنی دختر عقد میں دے دی باقی نئے اسلامی ناموں کے ساتھ افغانستان آگئے اور تبلیغ دین شروع کی عرب میں رہائش کے دوران خالد بن ولیدؓ کی دختر کے بطن سے تین بیٹے اللہ تعالیٰ نے عطا کئے ایک روایت میں بیٹے چار تھے۔ اب بھی جملہ پختون خالد بن ولیدؓ کو خالد بابا یعنی اپنا نانا تصور کرتے ہیں۔

سوال نمبر 2 : لفظ پختون کا مطلب کیا ہے؟

جواب : بحری جہاز (کشتی) کے اگلے حصہ پر لگی لکڑی جو نہ ٹوٹتی ہے، نہ ٹیڑھی ہوتی ہے اور بہت مضبوط ہوتی ہے۔

سوال 3 : لفظ پٹھان کس لفظ سے نکلا ہے؟

جواب : بطان سے نکلا ہے جو حضرت محمد ﷺ نے قیس عبدالرشید کو لقب دیا تھا۔

o test PDF Combine only

قیس عبد الرشید کی اولاد

ان کے بیٹے اور ان کی نسل کی تفصیل ذیل ہے ۔

تاجک سواتی کے صفحہ 218 پر لکھا ہے ۔تیسری صدی ہجری کے وسط میں افغانوں کے تین روحانی پیشوا بھائی ہیں جن کے نام غورغشت، بیٹن اور سیڑہ بن پسران عبدالرشید ہیں ۔ان تینوں بھائیوں کی گروہی اور قبیلوی نفوذ 250 تا 300 کوھسار غور سے لیکر کوہ سلیمان تک ہے ۔

سوال 4 : پختون قوم کون سے تین قبیلوں سے مل کر بنی ہے؟

جواب : بنی اسرائیل کے قبیلوں سربن، غورعشت، بیٹان سے مل کر وجود میں آئی ہے ۔

۱. سربن / ساربان (Sarban) کی اولاد

۱.	بابر شیرانی،	۲.	درانی،	۳.	محمد زئی،
۴.	ترکلانی یا جوڑی	۵.	تنولی،	۶.	ترین،
۷.	خلیل،	۸.	داوودزئی	۹.	چمکنی،
۱۰.	مومند	۱۱.	شلمانی	۱۲.	کاسی،
۱۳.	اغلوئی	۱۴.	یوسف زئی	۱۵.	بڑکئی ارمڑ
۱۶.	بابور	۱۷.	جعفر	۱۸	استرالانہ
۱۹.	بارینچ	۲۰.	کازی		

o test PDF Combine only

۲. بیٹن (Baitan) کی اولاد

۱.	سیتانی	۲.	بونانی	۳.	نیازی
۴.	ناسار	۵.	دولت	۶.	شنواری
۷.	ستوری	۸.	لودی	۹.	مروت
۱۰.	بیٹانی	۱۱.	غلوی		
۱۲.	عمدن سترائی کر (Udnstiker)				

۳. غورغشت (GhorGust) کی اولاد

غورغشتی شہر کا نام ہے اسی وجہ سے ہے اس کی اولاد ذیل ہے۔

۱.	دعادی	۲.	مندوخیل	۳.	گدون جدون
۴.	صافی	۵.	تگہار	۶.	پنی
۷.	بابی تاریک۔	۸.	کاکڑ		

۴ کرلان

ایک روایت میں اس چوتھے بیٹے کا نام کرلان لکھا ہے اور اُسکی ذیل نسل۔

۱.	ولازاک	۲.	آفریدی	۳.	بنگش
۴.	داوری	۵.	خٹک	۶.	وردک
۷.	مسعود	۸.	کرزی	۹.	مانگل زرلان۔
۱۰.	کوگیانی (Khugyani)				

o test PDF Combine only

قیس عبدالرشید کے بارے میں
مزید تاریخی حوالہ جات

قیس عبدارشید چونکہ پٹھانوں کا مورث اعلیٰ تھا اور یوسف زئی قبیلہ بھی ان کی نسل سے تھا۔ لہذا تاریخ سوات محمد آصف خان نے صفحہ 30 پر مندرجہ بالا بیان سفر مدینہ کے متعلق لکھا ہے۔ قبول اسلام ۔ حضرت خالدؓ کی بیٹی (سارہ) سے شادی اور انکے بیٹوں کے نام لکھے اور اسکی تائید میں پٹھانوں کی تاریخ قاضی عطا اللہ خان کی کتب کے حوالہ دیا ہے۔ اس نے بھی بطان کے لفظ کو پٹھان کا ماخذ کہا ہے۔ قیس عبدالرشید کے قبول اسلام کے واقعہ کو دیگر پٹھان قبائل نے تواتر سے لکھا ہے۔

افغان تاریخ دان بھی قیس عبدالرشید کے حالات مذکورہ بالا انداز میں تحریر کرتے ہیں۔ راقم نے قندہار کے ایک عالم دین مولوی فاروق شاہ مسرور حقانی افغانستان بلمند سے مذکورہ بالا واقعہ کے بارے میں دریافت کیا تو انہوں نے بھی واقعات بیان کئے اور کہا کہ ہمارے اُستاد نے یہ واقعات تاریخی حوالہ جات سے یاد کرائے ہیں۔

اس واقعہ کی مکمل تاریخ کشمیر جلد اول صفحہ 302 کشمیر کے عظیم مورخ محمد دین فوق پر اس طرح لکھا ہے (ملک) خطاب کا ذکر کرتے ہوئے کہ یہ ساڑھے تیرہ سو سال پیچھے جانا پڑیگا چنانچہ اس خطاب کی روایت اس طرح ہے کہ بابل کے بادشاہ بخت نظر نے بنی اسرائیل کا ملک شام سے جلا وطن کردیا تھا تو اس کی نسل کا کچھ حصہ عرب میں اور کچھ حصہ کوہ غور اور کوہ فیروز (خراسان افغانستان کا علاقہ ہے) میں آباد ہوگیا اور اپنی کثیر تعداد کی وجہ سے تمام ملک میں پھیل گیا رفتہ رفتہ تمام کوھستانی ملک

test PDF Combine only

پر قابض ہوگیا۔عرب کے بنی مخزوم میں ایک مدت کے بعد خالد بن ولیدؓ پیدا ہوا۔

شارع اسلام آنحضرت ﷺ نے ان کی شجاعت اور صولت کے کارناموں کی وجہ سے سیف اللہ کا خطاب عطا فرمایا چونکہ کفار مسلمانوں کو تنگ کرتے تھے اس لئے اپنی جمعیت کو طاقت دینے کے لئے خالدؓ نے اپنے مدت سے بچھڑے ہوئے بھائیوں کو جو کہ کوہ غور اور کوہ فیروز میں آباد تھے یاد کیا۔

ہر چند خالد اب عربی تھے اور ان کے بھائی افغان غیر مذہب تھے۔ان میں اختلاف تھا یعنی خالدؓ مسلمان تھے وہ بنی اسرائیل مگر بقول ڈاکٹر اقبال (خون آبائی رگ تن سے نکل سکتا نہیں) نسل اور قوم چونکہ ایک تھی اس لئے خون آبائی نے باوجود مذہب کے اختلاف کے جوش مارا اور قیس بن عیص اپنے ہم قوم افغان بھائیوں کی ایک کثیر تعداد لیکر مدینہ پہنچے۔

قیس کا نسب 34 واسطوں سے بنی اسرائیل کے بادشاہ ساؤل تک جا پہنچتا ہے۔ساؤل حضرت مسیح سے قریبا ایک ھزار سال پیشتر بنی اسرائیلوں کے بادشاہ تھا۔غرض قیس مدینہ آیا اور مسلمان ہوگیا۔آنحضرت ﷺ نے قیس کا نام عبد الرشید رکھا۔اور فرمایا تم ساؤل کی اولاد میں سے ہو جنکو اللہ تعالی نے ملک کا خطاب دیا۔ہم تم کو ملک کا خطاب سے مخاطب کریں گے۔

اس روایت کے مطابق جس کو مصنف تاریخ ریاست پالن پور نے کئی مستند حوالوں سے نقل کیا ہے اور لکھا ہے کہ جس شخص کو نسبت سے پہلے ملک کا خطاب ملا ہے وہ قیس تھے اور جنھوں نے اس دنیاوی اعزاز کی بنیاد ڈالی وہ ہمارے رسول کریم ﷺ تھے۔ریاست پالن پور (ملک کا ٹھیاواڑ کے اکثر مسلمان رئیس ملک کے نام سے پکارے جاتے ہیں۔

تذکرہ روشن خان میں یوں تحریر ہے۔

افغان مذکور ملک طالوت کی اولاد میں سے اور ملک طالوت بنی اسرائیل میں سے ہے اور اسرائیل ایک نام ہے۔جو عبارت ہے حضرت یعقوبؑ سے جو اسحاق کا فرزند ہیں اور اسحاق حضرت ابراہیمؑ کے فرزند ہیں۔

to test PDF Combine only

گزشتہ بیانات سے معلوم ہوا ہوگا کہ افغان قوم کے مشائخ، علماء و امراء، عوام و خواص، مرد و زن بادشاہ، بزرگان دین، فقیر، نواب سب اس پر متفق چلے آرہے ہیں کہ افغان نسل ابراہیمی اور بنی اسرائیلی ہیں لہذا اس فیصلے کے خلاف کسی غیر کو یہ حق نہیں پہنچتا کہ وہ اس میں تاویل کرے۔ اپنے آباؤ اجداد کے متعلق اُن کی اولاد کا کہنا زیادہ معتبر ہوتا ہے بہ نسبت غیروں کے اور ان لوگوں کو جو بزرگان دین کے مذکورہ عقیدے اور رائے کے خلاف سوچتے ہیں۔

ان کو چاہیے کہ حضرت رسول کریم ﷺ کے اس ارشاد سے سبق حاصل کریں جو ذیل میں درج ہے، ابن خلدون لکھتا ہے ' کہ جس زمانہ میں عرب کے وفود اسلام لانے کے لئے نبی کریم ﷺ کے پاس آتے تھے تو عرب کے شاہی خاندان کا ایک وفد کندہ سے آیا اس کے سردار اشعث نے اثناء کلام میں آپ ﷺ سے عرض کیا۔ ہم لوگ آکل المرار کی اولاد ہیں اور آپ بھی آکل المرار کے لڑکے ہیں، یعنی ہم اور آپ ایک خاندان کے ہیں۔

آنحضرت ﷺ نے یہ کلام سن کر ہنس کر فرمایا نہیں! ہم نضر بن کنانہ کی اولاد ہیں۔ نہ تو ہم اپنی ماں پر تہمت لگاتے ہیں اور نہ اپنے باپ سے انکار کرتے ہیں۔

الغرض کافی تحقیق کے بعد میری مخلصانہ رائے یہ ہے کہ آج کل کے نوجوان جو نسل افغان سے متعلق ہیں ان کو بھی اپنے اجداد کے اقوال و اعمال اور معلومات پر یقین کامل رکھنا چاہیے۔ کیونکہ نسب کے بارے میں اِن کی معلومات کی نسب ان کے بزرگ زیادہ حقیقت، خلوص اور سمجھداری پر تھے۔

وہ اپنی اصل کی وراثت پر جو نسب کے بارے میں ہے، بغیر شک وشبہ مضبوطی سے قائم رہنا چاہیے۔ سیاست کے لئے دوسرے حربے بھی بہت ہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ افغان اور پختون سب ایک ہی قوم اور قوم اور سامی النسل ہیں اور حضرت ابراہیمؑ کی اولاد میں سے ہیں۔ اگر وہ اپنا شجرہ نسب قیس سے آگے نہیں لے جاسکتے تو اس میں عیب کی کوئی بات نہیں۔ دنیا کی کوئی قوم اپنا شجرہ پوری طرح نہیں بیان

o test PDF Combine only

کر سکتی۔

اس واقعہ کو من و عن قاری کے لئے نقل کیا ہے کہ بار بار اس واقعہ کو مختلف حوالوں سے دھورانے کا مقصد یہ ہے کہ تا جک سواتی کے صفحہ 326 پر لکھا ہے کہ قیس عبدالرشید کو حضور ﷺ کا صحابی لکھا ہے جس کا کوئی تاریخی ثبوت نہیں ہے۔لہذا یہ حیرت کی بات ہے کہ قیس کے واقعہ کو کشمیر اور ہندوستان کے اعلیٰ پائے کے تاریخ دان بھی حقیقت پر مبنی واقعہ قرار دیتے ہیں۔لیکن اکثر مخالفین ان بے بنیاد باتوں کو اہم انکشاف لکھ کر تاریخ کو مسخ کر رہے ہیں۔ یا تو تاریخ تک ان کی رسائی نہیں یا تجاہل عارفانہ سے کام لیتے ہیں۔

شجرہ نسب قوم سواتی و پختون

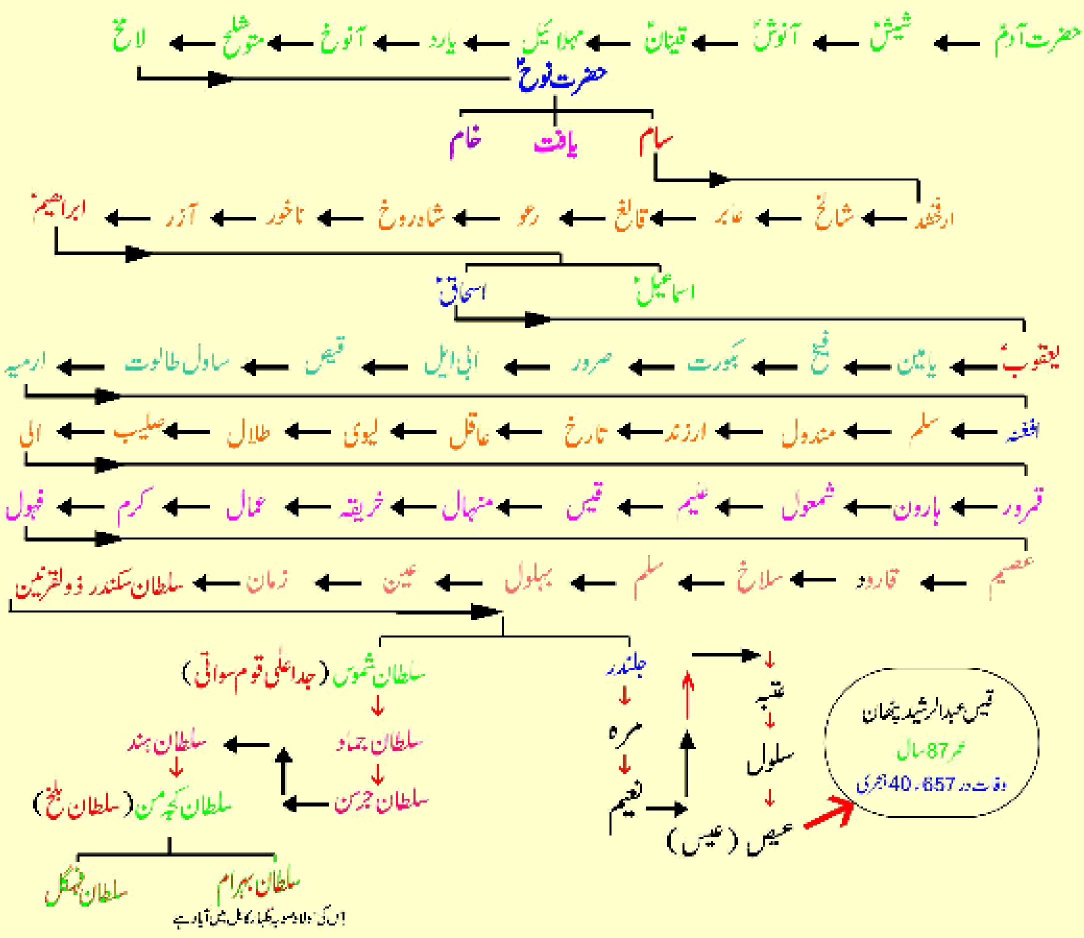

o test PDF Combine only

سواتی اور پختون قبائل بہر صورت نسبی پہچان اور تعارف کے لئے اتنا ہی کافی سمجھنا چاہئے۔ یہ لوگ چونکہ اہل کتاب تھے۔ عیسیٰ علیہ السلام کی پیدائش پر بھی ان کا ایک وفد یروشلم گیا تھا اور عیسیٰؑ کے مبعوث ہونے کے بعد بعضوں نے اُن کی دعوت کو قبول بھی کر لیا تھا۔ جس کی وجہ سے ان کو اچھی طرح معلوم تھا کہ حضرت محمد ﷺ نبی آخر الزماں آئیں گے۔

چنانچہ وفد کے وہاں پہنچنے پر جب حقیقت ان پر واضح ہو گئی تو رفتہ رفتہ اسلام میں داخل ہوتے گئے۔ سیاسی نقطۂ نگاہ سے بھی اگر دیکھا جائے تو اُن کا مشرف بہ اسلام ہونا وقت کا تقاضا تھا۔ اس لئے کہ یہ چاروں طرف سے دشمنوں میں گھرے ہوئے تھے۔ مغرب کی طرف ساسانیوں کی حکومت تھی جو ان کے سخت دشمن تھے اور انہی کے ظلم وستم کی بدولت وہ ایران سے نکل کر یہاں پہاڑیوں میں رہنے پر مجبور ہوئے تھے۔

مشرق اور شمال کی طرف زابلستان ، سیستان اور کابل تک تاتاری آرین مذہب اور نسل کے لوگ آباد تھے جن کی طاقتور حکومتیں قائم تھیں۔ اور جنوب کی طرف مکران کا علاقہ تھا جس میں بلوچ قوم آباد تھی جو اگرچہ ان کی دشمن نہ تھی۔ بایں وجہ رسول کریم ﷺ کے مبعوث ہونے کی خبر سنتے ہی یہ اسلام کی طرف مائل ہو گئے اور ان میں ایک نئی زندگی کے آثار نمودار ہونے لگے۔ چونکہ وہ علاقہ جہاں یہ لوگ رہتے تھے۔ کافی وسیع تھا اس لئے یہ ضرور خیال کیا جا سکتا ہے کہ ان سب کے اسلام قبول کرنے میں کافی وقت صرف ہوا ہوگا۔

test PDF Combine only

پختون کے بارے میں تاریخی حوالہ جات

روشن خان جو کہ ایک محقق اور پٹھانوں کی تاریخ کے بارے میں حقیقت تک پہنچنے اور ماضی کے دریچہ کو آشکارہ کرنے کو کوشاں ہیں اپنی کتاب کے صفحہ 10 پر یوں رقم طراز ہیں پٹھانوں کے بارے میں بہت سی تاریخیں لکھی گئی ہیں اس میں پٹھان اور غیر پٹھان اہل قلم کی بھی لکھی ہوئی ہیں۔لیکن ایسی کوئی کتاب نہیں جس میں پٹھانوں کی صحیح تاریخ اپنی اصلی شکل میں آئی ہو۔ یہ دونوں قسم کے اہل قلم کی کتابوں میں موجود ہے۔ اگر چہ پٹھان اہل قلم نے کوتاہ نظری کی وجہ سے ٹھوکر کھائی ہے یا کسی تعصب کی وجہ سے نظر انداز کیا گیا۔

تاھم روشن خان تذکرہ میں یوں لکھتے ہیں۔

لیکن جو ستم تاریخ کے صفحات میں ایجاد ہوئے ہیں وہ ایسا زہر ہیں جن کا کوئی تریاق نہیں۔ یہ زہر رفتہ رفتہ پھیلتا ہے اور سارے وجود قومی کو متاثر کر دیتا ہے اور نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ قوم کا متحد اور غیر منقسم وجود منتشر اعضاء و جوارح کا ایک ڈھیر بن جاتا ہے۔ مثلاً مخالف مورخ اور حریف اہل قلم نے ایک جملہ لکھ دیا کہ پٹھانوں کا نسلی تعلق بنی اسرئیل سے نہیں آریوں سے ہے یا محمد غوری ضحاک تازی کی نسل سے ہے۔ اسی طرح قطب الدین کی نسل و خاندان پر پردہ ڈال کر اسے غلام اور اس لے قائم کردہ پٹھانوں کے نظام حکومت کو غلام خاندان کا دور حکومت قرار دینا۔ دکن کے بہمنی خاندان کا رشتہ برہمنوں سے جوڑ دینا تغلق اور خلجی کو تاری النسل لکھ دینا، احمد شاہ ابدالی اور کئی دوسرے پٹھان سلاطین و ملوک کو تاتاریوں یا ہندوؤں کی نسل سے قرار دے دینا وغیرہ واقعات کا تعلق تاریخ کے اسی قسم کے ستم سے ہے۔ چنانچہ اس حقیقت سے کوئی صاحب علم و مطالعہ انکار نہیں کرسکتا کہ برصغیر کے پٹھان بادشاہوں میں

o test PDF Combine only

محمد غوری سے لے کر احمد شاہ ابدالی اور اس کے قبیلہ ابدالی اور ترین تک کوئی پٹھان بادشاہ یا اس کا قبیلہ ایسا نہیں کو مخالف مورخین کے اس ستم ہا روا کا نشانہ نہ بنا ہو۔

جب پہلی مرتبہ کسی کے متعلق اس قسم کی بات کہی گئی ہوگی تو بہت کم لوگوں نے یقین کیا ہوگا؛ لیکن آج کیا تعجب کہ بہت سے پٹھان بھی ان غلط فہمیوں میں مبتلا ہوں یا وہ اہل قلم جن کا خاص موضوع پٹھانوں کی تاریخ اور ان کی اصلیت نہیں یا تحقیق و تجربہ سے جن کی نظر نا آشنا ہے اور جنہوں نے صرف نقل و اقتباس کو تاریخ نگاری کا کمال سمجھ لیا ہے یا وہ سادہ لوح قاری جو کسی خود غرض مصنف اور صاحب قلم کی دسیسہ کاری کا اندازہ نہیں لگا سکتا اور سطحی نظر رکھنے والے کی طرح ہر چمک دار چیز کو سونا سمجھ لیا جائے۔

اس لئے ان میں اگر زہر گھولا گیا اور ان کی سیاسی خدمات اور کارناموں کو اجاگر نہیں ہونے دیا گیا تو تعجب نہ کرنا چاہیے۔ افسوس کا مقام یہ ہے کہ مذہبی پیشواؤں کے تذکروں میں بھی یا تو پٹھانوں کا فضائل و محاسن کا اعتراف نہیں کیا گیا اور اگر فضائل کا اعتراف کیا گیا تو ان کی قومیت پر پردہ ڈال دیا گیا۔ حتیٰ کہ بعض غیر افغان بزرگوں نے تو مغل دوستی میں علماء، وصلحاء، اور صوفیہ ومشائخ کو ''اشرار'' تک لکھ دیا جن کا تعلق پٹھانوں سے تھا اور جو سیاستاً مغلوں کے حریف اور مخالف تھے۔ اس کی مزید واضاحت یوں ہے کہ

پختون نسل اور اس کی اصلیت کیا ہے پختون قوم کا نسلی اور آبائی تعلق ان جلا وطن بنی اسرائیل سے ہے جنہیں اشوریوں اور بابل والوں نے یکے بعد دیگرے ان کے وطن شام اور اس کے اطراف سے نکلنے پر مجبور کر دیا تھا اور جن کی آبادیاں مشرق میں نواح بابل کے علاوہ ایران اور خراسان کے علاقوں سے لے کر دریائے سندھ کی وادی تک میدانوں یعنی آریاؤں کے درمیان پھیلی ہوئی تھیں۔

یہ قوم پہلے شریعت موسوی اور پھر ہدایت عیسوی پر قائم تھی اور جب ان تک حضرت محمد ﷺ کی دعوت اسلام پہنچی تو مشرف بہ اسلام ہو گئے۔

o test PDF Combine only

الغرض عیسائیت اور یہودیت، جس پر یہ لوگ قائم تھے اس تشنگی کو نہ بجھا سکتی تھی جس کو اسلام نے آکر بجھایا اور عیسوی اور موسوی تعلیمات کو صحیح جامہ پہنا کر ان کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیا۔

اسلام کی بدولت ان میں نئی زندگی پیدا ہوئی اور ماہو یہ سوری، شیخ حمید لودی اور خصوصاً شہاب الدین محمد غوری کے دور اقتدار میں دشت لوط یا بادیہ ایران کے مشرقی پہاڑوں سے مشرق کی طرف دریائے سندھ کی وادی تک اس سارے علاقہ پر جہاں جہاں سے ساسانیوں اور تاتاریوں کے غلبہ کی وجہ سے ہجرت کر گئے تھے، قبضہ کر کے دوبارہ آباد ہو گئے۔

اور محمد غوری کے زیر قیادت وہ پنجاب اور سندھ پر بھی قابض ہونے کے ساتھ ساتھ بنگال اور آسام تک بحیثیت حکمران جا پہنچے۔

ایک ضروری یادداشت:۔ پختون لوگ پہلے وقتوں میں بنی پخت کے نام سے موآب کے میدان یا ملک موآب جو سام کے علاوہ مشرق اردن میں واقع تھا، میں آباد تھے، لہذا وہ باشندگانِ موآب اور بعض جگہ بنی پخت موآب کے نام سے یاد ہوتے ہیں۔

(ملاحظہ ہو کتاب مقدس میں عزرا، نحمیاہ اور یرمیاہ باب ۴۸)

تاریخی ستم ظریفی کا سلسلہ جاری رہا اور خالص مذہبی محاذ پر بھی ان عقائد کے بارے میں غلط بیانیاں کی گئیں۔ پٹھانوں کا بزرگوں اور اکابر قوم کو رسوا کرنے اور انہیں بدنام کرنے کی کوششیں کی گئیں۔ حمید لودی کے بیٹے نصر اور پوتے ابوالفتح داود والی ملتان کو کافر اور مرتد قرار دیا گیا، بایزید انصاری پیر روشن کے عرف سے مشہور اور روشنائی تحریک کے بانی ہوئے کفر الحاد اور زندقہ کے الزامات عائد کیے گئے۔ یہ اسلئے ہوا کہ ان سے مغلوں اور ان کے حلیفوں کی ریاست و امارات کو خطرہ تھا۔ ان کا علم و فضل دین داری اور پاکیزہ سیرت اور پٹھانوں کی ان بزرگوں سے عقیدت دشمنوں کے خلاف ایک مرکز فراہم کر رہی تھی اور ان کی مرجعیت دشمن کے شیرازہ ریاست و امارات کو منتشر کر دینے کا سبب بن سکتی تھی۔

test PDF Combine only

ان کے خلاف ادبی محاذ بھی کھول دیا گیا اور لطائف وقصص میں شاید سب سے زیادہ پٹھانوں کو تضحیک وتذلیل کا نشانہ بنایا گیا۔

ان سے متعلق ایک سے ایک بڑھ کر لطیفے گڑھے گئے، ان کے لئے مقولے وضع کئے گئے، اور مثالیں تصنیف کی گئیں، بداخلاقی کی روایتوں کو ان سے منسوب کیا گیا۔ ان کی سادگی اور کم علمی کو بے وقوفی اور جہالت کی علامت بنادیا گیا۔ یہاں تک ہوا کہ پٹھان اور جہالت کو لازم وملزوم بنادیا گیا اور اعلان کر دیا گیا کہ وہ پٹھان نہیں جس میں جہالت نہ ہو۔

حالانکہ علم وتہذیب کے فروغ، صنعت وحرفت کی ترقی، اور سیاسی واقتصادی زندگی کے مختلف گوشوں میں اصلاحات سے پٹھانوں کے علاقے کو قصداً محروم رکھا گیا اور مغلوں کے ابتدائی زمانے سے لے کر انگریزوں کے دور آخر تک حکومتوں کے سیاسی مفادات اور مصلحتوں کی کارفرمائی رہی اور جو کچھ ہوا ایک سوچی سمجھی پالیسی کے مطابق ہوا۔

پھر اگر پٹھان علم وترقی یا کسی بداخلاقی میں مبتلا ہو گئے تو اس کے لئے انہیں نشانہ ملامت کیوں کر بنایا جا سکتا تھا؟ لیکن افسوس کہ یہی ہوا انہیں ستم ہاروا کا نشانہ بنایا گیا اور علم وتہذیب کے نئے پیمانوں سے کام لے کر بیک جنبش قلم یہ فیصلہ کر دیا گیا کہ یہ قوم ہی جاہل، وحشی اور غیر مہذب ہے۔

اس قوم کی مظلومیت کا اندازہ کون کر سکتا ہے جس کی سادگی کو وحشت، سادہ لوحی کو بے قوفی، کم علمی کو بد تہذیبی، جس کی اصلاح کی کوششوں کو گمراہی، جس کی دینداری کو ضلالت، جس کی غیرت کو جہالت، جس کے فکر وعقیدہ کی پختگی کو ہٹ دھرمی اور جس کی استقامت کو ضد، جس کی حق گوئی کو شرارت، جس کی حریت جبلی کو بغاوت۔ غرضیکہ جس کے ہر سفید کو سیاہ اور جس کے ہر خوب کو ناخوب بنا کر پیش کیا گیا ہو!

یہ وہ ظلم تھا جس کا کوئی مداوا نہیں۔ آج یہ بات کسی کے بس میں نہیں کہ صدیوں میں پھیلی ہوئی غلط فہمیوں کو دور کر دیا جائے اور تاریخ وتذکروں کی ان تمام کتابوں کو ضبط کر لیا جائے یا ان صفحات سے

o test PDF Combine only

خلاف واقعہ باتوں کو اور الزامات واتہامات کی سیاہی کو دھودیا جائے۔ یہ سلسلہ رکا نہیں آج بھی مختلف ویب سائٹس دیکھیے تو اس بات کی غمازی کرتے ہیں کے اب بھی سابقہ سلسلہ کو برقرار رکھا گیا ہے۔

البتہ اب صرف یہ صورت باقی ہے کہ پٹھانوں کی تاریخ کے صحیح واقعات، ان کے کارناموں اوران کی سیرت کے اجلے نقوش کو زیادہ سے زیادہ شائع کیا جائے اور تاریخ کو ایک صالح قومی تحریک کی شکل میں پیش کیا جائے۔ ضروری ہے کہ اس کے دو محاذ ہوں۔

o سب سے پہلے تو پٹھانوں کے اندر ان کی قومی تاریخ ان کی شاندار روایات اور ان کے بزرگوں کے کارناموں کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے اور اس بات کی کوشش کرنی چاہیے کہ آج کے پٹھان جہالت، توہمات اور اخلاق کے جن رذائل میں مبتلا ہیں ان سے انہیں نجات ملے۔

o دوسری ضرورت اس امر کی ہے کہ پٹھانوں سے باہر مختلف زبانوں میں، چھوٹی بڑی مختلف کتابوں میں ان غلط بیانیوں کی تردید کی جائے۔

o test PDF Combine only

Israilites Feature Of Pathan

پٹھان میں اور کئی مشابہت رکھنے والی عادات ہیں جو کہ اسرائیل سے مماثل ہیں کہ اس قبیلہ کا تعلق اسرائیل سے ہے۔

1 پٹھان کی شادی کی رسومات اسرائیل سے ملتی ہیں یہ Marrage Conopy بناتے ہیں اور اس طرح کی انگوٹھی کی رسم اسرائیل میں بھی ہے۔

2 زنانہ معاملات جس طرح بابل میں وہی پٹھان کا طریقہ ہے۔

3 اپنے بھائی کی بیوہ سے شادی کا رواج بھی اسرائیل کی طرح ہے اگرچہ آج کل مفقود ہوتا جارہا ہے

4 والد کا احترام ایک پٹھان پر بہت زیادہ ہے والد کا حکم بلا چوں چراں مانتا ہے جب والد داخل ہوتا ہے تو سب اسکے احترام میں کھڑے ہو جاتے ہیں اور اپنا سر جھکا دیتے ہیں یہی طریقہ کار بنی اسرائیل کا ہے

5 پٹھان قبائل میں Lawani قبیلہ پورا دن کوئی بات نہیں کرتا اور یہودی عبادت گاہ کی طرف جاتا ہے اسی طرح کی عبادات کرتا ہے اگر یہ اس سال دن اس سے ضائع ہو جائے تو وہ سخت روتا ہے کہ یہ تقریب اس سے کیوں ادا نہ ہو سکی

o test PDF Combine only

6 بنی اسرائیل میں یہ رسم Scapegoat ادا کرتے ہیں تمام قوم کا گناہ ایک بھیڑ پر رکھ اور اسے جنگل کی طرف دھکیل دیتے تھے اسی طرح پٹھان بھی یہ رسم ادا کرتے ہیں

7 پٹھان عام طور پر مسجد میں کعبہ کر طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں لیکن بعض قبیلے یوروشلم کی طرف نماز کر کے عبادات کرتے ہیں جو کہ مسلمانوں کا قبل اول تھا۔

8 اس پٹھانوں کے علاقہ میں بعض Syna go guse ہیں جن میں وہ خصوصی عبادت کے لئے جاتے ہیں ان کا یقین ہے کہ یہ بھی تو رات میں قابل عزت تھا اگر چہ وہ آجکل بڑے مخلص مسلمان ہیں۔

9 پٹھان جو کپڑا جیسے کفن کہتے ہیں مُردے کیلئے استعمال کرتے ہیں یہ یہود کا طریقہ ہے اور تو رات میں طریقہ موجود ہے

10 چادر اور جائے نماز جو کہ چند میٹر ہے یہ کندھے ڈھاپنے اور نماز کے وقت بچھا کر نماز ادا کرنے کا رواج ہے یہ یہود سے ملتا ہے

11 پٹھان میں ثبت Salfath کا رواج ہے ایک دن آرام کرتے ہیں اور اپنی عبادت کرتے ہیں او مخصوص کھانا پکا کر کھاتے ہیں یہود میں یوم سبت میں آرام کرنے شکار نہ کرنے کا رواج ہے اسی طرح بعض یہود کی مخصوص رسومات پٹھان اپناتے ہیں۔

12 پٹھان اور یہود میں Kooher کا رواج مشترک ہے۔

test PDF Combine only

13 پٹھان اونٹ اور گھوڑے کا گوشت نہیں کھاتے یہ افغانستان کے اکثر شمالی علاقوں میں ہے جس نے اس بات کی تصدیق کے مہاجر پٹھان سے رجوع کیا تو اس کے واضح کہا کہ شمالی علاقہ میں اونٹ کے گوشت کو حرام سمجھتے ہیں اگر ذبح اونٹ گوشت کاٹنے یا کھاتے دیکھتے تو وہ دور بھاگتے اور قے کرتے ہیں کہ حرام گوشت کھاتے ہیں یہی طریقہ یہود کا ہے کیونکہ انکے لئے یہ گوشت ممنوع ہے بعض شہادتیں ملی ہیں کہ یہ گوشت اور دودھ کھاتے یہی یہود کی علامت ہے

ان میں پاک اور ناپاک یعنی حلال اور حرام کا تصور ہے لہذا یہ صرف ایک حیرت انگیز مماثلت انکے بنی اسرائیل ہونے کا ناقابل تردید ثبوت ہے وطن کو چھوڑ کر ان قبائل نے اپنی قدیم قبائل کے نامون کو اسی طرح رائج رکھا اور یہ اب تک باقی ہیں آرکیالوجی کے شواہد بھی ماضی کی Hebrew روایات کی تصدیق کرتے ہیں کہ یہ بنی اسرائیل سے زبان میں بہت زیادہ مماثلت رکھتے ہیں پشتو زبان خیران کن حد تک Hebrew کے الفاظ کی شمولیت ہے پٹھان افغان بھی کہلاتے ہیں یہ پشتون مکمل طور پر مخلص مسلمان ہیں اور خدائے یکتا پر پختہ یقین ہیں بیرونی پختونوں کے خدوخال اس علاقہ کے یہودیوں سے بہت مشابہت رکھتے ہیں پٹھان 6 سے 7 ملین افغانستان میں اور 7 سے 8 ملین پاکستان میں ہیں اس میں زیادہ تر آبادی ہردو ممالک کی سرحدات کے وسطی علاقہ جسکو قبائلی علاقہ کہا جاتا اس میں سکونت پریز ہیں یہ اپنی آزادی کے حواہاں ہیں جنکو افغانستان کی طرف سے ہوا ملتی ہے لیکن پاکستانی اس آزادی سے خوش نہیں ہیں اسی طرح کی مثالیں ملتی ہیں

یعنی بعض پرندون کا گوشت کھاتے ہیں جنکو حلال جانتے ہیں بعض کا نہیں کھاتے جنکو حرام سمجھتے ہیں یہی تورات کے احکامات ہیں اس میں Tefllim بننے کی قدر مشترک ہے جو کہ اسرائیل Poetry میں عام ہیں جسے پہلے ذکر ہو چکا ہے کہ پٹھان اپنے قبیلے کا نام اسی طرح برقرار رکھتے اور وہ

test PDF Combine only

وہی نام رکھتے ہیں جسے پہلے صفحہ پر تقابلی جائزہ ناموں کا پیش کیا ہے اس کے علاوہ ان میں لوگوں نے نام بنی اسرائیل کے ناموں پر ہیں اور انہوں نے مختلف جگہوں کے نام اپنی پرانی روایات کے ناموں پر رکھے ہیں اس کو غنی خان کے مشہور فلاسفر نے اپنے تجزیہ میں لکھا ہے اور اسکی مختلف ناموں کی تفصیل سواتی قبائل کے بارے میں لکھا اکثر نام مردان سے تحریر کیے ہیں اور رسومات میں بہت سے نام سواتی قبیلہ نے بھی نام رکھے ہیں جس طرح خیبران گم گشتہ قبائل میں پٹھان قبیلہ کی تابناک تاریخ میں اخفا میں رہی جسکی کی طرف توجہ مبذول ہوئی تقریبا 15 ملین پٹھان جو کہ افغانستان پاکستان میں قیام پذیر ہیں یہ بنی اسرائیل کے دس گم گشتہ قبائل کے رواجات کے مطابق اپنی زندگی بسر کرتے ہیں 1 پٹھان اپنے بچے کی ختنہ 8 دن کے اندر کرتے ہیں یا آٹھویں دن کرتے ہیں یہودی رسم ہے مقالہ نویس کہتا ہے کہ میں کئی ایسے پر رونق تقاریب میں شمولیت کی ہے مسلمان مخصوص آٹھویں دن نہیں کرتے .

مختصر یہ کہ مذکورہ بالا شواہد سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ سواتی پختون کا ناقابلِ تردید ثبوت سے سیتھین اور اسرائیل کے 10 گم گشتہ قبائل سے جڑتا ہے تاہم اس کے مزید موضوعات پر بعد میں روشنی ڈالی جائے گی.

test PDF Combine only

باب سیتھین Scythians

Deseantclaim

ایک کثیر تعداد اس بات کی مدعی ہے کہ انکا نسلی تعلق سیتھین قوم سے ہے ان میں ایک پشتون اور جاٹ ہیں ان کا دعوی ہے کہ سیتھین سے متعلق ہیں اور سیتھین کا تعلق اسرائیل کے دس گم گشتہ قبائل سے ہے اس پر مغربی مفکرین نے بڑی تحقیق کی ہے مزید تحقیق سے پتہ چلتا ہے کہ سیتھین قوم مشرق ومغرب میں مختلف اقوام سے خلط ملط بھی ہوگئی ہے جہاں تک زبان دانی تحقیق سے پتہ چلتا ہے تو جدید دور میں Assetic اور Pasto اور ساتھ ساتھ Yanghnoli اور Pamiri زبانیں عی صرف مشابہت رکھتی ہیں پرانی ایرانی زبان سے جو کہ قدیم وقت میں سیتھین بولتے تھے تاہم جاٹ قوم نے اس پر DNA ٹیسٹ کرائے ہیں بحوالہ مقالہ جات دس گم گشتہ قبائل سیتھین قوم اسکے DNA ٹیسٹ سیتھین سے ملتے ہیں مزید ان پر پختون قوم کے DNA ٹیسٹ ہندوستان کی لیبارٹری میں ٹیسٹ ہورہے ہیں اور اس پر بہت سے تجربات ہورہے ہیں جنکی تفصیل آگے آجائیگی۔

اس طرح سیتھین اور سواتی لفظ کی بڑی مماثلت ہے اس پر سواتی قبیلہ کا DNA ہزارہ یونیورسٹی میں کیا جارہا ہے جہاں سواتی کے DNA ٹیسٹ کا سیتھین کے DNA ٹیسٹ سے موازنہ کیا جائے گا۔ کیونکہ سیتھین کے DNA ٹیسٹ کے نتائج یوکرائن اور دیگر ممالک کے دفینوں سے برآمد شدہ جوڑوں سے کئے گئے ہیں کیونکہ ان جنگجوں کی کافی تعداد مدفون مع سونا وزیورات ملے ہیں تاہم کئی ثبوت مختلف حوالوں سے مختلف تواریخ میں ملے ہیں کہ سواتی پختون سیتھین اور سیتھین اولاد یعقوب کے دس گم گشتہ قبائل سے ہیں انکی وسیع تاریخ ہیں اور زندگی کے ہر شعبہ کی عکاسی موجود ہیں جس کی تفصیل آگے آجائے گی لہذا اب اس باب پر تفصیل سے روشنی

test PDF Combine only

ڈالتی ہیں جو اس قوم کا اثاثہ ہے اور ایک درخشاں ماضی کا آئینہ دار ہے لہذا اس میں سوسائٹی کے عنوان کے قصہ کی سواتی قوم کی تینوں شاخوں سے بہت مماثلت ہے۔

سواتی قوم کے ماضی کی تلاش اور ماضی سے مربوط کرنے کے سلسلہ میں جب سیتھین کے لفظ پر نظر پڑی تو اسکو سواتی سے بہت مماثل پایا۔ تجسس پر بہت سی کڑیاں سواتی پختون قبیلہ سے جا ملیں سیتھین یا سیتھ یہ قدیم یونانی اصطلاح ہے جو کہ یونانی مخصوص ایرانی شہسواروں جو کہ خانہ بدوش زندگی گزارتے تھے انکا وطن سیتھیا تھا جو کہ پونٹک، کیسپین، سٹیپس میں رہائش پذیر تھے تاہم سیتھین یا اس سے متعلق دوسرا فارسی ساکا نام عام طور پر ان لوگون کے لئے استعمال ہوتا تھا جو کہ سیتھین لوگوں سے ملتے جلتے طرز بودوباش رکھتے تھے اور وسطی روس، رومانیہ، اور یوکرائن اور ایشیاء کے مختلف وسیع علاقوں میں قیام پذیر تھے۔

یہ سیتھین کلچر کا عی نیٹ ورک تھا اور اسی طرح کے قبائل تھے ملک سیتھیا کا نقشہ ملاحظہ ہو (چسپان ہو) تاریخی یورپین سیتھین قدیم ایرانی زبان بولتے تھے اور سیتھیا پر مکمل تسلط تھا بعد کے دور میں ان سے متعلق سرماٹیا نے اور انکو زیر نگیں کر دیا 440 قبل مسیح میں سب سے اہم اور جاودانی اطلاعات سیتھین کے بارے میں اہم یونانی تاریخ دان ہیروڈاٹس (Herodotus) سے ملتی ہیں۔

جس کا ذکر اس نے اپنی تاریخ اور نظموں میں کیا ہیں جس کی تاریخ اور آرکیالوجی کی تحقیقات سے تصدیق ہوتی ہے۔ سیتھین کے جو دفینے شمالی روس اور یوکرائن سے سونے کے کام سے متعلق ملے ہیں وہ بھی تصدیق کا اہم ذریعہ ہیں یہ دفینے اور سونے کا کام سیتھین کی زندگی کی عکاسی کرتے ہیں یوکرائن کے دفینے جس میں سونے کے زیورات اور اوزار حرب ملاحظہ ہوں سیتھین کی حتمی جنم بھومی سے متعلق سیتھین کلچر اور تاریخی حوالہ جات سے متعلق جملہ گروپ سے مہیا کردہ شواہد ایک ادبی بحث ہے انکی کلاسیکی تاریخی اور آرکیالوجی شواہد انکی معاشرتی زندگی سے جزوی طور پر پردہ اٹھاتے ہیں۔

test PDF Combine only

جو بات قدرے یقین سے کہی جا سکتی ہیں کہ اس سے وسیع اور مماثل سیتھین کلچر والے لوگ ایک وسیع زون یعنی شمالی یورپ سے آلٹیا کی پہاڑی میں انکی موجودگی ملتی ہے۔

(سیتھین کی دیگر تصاویر)

test PDF Combine only

(language) زبان

سیتھین کا تعلق انڈو پاک یورپین کی زبان سے متعلق خاندان کا جز ہے موجودہ زبان دانی کی فہرست کے مطابق جو موجودہ نظریہ کو تقویت دیتا ہے انکا تعلق شمالی ایرانی برانچ سے ہے بہت سے قبیلے کہ حقیقی ایرانی نہیں ہے انکو سیتھین زبان کی چھتری کے نیچے شمار کرتے ہیں مثلاً میواتی (سندھی) جو کہ ایرانی لہجے سے مشابہت رکھتی ہے۔

نام

(Atymology)

(نسلِ انسانی کا علم)

تاریخ دان ہیراڈوٹس کے تاریخی حوالہ جات کو سیتھین کے بارے میں اہم معلومات فراہم کرنے کا ذریعہ مانتے ہیں اور یہ تحریری بیان اس ضمن میں سنگِ میل ہے تاہم اس تاریخی بیان کی توثیق آرکیالوجی میں کی ہے۔ سیتھین بھی ساکا قوم نے چینیوں کے دباؤ کی وجہ سے مغرب کی طرف کوچ کیا اور باختیر کو فتح کیا پھر کابل اور بلوچستان بھی یونانیوں سے فتح کرلیا انہی کے ساتھ پارتیں (پہلوا) سیتان اور قندھار سے لیکن تاتری یونانی اورگندھارا اور ٹیکسلا پر 25 ق م تک قابض رہے۔ صفحہ 270 پر مزید وضاحت بسلسلہ کشن دور ہے۔

o test PDF Combine only

165 ق م تک سے پہلے نصف صدی تک اس قوم کے حملے سرحد پر شروع ہوئے اور یا وانا yawana ساکا نے پہلوی حکمرانوں پر غلبہ حاصل کیا۔ 797 ق م میں ٹیکسلا پر حکمران ہو گئے۔ اس اثنا میں (ساکا) اور پہلو زیر سایہ کشن حکومت کرتے رہے۔ ساکا حکمران مثلاً فیز زی لوس کے سکے عام طور پر ٹیکسلا اور گندھارا سے ملتے ہیں۔

چونکہ مواد کے مطالعہ سے واضح طور پر پتہ چلتا ہے کہ سواتی سیتھین Seythian یا ساکا قوم سے متعلق ہے اور قدیم نام سے یہ نام بنا ہے۔

بہت سے نظریات میں اس بات کا دعویٰ کیا گیا ہے کہ سیتھین جزوی یا کلی طور پر بنی اسرئیل کے دس گم گشتہ قبیلوں میں سے ہیں 19 صدی میں برطانوی مفکر رولی سن نے بھی اس نظریہ کی تائید کی ہے سنٹرل ایشیا، کا نظریہ کہ پشتون کا نسلی تعلق دس گم گشتہ قبیلوں یعنی سیتھین سے ہیں انکے خیال میں پشتون مسلمان لوگ ہیں جن کا تعلق افغانستان سے ہے وہ اسلام سے قبل کی مذہبی روایات برقرار رکھے ہوئے تھے کچھ دیگر تجزیے بھی اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں۔

ان میں انکے نام اور اولادِ یعقوب کے دس گم گشتہ قبیلوں سے بہت مماثلت رکھتے ہیں انہوں نے اپنے ان ناموں کو افغانستان میں اسی تھوڑی سی ترمیم کے ساتھ برقرار رکھا جیسے روبن سے ربانی وغیرہ انکا لسانی تعلق پشتو زبان اور سیتھین کی زبان میں مشترک ہے اس عنوان پر طویل مقالات موجود ہیں جو ان حقائق کی توثیق وتصدیق کرتے ہیں کہ افغانستان اور پاکستان کے بعض قبیلے ان دس گم گشتہ اور بالخصوص سیتھین سے تعلق رکھتے ہیں مزید صراحت طبقات ناصری اور مخزن افغانی جس میں پشتونوں کا تاریخی ریکارڈ محفوظ ہے وہ بھی اس بات کی تصدیق کرتے ہیں کہ پختون قوم جو کہ پشتون ولی کے لئے شہرت رکھتے ہیں انکا تعلق حضرت یعقوبؑ کے دس گم گشتہ بیٹوں کے قبیلوں سے ہیں۔ سیتھین کا الگ باب اس کا آغاز ہے اور scythian ہی سے ہمارا تعلق ہے کیونکہ انکے DNA ٹسٹ Internet پر موجود ہیں اور کاوش جاری ہے کہ انکے اصل DNA تک رسائی ہو اگر چہ اس قبیلہ کے

o test PDF Combine only

حدوخال طریقے اور جسمانی بناوٹ سواتی قبیلہ سے ملتے ہے اور تاریخی طور پر بعض مورخین نے اس طرف واضح ثبوت دیتے ہیں کہ scythian قبیلہ سے سواتی قبیلہ کا تعلق ہے لیکن اب تاریخ سائنس بن چکی ہے اور سائنسی طور پر ثابت کرنا پڑتا ہے کہ واقعی یہ وہی قبیلہ ہے جب یہ ٹسٹ پائے ثبوت کو پہنچ جا ئنگے تو پھر روائتی تاریخ کی افادیت کم ہو جائگی حالانکہ تاریخ کا آغاز روایات سے ہوتا ہے جوکہ سینہ بسینہ منتقل ہوتی ہیں لیکن اس میں ایک کمی رہ جاتی ہے کیونکہ ماہر نفسیات کا مشاہدہ اور ثابت شدہ بات یہ ہے کہ جب بات ایک آدمی سے دوسرے آدمی تک منتقل ہوتی ہے تو وہ آدمی اس بات کو جوکہ اسکی پسند ہے اسکو کھول اور پڑھا کر بیان کرتے ہیں اور عدم دلچپی والے معلومات کو اگر چہ اہم ہو کو کم کر دیتے ہیں تاہم یہ کاوش جاری ہے۔

اس کام کے لئے 200 سے 250 تک سواتی افراد کے نمونے DNA کے لئے لے کر مشاہدہ اور نتیجہ اخذ کیا جائے گا تاریخ میں اس قبیلہ کی بڑی روشن تاریخ ہے اس پر آثار قدیم کے ماہرین کی رائے اور مورخین کی تحقیقات موجود ہیں جو کہ ایک سائنس کی بنیاد فراہم کرتی ہیں اور وہ ناقابل تردید شہادتیں ہیں اس قبیلہ کی تاریخ قبل از مسیح سے ملتی ہے اور دنیا کے مختلف مما لک میں اس کی شاخیں ہیں یہ بڑا زبردست اور جنگجو قبیلہ تھا اسے جنگلوں میں رہائش پذیر تھا بعد میں انکو منظم کیا گیا تو یہ دنیا کا نامور قبیلہ بن گیا آغاز بحیرہ اسود کالی مٹی سے ہوا بہت عرصہ حکومت کی کئی سلطنتیں ہیں بہت ماہرانہ انداز تھا کہ چلتے گھوڑے سے ایسی عمدگی سے تیر چلاتے کہ مخالف فوج زک ہو جاتی تھی صرف سکندر اعظم یونانی سے معرکہ میں شکست ہوئی سلطنت تاراج ہوئی اور قبیلہ منتشر ہوا۔تاریخ میں شواہد ہیں کہ قبیلہ افغانستان بھی آیا اور مانسہرہ میں بھی انکی آمد ثابت ہے نیز نام scythian اور سواتی مماثلت رکھتا ہے اس قبیلہ نے اپنا نام نہیں بدلا گردش زمانہ کے باوجود معمولی تغیر ہوا۔اگر DNA سے بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے تو یہ سواتی قبیلہ کی قدیم تاریخ بن جائیگی۔

test PDF Combine only

باقی رہ جانے والی اہم اطلاعات ایک یونانی تاریخ دان Herodateds جو کہ 440 ق م میں رہا ہے اس نے اپنی شاعری میں جو کہ ehestula sxcule جو کہ سابقہ pona نے نام سے موسوم تھی اور آرکیا لوجسکل جو اس قبیلہ کی زندگی کی عکاسی کرتی ہے اور ساتھ ہی یوکران شمالی روس میں مدفون پہاڑیوں میں ان کا سنہری کشیدکاری اور سونے کے کام انکی زندگی اور رہن سہن پر بڑی واضح روشنی ڈالتی ہے تاہم کھنڈرات سے جو زندگی سے متعلق بتایا جاتا ہیں ان سے انکی زندگی کی واضح عکاسی ہے سیتھین کلچر اور تاریخی گروپ پر دو کی ختمی اور اصل جنم بھومی ایک ادبی مزاکرہ کا محور رہا ہے۔ تاریخ اور ارکیالوجی سے جو شہادتیں میسر ہوئی وہ انکی خبروں طور پر آغاز زندگی کی اور کلچر کی عکاسی کرتی ہیں کون سے بات یقینی ہے تو اس ضمن میں age orom میں ایک وسیع مماثلت رکھنے والا سیتھین کلچر یہ west zone مشرقی یورپ سے نکلا اور اس کے اثرات adlain mountam تک ملتے ہیں سیتھین کی زبان duprobheam indo کی tanly یا گروپ کے تابع ہے Kulgan کرکان

سیتھین سے متعلق ارضیات اہم اور نہایت قیمتی ثبوت کرکان کے دفینوں سے ملے ہیں جو کہ 20 میٹر بلند پہاڑی ٹیلہ پر ملے ہیں یوکرائن اور شمالی روس میں اور وسیع سلسلہ پر مشتمل ہے جو کی km پر محیط ہوں اور اپنی گزرگاہوں کے ساتھ ساتھ ملتا ہے یوکرائن میں ان دفینوں کو کرگان کے نام موسوم کیا جاتا اس لفظ کا ماخذ ترکی کے لفظ محلات کے مماثل ہے بعض سیتھین یا سارٹرین کلچر نے آمزان کی یونانی کہانیوں کو جنم دیا ہے جنوبی یوکرائن اور روس میں بورن قریب جن میں مسلم زیادہ مدفون ہیں تقریبا 20% سیتھین یا سارٹرین کے جنگجوؤں کی قبریں جو کہ زیرین جنگجو جو کہ زنانہ لباس میں ملبوس تھے اگر چہ وہ مرد تھے یہ اشیاء یونانی آمزان کے داستانوں کے لئے اہم مواد فراہم کرتا ہے۔

test PDF Combine only

Tamgas سیتھین قبیلے اور انکی ذیلی شاخوں نے اپنے پیچھے بہت اہم علم اقوام ونسلیات کے نشانات چھوڑے ہیں جو کہ انکا طرہ امتیاز ہے یہ دیہی زندگی اور گلہ بانی کی معاشرتی زندگی کی عکاسی ہے انکے tamgas انکی باہمی زندگی اور ہر شخص کی انفرادی معاشرتی شراکت اور باہمی خاندانی تعلق کو واضح کرتا ہے اگر چہ انکی عکاسی یا معلومات کے لئے تحریری ریکارڈ نہیں ملتا اس کے ساتھ ساتھ انکی اجتماعی میل جول معاہدات اور مذہبی رسومات اور عوامی اجتماعات کو بھی واضح کرتے ہیں اس کے علاوہ ایک مضبوط اتھارٹی بھی موجود تھی جو کہ سکوں کے بنانے کے لئے با قاعدہ ٹکسال قائم کیا تھا انکے یہ سلسلے تقریبا 2000 سال تک ٹکسال قائم کیا تھا انکے یہ سلسلے تقریبا 200 سال تک نا قابل تقسیم تھے۔

اس کے بعد ایک قبیلہ یا انکی شاخ نے اختتام پزیری حاصل کی تو اس نوعیت کے دوسرے قبیلے نے جنم لیا tanges کے تجزیہ سے پتہ چلا ہے کہ سب سے مضبوط قبیلہ جس کا بادشاہ boshoraus تھا انکی نسل کے آغاز کا پتہ چلا کہ انکا تعلق کس قوم سے تھا اور کس علاقے سے متعلق تھے اور انکے آباؤ اجداد نے کس مشرقی علاقہ کو ہجرت کی جس میں بہت سے علاقے شامل ہیں۔

کانسی کے اوئل عمر سے متعلق دور کے سیتھین کے جو قبیلے ہیں اور جنکو باقاعدہ دستاویزی شکل دی ہے اور یہ دی ہے اور یہ دفینے altia کی پہاڑیوں جو کہ منگولیا کے قرب وجوار میں ہیں اور یہ کرکان جو کہ مذکورہ بالا جگہ پر ہیں انکی تحقیقات جدید ماہرین علم الانساب نے کیا ہے انہون نے pazy کلچر کا ان دفینوں سے اندازہ لگایا ہے دفینے 5 جگہوں پر واقع ہیں اور ان کا زمانہ 1925 سے 1949 تک کا ہے ایک 1947 میں روس کے ماہرین ارضیات نے کھولا تھا یہ دفینے افشاں ہوئے جو اوپر سے لکڑی کے تنوں اور پتھروں اور دیگر اشیاء سے ڈھکے ہوئے تھے اس کلچر نے 7 سے 3 صدی کے دوران شہرت دوام حاصل کی تمام قبروں میں صرف کچھ برتن ملتے ہیں ہیں لیکن دوسرے خزانوں میں ماہرین ارضیات نے اس وقت کی مشہور رکالین پرانے باقی رہنے والے تکیے اور دیگر بہت سی اہم اشیاء دریافت ہوئی ہیں۔ اگر بعض ماہرین انکو altaie گروپ سے جوڑے ہم کو جو کچھ معلوم ہوا ہے۔

to test PDF Combine only

اس وقت کی تہذیب آبادی althia high جنہوں سیتھین کلچر کی بہت ہی اہم باقی رہنے والی اشیاء یہاں چھوڑی ہیں یوکرائن balsk کی کھدائی یولٹو کی کھدائی کے ایک وسیع شہر سامنے آگیا ہے ہے یہ اس وقت دنیا کا سب سے بڑا شہر تھا جسکے ساتھ وسیع عریض زمین تھی ماہرین ارضیات نے shraniko basis نے gelonus کے قیام پر آزمائش طور پر اس مقام کی نشا ندہی کی ہے یہ سیتھین کا دارالخلافہ معلوم ہوتا ہے ہیروڈاٹس نے جس اجنبی سائز کے بارے میں معلو مات دی ہیں یہ وسیع شہر ہے جو کہ 40km پر محیط ہے اور اس کے عقب میں ایک ضلع نما دیوار ہے اس کی ایسی جائے وقوعہ ہے جو کہ یوکرائن کے شمالی کنارے یوکرات یہ ہے جو شمال جنوبا جو تجارتی شاہراہ ہے اسکو کنٹرول کرنے میں معاون تھا یہ معلوم 5 سے 4 صدی ق م تک یہ دستکاری اور یونانی ظروف سازی کی عمدہ مثال ہے۔ tillia کے مدفون یا خزانے کے نام سے موسوم کیا گیا ہے یہ جگہ شمالی افغانستان سابقہ نام bactria ہے افغانستان میں یہ جگہ شہر گرام کے پاس ہے اس جگہ سے قبریں ملی ہیں 5 عورتوں اور ایک مرد کی ہیں یہ نہایت مالدار معلوم ہوتے ہیں جس میں نہایت قیمتی زیورات میں ملبوس تھیں اور بہت نرالی معلوم ہوتی ہیں اگرچہ یہ زیورات کئی ہزار حصوں پر مشتمل ہیں عام طور پر یہ زیورات سونے اور فیروزہ اور دیگر قیمتی پتھروں کے امتزاج سے بنائے گئے تھے ان سے نہایت اعلیٰ تہذیب سیتھین کی عکاسی ہوتی ہے تاہم ان سارے نوادرات میں دیگر تہذیبوں کی آمیزش بھی نظر آتی ہے جو کہ 140 ق م تک اس وقت وہاں اور اہم تہذیبوں کی بھی عکاسی ہوتی ہے اور وہاں یونانی ہندی تہذیب بھی تھی یہ سب اہم تہذیبیں اثر انداز تھیں اس وقت کے becatria تھی جو کہ افغانستان کے علاقہ میں اثر رکھتا تھا۔ آٹھویں صدی میں وسطی ایشیا کے چین کے مشرقی اور مغربی سرحدات پر بڑے نمایاں رہے چین والوں نے سیتھین کے طریق کا جانوروں کی بناوٹ کا ارٹ سیکھا حاصل کر مختلف شکلوں کے سونے اور تانبے سے بنے ہوئے مختلف ہنر مثلاً نیلے رنگ کے پتھروں پر خصوصی بناوٹ وغیرہ کے اثرات کو اپنے سانچے میں ڈھال کر الگ رنگ دیا yuezhi قبیلے کے ہاتھوں انکی بے دخلی کی وجہ

test PDF Combine only

سے شاید ایک سیتھین قبیلہ yunnan چاینا کی طرف ہجرت کر کے چلا گیا تھا سیتھین جنگجو بہت سی قدیم حسن کی حکومتوں کے لئے ایک مشیر ی کے طور پر اپنے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے قبل تا ریخ کے دفینے کے کھودنے سے dian تہذیب کے بعض شکار کے مناظر اور شہسواروں اور انکے لباس کو اشکارا کرتے ہیں۔ سیتھین کے اثرات کوریا اور جاپان پر بھی مرتب ہوئے کوریا کے شاہی تاج کا عکس سیتھین تہذیب کا عکاس ہے اسی طرح کے تاج جاپان میں kofun میں پائے جاتے ہیں۔

تاہم سواتی پختوں کی سیتھین اور اسرائیل کے دس گم گشتہ قبائل سے ناقابل تردید ثبوت ذیل میں دیئے گئے سواتی پختون اور بنی اسرائیل کی مشترکہ رسومات کا تقابل پیش کیا جاتا ہے۔

o test PDF Combine only

اقوام ہزارہ

1 کڑ لا ل 2 جدون 3 گجر 4 اعوان 5 شیخ 6 ترک 7 دُرانی 8 تنولی 9 ڈھونڈ 10 عبا سی 11 سید 12 سواتی 13 کشمیری 14 قریش 15 گکھڑ 16 ترین 17 مغل 18 مشوانی 19 طاہر خیلی 20 دلازاک جدون کے ذیلی قبیلے پنی، بب، سرارا، سلیمانی،

اکثریت پختون کی ہے ماسوائے کشمیری، ترک اور سرارا کے کچھ دیگر کم تعداد میں قبائل ہیں مثلاً علاری، تاجک، ازبک، اکثر قبائل اپنے سابقہ شناخت سے ہٹ کر اپنے آپ کو بڑے گروپوں سے منسلک کرتے ہیں اور لسانی بنیاد سے ہٹ رہے ہیں مثلاً ملیار، پراچہ، اعوان، سرارا، گجر، گکھڑ، ڈھونڈ عباسی، اور کڑلال بعض لوگ جو کہ ہندکو بولتے ہیں انکی نسبت پختون قبیلہ سے ہے کیونکہ کی ethmie لوگ مثلاً مشوانی، ترین سواتی طاہر خیلی، تنولی، دلازاک جنہوں نے ایبٹ آباد، ہری پور اور مانسہرہ میں سکونت اختیار کی انہوں نے ہندکو کو اپنا لیا اپنی پہلی مادری زبان کے طور پر اپنائی اور اسی بنیاد پر انہوں بہت زیادہ سیاسی قوت حاصل کر لی ہے اکثر پشتون قبیلے جنہوں نے ہندکو کو بطور پہلی مادری زبان اپنا لیا ہے یہ پشاور اور کوہاٹ میں قیام پذیر ہیں اعوان قبیلہ بھی پشتون قبیلہ ہے کیونکہ یہ بھی عریبیہ سے بذریعہ افغان آئے تھے اور پشتون Belt میں قیام پذیر ہوگئے اور انکے خدوخال بھی ان سے ملتے ہیں ہندکو بولنے والے لوگ بڑے شہر مثلاً پشاور اور کوہاٹ میں بھی رہتے ہیں نوشہرہ اور چھچھ کے علاقہ میں رہنے والے دونوں زبانوں مثلاً پشتو اور ہندکو بولتے ہیں اسی طرح بہت سے پشتو بولنے والے لوگ جو کہ مانسہرہ میں خاص کر اگرور وادی اور Northen میں بسنے والے اور شیرگڑھ میں تنولی قوم اس علاقہ پر ہندکو زبان کو فوقیت حاصل ہے اس علاقہ پر ہندکو زبان کو بطور مادری زبان بولتے ہیں بقیہ لوگ پشتو بطور مادری زبان بولتے ہیں۔

o test PDF Combine only

تنولی قوم:

قیس عبدالرشید کے بیٹے سربن سے ہیں تنولی قوم ایک پختون قوم ہے جو اب بھی گردیز اور پکتیا افغانستان میں قیام پذیر ہیں۔ یہ تلوار کے دھنی اور دلیر اور سخت محنت والی قوم ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ افغانستان سے ہجرت کر کے آئے ہیں سلطان سبکتگین کے حملہ کے بعد سوات آئے، یہ پہلے سوات آئے بعد میں یوسفزیوں کی آمد سے ان کے ساتھ مقابلہ کیا لیکن ہجرت پر مجبور ہو کر ھزارہ کی طرف ہجرت کی دریائے سندھ کے دوسرے کنارے پر اپنی الگ ریاست امب کی بنیاد رکھی اور ایک وسیع علاقہ قبضہ کیا۔ یہ تقریباً 13 صدی کا واقعہ ہے احمد شاہ ابدالی کے ساتھ ہند کو فتح کرنے میں معاون تھے۔

تنولی نے 1450ء میں ہجرت کی اور یہاں راجپوتوں کو شکست دے کر سلطنت کو مستحکم کیا۔ تنولی جرگہ نے سب سے پہلے زبردست خان کو ریاست امب دربند کا سربراہ بنایا۔ ان کی مادری زبان پشتو ہے لیکن ھزارہ میں ہجرت کرنے کی وجہ سے مادری زبان بھول گئے، حالانکہ افغانستان میں اب بھی پشتو بولتے ہیں۔ یہاں کے تنولی ہندکو، پنجابی اور اردو بولتے ہیں۔ ان کی شخصیات زبردست خان کے بعد اکرم خان اور نواب خانی زمان خان۔ نوابزادہ صلاح الدین۔ حبیب الرحمان تنولی۔ تخی تنولی سیاسی شخصیات اور ممبران اسمبلی تھے۔

کڑلال قوم:

یہ مسلم راجپوت قبیلہ جو کہ پنجاب پاکستان سے ہے۔ یہ قبیلہ ایبٹ آباد اور ہری پور ضلع میں قیام پزیر ہیں اکثریت انکی آبادی گلیات میں ہے۔ انکے مورث اعلیٰ کے بارے میں ہے۔ سردار Kallar سنگھ سے ہے جو کہ مسلم راجپوت تھا۔ ہری پور اور ایبٹ آباد میں یہ سردار کے نام سے جانے جاتے ہیں

o test PDF Combine only

چکا معنی لیڈر کے ہیں اب یہ قیادت ختم ہو چکی ہے۔ یہ قدیم قبیلہ ہے اور حکومت برطانیہ کی مردم شماری میں ان کا واضح تذکرہ ہے۔ یہ بڑی دلیر قوم ہے ہمیشہ سکھوں کو شکست دی سمندر کھعہ کی لڑائی بڑی مشہور ہے تحریک آزادی میں تاج برطانیہ کے خلاف بغاوت کی۔ انگریزوں نے ان کو مطیع رکھنے کے لئے 5 کنٹونمنٹ بنائے یعنی تھاکلی ، باڑاگلی وغیرہ۔ انکی اہم شخصیت

جسٹس سردار محمد رضا خان جج سپریم کورٹ ، بابا حیدر زمان ناظم ضلع کونسل ایبٹ آباد اور بانی تحریک ھزارہ اور کئی دیگر شخصیات ہیں ۔ ان کی زبان ہندکو پنجابی ہے۔

جدون قبیلہ:

قیس عبدالرشید کے بیٹے غورغشت سے ہے جدون قبیلہ کو ھندکو اور پشتو میں جدون کہتے ہیں اور کہیں اس کو گدون بھی کہتے ہیں یہ پختون قبیلہ ہے، جدون صوابی میں کثرت سے ہیں وہاں پشتو بولتے ہیں جبکہ ایبٹ آباد اور ہری پور میں ہندکو بولتے ہیں۔ ان کا تعلق بھی افغانستان میں کنڑ اور ننگہار سے ہے اور علاقہ (چین غر) ہے۔ چونکہ یہ قیس عبدالرشید کے بیٹے غورغشت کی اولاد سے ہے اُسی کی نسبت سے غورغشتی کا گاؤں موجود ہے۔

16 صدی کے بعد کابل آئے، یوسف زئیوں سے ملے انہوں نے وہاں سے ہجرت کر کے پیشاور میں دلازاکوں کے علاقہ پر قبضہ کیا اور صوابی میں رہائش رکھی اور کچھ قبائل ایبٹ آباد اور ہری پور میں قیام پذیر ہو گئے۔ دلازاکوں سے علاقہ کا تنگ کی لڑائی میں لیا۔ ان کی اہم شخصیات ، گوہر آمان خان جدون، امان اللہ خان جدون، محمد اقبال خان سابق وزیراعلیٰ سرحد، عنایت اللہ خان جدون، محکمہ تعلیم میں ناظم تعلیمات شریف النفس شخصیت

محمد رفیق جدون بڑے ملنسار اور میرے آئیڈیل ہیں۔ محمد ایوب جدون سوات بورڈ کے چیرمین

o test PDF Combine only

اور ماہر تعلیم ہیں، فضل الرحمن خان جدون بڑے ملنسار ہیں لیکن قدرے خلاف طبیعت پر تیخ پا ہو جاتے ہیں۔ محمد رفیق جدون کا بہت احترام کرتے ہیں۔ یہ دیگر نامور سواتی قبیلہ کی طرح اہم مقام رکھتے ہیں۔ انکی نامور شخصیت تخی خان جدون 19 صدی میں سکھوں سے لڑائی میں مارے گئے۔ ان کی تین شاخیں ہیں۔

۱: سالار ۲: منصور ۳: حسن زئی

دُرانی

یہ بھی ایک بہت بڑا افغانستان کا پشتون قبیلہ ہے قیس عبدالرشید کے بیٹے سربن سے سلسلہ ملتا ہے۔ ماضی میں یہ ابدالی کہلاتے تھے اور بہت سے حکمران اسی نام سے موسوم ہیں۔ لویہ جرگہ نے احمد شاہ کے لئے درانی کا نام تجویز کیا یہ کابل میں دو زبانیں پشتو اور فارسی بولتے ہیں۔ زیادہ درانی پاکستان میں آباد ہوئے بہت کم ہندوستان گئے۔ موجودہ صدر افغانستان کرزئی بھی دُرانی ہے۔ انکی وسیع حکمرانی کی تاریخ ہے اور بڑے حکمران گزرے ہیں۔ جنھوں نے ہندوستان پر بھی حملے کئے اور کئی علاقے فتح کئے۔ پاکستان میں بھی دُرانی قبیلہ کافی شہرت کا حامل ہے، جس طرح اکرم دُرانی سابقہ وزیر اعلیٰ KPK اور انکی وسیع تاریخ ہے جس پر مکمل تاریخ موجود ہے۔

قریش قبیلہ

یہ حضرت محمد ﷺ کا قبیلہ ہے جس کے بارے میں قرآن پاک میں سورہ قریش نازل ہوئی ہے۔ یہ عظیم قبیلہ تھا جو کہ حضرت اسمٰعیلؑ کی اولاد سے تھا۔ عرب کے مشہور شہر مکہ اور مدینہ پر ان کا کنٹرول تھا۔ اس میں بہت سی نامی گرامی شخصیات عرب کے وقت میں تھیں۔ ان پر تو تاریخ میں بہت کچھ لکھا جا چکا

o test PDF Combine only

ہے۔کون سا مسلمان ہے جو اس تاریخ سے نابلد ہوگا۔ البتہ ھزارہ کے کچھ قبائل اپنا تعلق اور نسبت اس قبیلہ سے جوڑتے ہیں۔

تاریخ اقوام کشمیر صفحہ نمبر 178 پہ لکھا ہے لفظ قریش قریش کی طرف منسوب ہے اور یہ نام عرب کے ایک قبیلہ کا ہے جس کا نام نصر بن کنانہ تھا۔ اس قبیلہ میں حضرت ابراھیم سے لیکر حضرت محمد ﷺ کے انبیاء مبعوث ہو۔

قریش یا قریشی ایک بحری جانور کا نام ہے جو تمام دریائی جانوروں پر غالب اور زیر آب جانوروں کا بادشاہ ہے۔نصر بن کنانہ بھی چونکہ تمام اقوام پر غالب تھا اس قبیلہ کو چونکہ عرب کے تمام قبائل پر فضیلت تھی اس وجہ پر قبیلہ بھی اپنی غیر معمولی شجاعت کی وجہ سے اس بحری جانور کے نام پر قریشی مشہور ہوگیا۔ بدر کے مقام پر انہوں نے صرف اپنے ہم نسب بھائیوں سے لڑنے کو کہا۔

علاقہ سم الہی منگ جو کہ تقسیم میں خان خیل قبیلہ کو ملا تھا۔

جن کی تعداد بگمرام میں بھی موجود ہے اور پکھل میں ان کی تعداد ہے۔ اس کے کئی مشیا ہیر ہیں ان کا دعوی ہے کہ اس قبیلہ کا مورث اعلی قریشی خاندان ہے اگر چہ مجھے ابھی تک کوئی تعلق نہیں ملا۔

کشمیری قبیلہ

ابوریحان البیرونی نے انکے بارے میں تحقیق کی تھی اور وہی نظریہ آج تک موجود ہے۔ یہ مسلم قبیلہ ہے اور بعد میں بھی مقالات لکھے گئے کہ یہ بنی اسرائیل کے دس گم گشتہ قبائل سے ہیں۔ جو کہ افغانستان میں اپنی پرانی حیثیت اور ناموں کو اپنے قبیلے میں برقرار رکھا۔ بنی اسرائیل کے قبیلے صحرائے تیہ میں سرگران رہنے کے بعد کشمیر آئے اور وہ اس کو وعدہ شدہ سرزمین سمجھتے تھے۔

اس میں ان قبائل کے نام کی کثرت اور کشمیر میں بہت سے اہم مقامات کے نام ان قبائل کی

o test PDF Combine only

سابقہ سرزمین سے متعلق ہے۔انکی بڑی اہمیت دی گئی ہے اورگزشتہ ابواب میں جوتعلق سواتی قبیلہ کا بنی اسرائیل سے ہے وہی انکاتعلق اس قبیلے کی بڑی وضاحت تاریخ اقوام کشمیر میں موجود ہے تاہم ہزارہ میں اکثر اقوام مثلا خواجہ اورخوجہ کے نام سے بھی رہائش پذیر ہیں یہ مدنی نام ہے اورسنٹرل ایشیاء میں استعمال ہوتا ہے ہیں اس کا مقصد master کے ہیں۔

اس میں اکثر قبیلے عظیم صوفیاء کی اولاد ہونے کا دعوئی کرتے ہے اوراپنا شجرہ نسبت ان سے جوڑتے ہیں

1) شاہ 2) ہمدانی 3) نقشبندی 4) مخدومی 5) بخاری 5) ریشی 6) چشتی 7) قادری اور جیلانی۔

تاہم ان پر لکھے گئے مقالات میں وہی حوالہ جات اور پوری تاریخ ہے جو کہ پشتون افغان کی اوربنی اسرئیل کی پہلے گزرچکی ہے وہی تفصیل مطالعہ کی جاسکتی ہے۔ماضی کی تاریخ کا آخری حصہ جاکر بنی اسرائیل سے ملتا ہے.لفظ کشمیری بھی اسرائیل کا لفظ ہے۔

کشمیری سواتی

کشمیر میں سواتی کی بہت بڑی آبادی ہے۔جیسے پہلے ذکر ہے کہ کشمیر پرشامیر بابا اوراسکی اولاد نے کامیاب حکومت کی۔ سلطان بہرام اورسلطان ٔمہگل کے لشکر میں سواتی لشکر کے کئی قبیلے وہاں مستقل قیام پذیر ہوگئے اورکچھ عارضی رہے جونہی اپنوں کی یاد نے تڑپایا تو وہاں سے واپس اپنے دیس کی طرف ہولئے۔

ان میں کچھ قبیلے میدان پکھل میں آگئے وہ وہاں سے علم کے خزانے لائے تھے اب اہم

o test PDF Combine only

مقامات پر قائیز ہیں اور ایک بڑی قوم جسکو مولوی کہتے ہیں آباد ہے وہ اپنے ساتھ سواتی لکھتے ہیں لوگ انکو کشمیری کہتے ہیں چونکہ یہ سواتی لشکر کے ساتھ آئے تھے۔ اور عارضی قیام کیا۔ جو قبیلے پکھلی میں رہے تو انکو تو زمین مل گئی اور قبائل کو حصہ زمین وافر نہیں ملا انکی زمین محدود ہے۔

تاہم معلم کی وجہ سے ان کو اعلیٰ ملازمت ملیں اور بوجہ علم انکے بزرگوں کے نام ہزارہ کی تاریخ میں موجود ہیں اور قدر کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں جن کے نام محمد نسیم سابق DC ہیں۔ افتخار قادر ہیڈ ماسٹر ہائی سکول۔ محمد ریاض صاحب ماہر تعلیم اور ہیڈ ماسٹر ہائی سکول۔ ان میں محکمہ جنگلات میں بھی۔ اعلیٰ عہدوں پر اور بیرون ملک بھی رہائش پذیر ہیں۔

ترین قبیلہ

یہ افغانستان اور پاکستان کا مشہور اور معروف قبیلہ ہے۔ ترین قیس عبدالرشید کے بیٹے ساربان سے ہیں۔ یہ قبیلہ انڈیا میں بھی مقیم ہے یہ 17 اور 18 صدی میں ہری پور ایبٹ آباد میں مقیم ہے یہ بہت اہم قبیلہ ہے اور عظیم تاریخی روایات کا حامل ہے ان میں ایک شخصیت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان جو کہ پاکستان کے محسن ہے اور سب

o test PDF Combine only

بڑے بڑے منصوبے اس کے دور کے ہیں وہ جنگ کے ہیرو اور عظیم شخصیت تھے۔

انکے بارے میں کہا جاتا ہیں تیری یا دآئی تیرے جانے کے بعد

اس خاندان کے بارے میں تحقیق اعوان نے اپنی کتاب میں تفصیل بحث کی ہے اور تفصیل سے ہر پہلو کو اجاگر کیا ہے اہم شخصیات کے حالات زندگی اور دیگر ابواب پر سیر حاصل بحث ہیں۔ یہ قبیلہ لوۓ قندہار میں قیام پذیر تھا۔ انکی مادری زبان پشتو ہے یہ فارسی بھی بولتے ہیں یہ مختلف علاقوں میں قیام پذیر ہونے کی وجہ سے اس علاقے کی زبان بولتے ہیں۔

1) بوستان خان

2) عبدالحمید خان ترین دور برطانیہ کی شخصیت

3) رسالدار میر در خان سلطنت برطانیہ کی فوج کا ملازم

4) فیلڈ مارشل محمد ایوب خان جنرل صدر پاکستان

5) جہانگیر خان ترین سابق منسٹر

o test PDF Combine only

to test PDF Combine only

to test PDF Combine only

157

to test PDF Combine only

o test PDF Combine only

159

test PDF Combine only

شجرہ نسب

قوم سواتی

ترتیب و ڈیزائنگ

محمد عاصم فاروق خان ولد شاہنواز خان آف ملک پور

o test PDF Combine only

تمام سواتی بھائیوں کو اسلام علیکم !

درج ذیل شجروں کے متعلق کوئی انفارمیشن آپ کے پاس ہو یا کسی بھی سواتی بھائی کو کوئی انفارمیشن درکار ہو تو وہ راقم سے رابطہ کرسکتا ہے ۔ اِن شجروں پر میں تقریباً گزشتہ 10 سالوں سے کام کر رہا ہوں ۔ کتاب کی صورت میں شجرہ کی تشکیل میں بہت سی مشکلات کا سامنا رہا ۔ یہ شجرہ کمپیوٹر کے ذریعہ کمپوز کیا جاتا تھا اس لئے اس کو مختلف کمپیوٹر پروگرامز میں ڈیزائن کر کے دیکھا گیا کہ کون سا پروگرام موزوں رہے گا ۔ کمپیوٹر پروگرام کے چناؤ کے بعد شجرہ کے ڈیزائن پر کام کیا گیا ۔ آغاز میں کتاب کی شکل دی گئی تھی اُس کا نمونہ جناب فضل محمود خان سواتی صاحب کی کتاب سواتی پختون کے آخری باب میں دیا گیا تھا ۔ کیونکہ کتاب میں شجرہ کا تسلسل برقرار نہیں رہتا اور کسی ایک خاندان کو مکمل دیکھنے کے لئے کئے صفحات کو آگے پیچھے کر کے دیکھنا پڑتا ہے ۔ اِس عمل میں قاری اکثر اکتاہٹ کا شکار ہو جاتے ہیں ۔ اس لئے گزشتہ 4 سال سے شجروں کا کام کتاب کے بجائے بڑے فریم یعنی دیوار پر آویزاں کرنے کیلئے (جس طرح لٹھ کے کپڑے پر بنایا جاتا تھا) پر کیا جارہا ہے ۔ قبیلہ علی شیری متراوی جو کہ راقم کا اپنا قبیلہ ہے اور ترلی پکھلی (لوئر پکھل) کا پاکستان کے قیام سے کافی عرصہ پہلے سے مالک و آباد ہے ۔ اِس کا شجرہ بڑے فریم میں تیار ہو چکا ہے ۔

test PDF Combine only

میرے محترم تایا جان جناب فضل محمود خان سواتی صاحب کے حکم پر
شجروں کو دوبارہ کتاب کی شکل میں تیار کیا ہے۔ اُن کا اصرار تھا کہ جس طرح
سمیع اللہ جان صاحب نے اوتلی پکھلی (اپر پکھل) کے شجروں کو اپنی کتاب
تحقیق الافغان میں بڑی محنت سے درج کیا تھے اور اُن کی محنت لائق تحسین ہے
اور رہے گی۔ سمیع اللہ جان صاحب سے کسی وجہ سے ترلی پکھلی (لوئر پکھل) کے
سواتی خاندان کے شجرے رہ گئے تھے۔ وہ شجرے اللہ پاک کے کرم سے راقم نے
کافی حد تک مکمل کر دیئے ہیں۔ ترلی پکھل (لوئر پکھل) کے شجروں کا ایک بڑے
فریم پر شجرہ کا نقشہ تقریباً مکمل ہے۔ ترلی پکھلی (لوئر پکھل) کے شجروں کو کتابی
صورت میں تیار کروانے کی فضل محمود خان صاحب کو بہت خواہش تھی اور یہ
ترلی پکھلی (لوئر پکھل) کے شجروں کی کتاب کی ضرورت پر کافی زور دیتے رہتے
تھے۔ اُن کی خواہش کا احترام کرتے ہوئے جو مواد (ڈیٹا) بڑے فریم سے کتاب
میں دوبارہ منتقل ہوسکتا تھا وہ کیا۔ اللہ کے فضل وکرم سے ترلی پکھلی (لوئر پکھل)
کے شجروں کتاب کافی حد تک مکمل ہو گی ہے۔ اِس کام میں کم وبیش 2 سال کا
عرصہ پھر لگ گیا ہے۔

جس کسی نے اپنا شجرہ بنوانا ہو وہ راقم کے نمبر پر رابطہ کرسکتا ہے۔

شکریہ

محمد عاصم فاروق خان سواتی

03018132564

test PDF Combine only

شجرہ نسب ، حضرت آدم علیہ والسلام تا حضرت نوح علیہ والسلام،	(بنی آدم)
شجرہ نسب ، حضرت نوح علیہ والسلام تا حضرت ابراہیم علیہ والسلام،	(بنی نوح ، سامی النسل)
شجرہ نسب ، حضرت ابراہیم تا حضرت یعقوب (اسرائیل) علیہ والسلام،	(بنی ابراہیم ، آل ابراہیم)
شجرہ نسب ، حضرت یعقوب (اسرائیل) علیہ والسلام تا افغنہ بابا،	(بنی اسرائیل)
شجرہ نسب ، افغنہ بابا تا قیس عبدالرشید پٹھان،	(بنی افغان)
شجرہ نسب ، افغنہ بابا تا سلطان شموس (شمس)،	(بنی افغان)
شجرہ نسب ، سلطان شموس (شمس) ،	(جدِ اعلیٰ قوم سواتی)
شجرہ نسب ، سلطان کجہ من ،	(سلطان بلخ جدِ اعلیٰ قبیلہ سواتی)
شجرہ نسب ، سلطان کجہ من تا مترا ،	(قبیلہ سواتی)
شجرہ نسب ، مترا تا علی شیر خان و بیگال خان ،	(متراوی سواتی)
شجرہ نسب ، علی شیر خان تا 2017 ء ،	(علی شیری سواتی ، متراوی سواتی)

o test PDF Combine only

نسب نامہ: " حضرت آدمؑ تا افغان "

حوالہ جات

۱۔ نسب نامہ آدمؑ تا افغان۔ (1 تا 31)
مراۃ الانساب، صفحہ نمبر 69 تا 106، بنیامین اور افیح کے درمیان انلیں نام بھی دیا گیا ہے۔

۲۔ نسب نامہ آدمؑ تا افغان۔ (1 تا 29)
بائیبل کتاب مقدس پیدائش صفحہ نمبر 7، 9، 13، 20، اسموئیل صفحہ نمبر 266 تا 273، جامع التواریخ صفحہ نمبر 393، 398، 401، 402

۳۔ نسب نامہ آدمؑ تا افغان۔ (1 تا 23)
اسلام کی دسویں کتاب، رحیم بخش، صفحہ نمبر 15، 19، 23، 25

۴۔ نسب نامہ آدمؑ تا افغان۔ (1 تا 22 و 28 تا 31)
ہسٹن گز تاریخ پشاور، صفحہ نمبر 401، اس نسب نامہ میں نمبر ۲۳ تا ۲۷ کی جگہ یعقوبؑ اور قیس کے درمیان یہودا، اسروع، اخنوع، مہلب اور قالع کے نام دیئے گئے ہیں۔

۵۔ نسب نامہ آدمؑ تا افغان۔ (22 تا 31)
خورشید جہاں، شیر محمد خان صفحہ نمبر 62، 175، 178، اس نسب نامہ میں ابی ایل اور قیس کے درمیان نیر نام بھی دیا گیا ہے۔

o test PDF Combine only

نسب نامہ: " افغان تا سلطان شموس (جدّ اعلیٰ سواتی) "

حوالہ جات

۱۔ نسب نامہ بنی افغان (1 تا 35)

افغنہ تا قیس عبدالرشید، (مراۃ الانساب صفحہ نمبر 105، 106)

۲۔ نسب نامہ بنی افغان (1 تا 35)

افغنہ تا قیس عبدالرشید، (خورشید جہاں فارسی صفحہ نمبر 62 تا 128)

۳۔ نسب نامہ بنی افغان (1 تا 35)

افغنہ تا قیس عبدالرشید، (تذکرہ افغانی صفحہ نمبر 2)

۴۔ نسب نامہ بنی افغان (1 تا 35)

افغنہ تا قیس عبدالرشید، (یوسف زئی افغان، اللہ بخش یوسفی، صفحہ نمبر 758)

۵۔ نسب نامہ بنی افغان (1 تا 35)

افغنہ تا قیس عبدالرشید، (تاریخ پشاور ہسٹنگز صفحہ نمبر 401)

۶۔ نسب نامہ بنی افغان (29 تا 34)

سکندر شموس (شمس) جدِّ اعلیٰ قوم (قبیلہ) سواتی تا سلطان فہکل و سلطان بہرام،
(قلمی نسب نامہ مولوی محمد اسماعیل ڈھوڈیال)

۷۔ نسب نامہ بنی افغان (28 تا 41)

سکندر ذوالقرنین تا قرار یے،

(تذکرۃ الابرار والاشرار، اخون درویزہؒ صفحہ نمبر 113 تا 114)

test PDF Combine only

حضرت آدمؑ	(عمر 930 سال)	
شیثؑ	(عمر 912 سال)	
انوشؑ	(عمر 905 سال)	
قینانؑ (قینن، قائن)	(عمر 910 سال)	
مہلائیل (محلل ایل، محل ایل، ملہل ایل)	(عمر 895 سال)	
یارد (یرد ، بیارد ، بیرد ، برد)	(عمر 962 سال)	
انوخ (احنوخ ، خنوک ، حضرت ادریسؑ)	(عمر 365 سال)	(بحوالہ روایت مورخ ابن اسحٰق ، ابن اثیر ص 10) (مقام کوفہ)
متوشلخ (متوسلح ، متوشائخ)	(عمر 967 سال)	
لامخ (لمک ، لامک)	(عمر 777 سال)	
حضرت نوحؑ (3832 قبل مسیح تا 2882 قبل مسیح)	(عمر 950 سال)	(بابل یعنی کلدانیہ موجودہ عراق)

حضرت نوحؑ کے بیٹے:

- سام (اقوام ایشیاء کا جد اعلیٰ) (عمر 600 سال)
- حام (اقوام افریقہ کا جد اعلیٰ)
- یافت (اقوام یورپ و امریکہ کا مورث)
- یام (طوفان نوح میں غرق)

test PDF Combine only

سام

(اقوام ایشیاء کا جد اعلیٰ) (عمر 600 سال)

عیلام — اسوا — ارفکسد (ارفلشاد) (عمر 438 سال) — لود — آرام

↓

سلح (شالخ ، سالح) (عمر 433 سال)

↓

عابر (عبر، عنبر، حضرت ہودؑ) (عمر 464 سال) (2200 قبل مسیح تا 1700 قبل مسیح)

(قوم عاد کے پیغمبر، مقام جنوب مشرقی عرب)

↓

فلج (فالج، فالغ، قانع)

↓

رعو (ارغو) (عمر 239 سال)

↓

ساروع (سروج ، سروخ، ساروخ ، شاروخ ، ساروع) (عمر 230 سال)

↓

نحور (ناحور، غور) (عمر 148 سال)

↓

تارخ (آزر) (بحوالہ تورات) — (عمر 205 سال) — حاران

(بحوالہ حواشی معجزہ نما از مولانا اشرف علی تھانوی)

test PDF Combine only

نحور (ناحور، غور) (عمر 148 سال)

تارخ (آزر) ← (بحوالہ تورات) (بحوالہ حواشی معجزہ نما از مولانا اشرف علی تھانوی) (عمر 205 سال)

حاران

ابوالانبیاء، ابومحمد حضرت ابراھیمؑ (عمر 175 سال)

(مولد قدیم عراق مسکن وجائے وفات شام یا کنعان) (2160 قبل مسیح تا 1985 قبل مسیح)

حضرت سارہؓ (زوجہ حضرت ابراہیمؑ)

(حضرت سارہؓ کے بطن سے)

حضرت اسحاقؑ

(عمر 180 سال ، مقام کنعان)

(2060 قبل مسیح تا 1880 قبل مسیح)

(زوجہ ربقہ حضرت ابراہیمؑ کے بھائی نحور کی پوتی)

(حضرت ہاجرہؓ کے بطن سے)

حضرت اسماعیلؑ

(عمر 137 سال)

(2074 قبل مسیح تا 1937 قبل مسیح)

(مولد کنعان، مسکن ومدفن حجاز مکۃ المکرّمہ)

test PDF Combine only

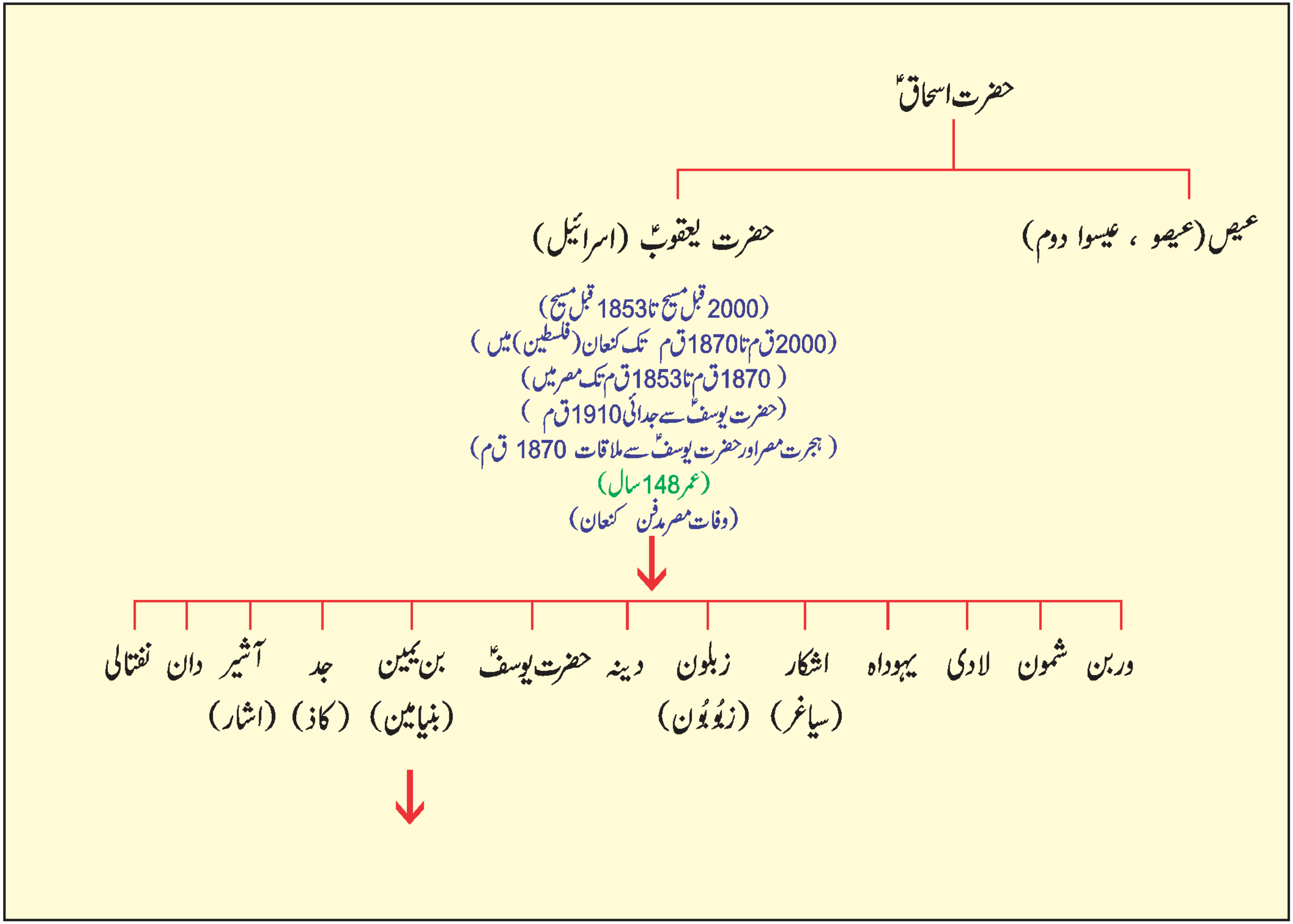

test PDF Combine only

بن یمین
(بنیامین)

- بائع
- اہود
- افیخ (اخیاہ ، افیاخ ، ایفق)
- بکورت
- صرور (صارو، سرور)
- ابی ایل (افیل ، یعوائیل)
- قیس
- ساؤل (شاؤل، طالوت)
- ارمیاء (ارمیہ)

- افغنہ (بنی افغان) 1014ق م
- سلم
- مندول
- ارزند
- تارخ
- عاقل (عامیل، عامل)
- لیوی (لوئی)
- طلال (طلل)
- صلیب

- الی (الیاہ)
- قمرور
- ہارون
- شموئیل (شمعول)
- علیم
- قیس
- منہال (مہال)
- حدیقہ (حذیفہ)
- عمال

- کرم
- فہول
- عصیم (اسیم، عشم، عظیم)
- قارود (قازوج)
- صلاح
- سلم
- بہلول
- عین
- زمان

سلطان سکندر ذو لقرنین

test PDF Combine only

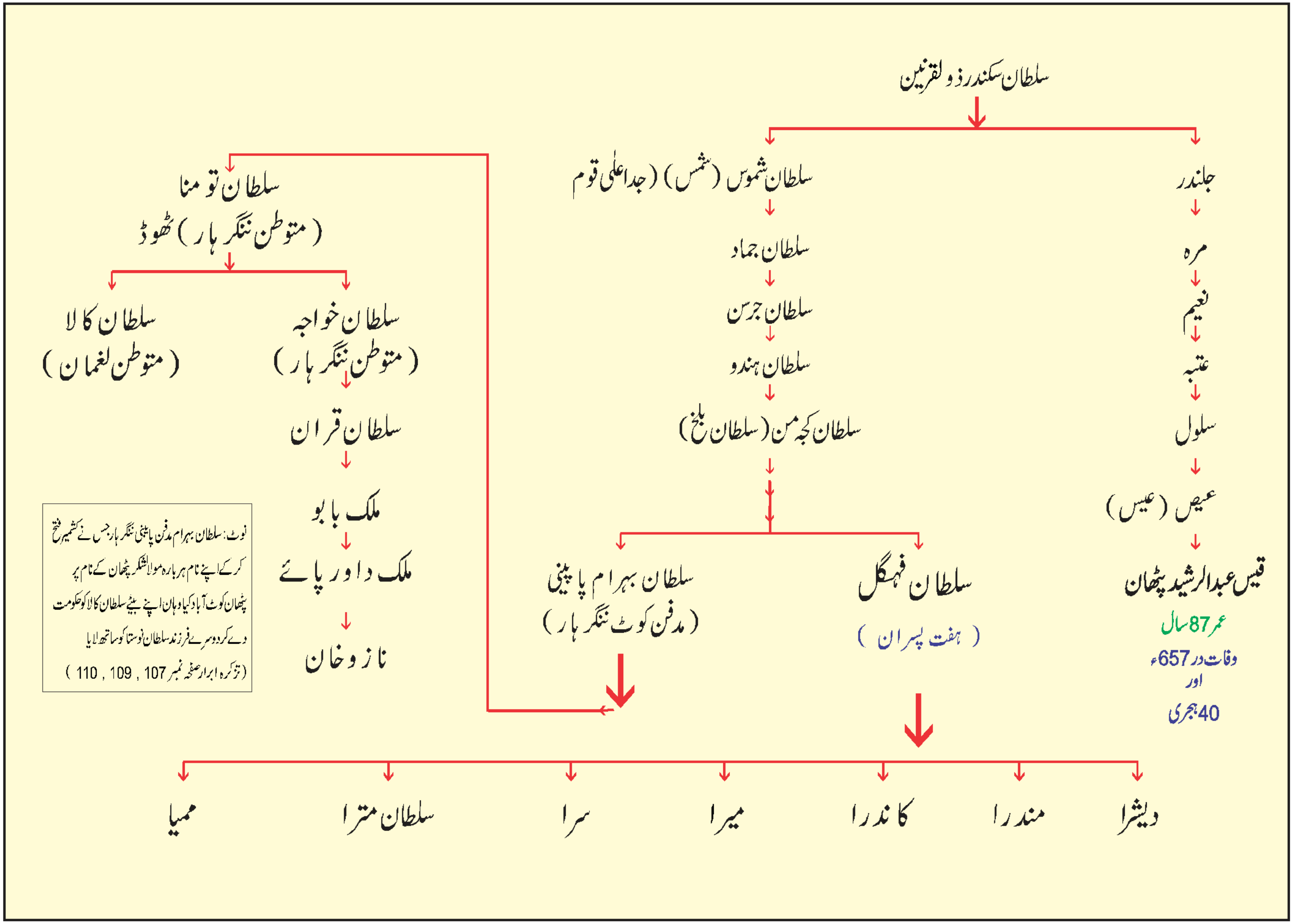

نوٹ: سلطان بہرام مدفن پاپنی ننگرہار جس نے کشمیر فتح کر کے اپنے نام ہر بارہ مولا لشکر پٹھان کے نام پر پٹھان کوٹ آباد کیا وہاں اپنے بیٹے سلطان کالا کو حکومت دے کر دوسرے فرزند سلطان تومنا کو ساتھ لایا

(تزکرہ ابرار صفحہ نمبر 107 , 109 , 110)

test PDF Combine only

1. تعداد شاخہائے قبیلہ گبری سواتی 111 قبیلے اُتلی پکھلی بالاکوٹ چھترپلین بٹگرام کونش تھاکوٹ الائی
2. تعداد شاخہائے قبیلہ مھترائی سواتی 32 قبیلے اگراور و ترلی پکھلی بیگال وعلی شیری
3. تعداد شاخہائے قبیلہ ممیالی سواتی 61 قبیلے ترلی پکھلی وکھری جدید پاکستان
4. سواتیان الائی وغیرہ تعداد شاخہائے 15 قبیلے الائی

کُل ٹوٹل قبیلہ جات ضلع مانسہرہ 219 قبیلے ہیں۔ تقسیم وراثت بمطابق 1703ء آمد لشکر سواتیان

1. گبری سواتی اُتلی پکھلی بونڈری کشمیر کونش بٹگرام تھاکوٹ الائی 9 نمکئی
2. مھترائی سواتی اگراور ترلی پکھلی ممیالی 12 نمکئی

حدود اربعہ سرزمین سواتیان

شمال میں کوھستان، جنوب میں بٹگرام، مشرق میں آزاد کشمیر، مغرب میں سوات کالا ڈھاکہ و تناول بُتی

test PDF Combine only

شجرہ نسب قوم سواتی

علی شیری

ترتیب و ڈیزائنگ

محمد عاصم فاروق خان ولد شاہنواز خان آف ملک پور

test PDF Combine only

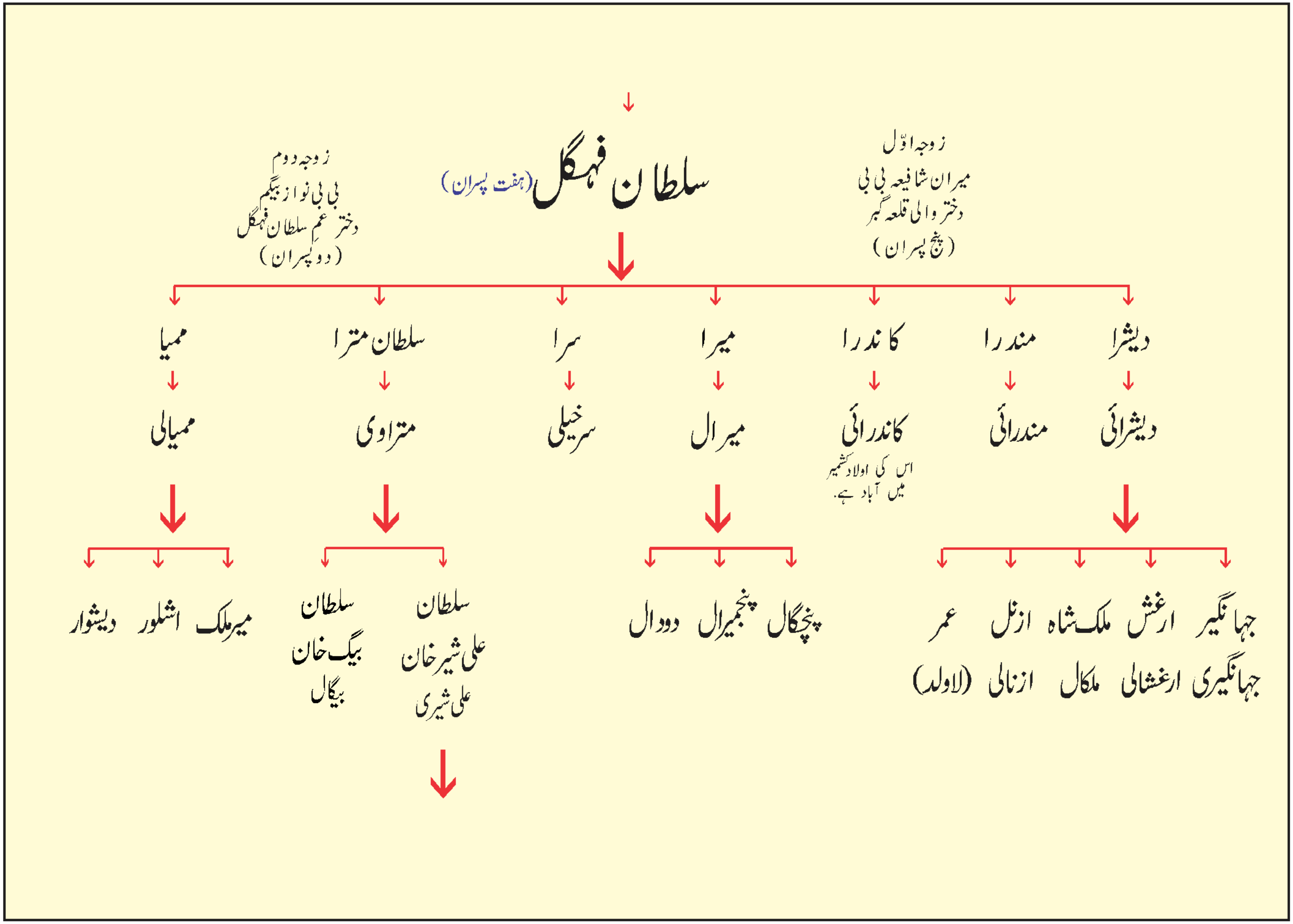

test PDF Combine only

نام خیل ہائے متراوی سواتی

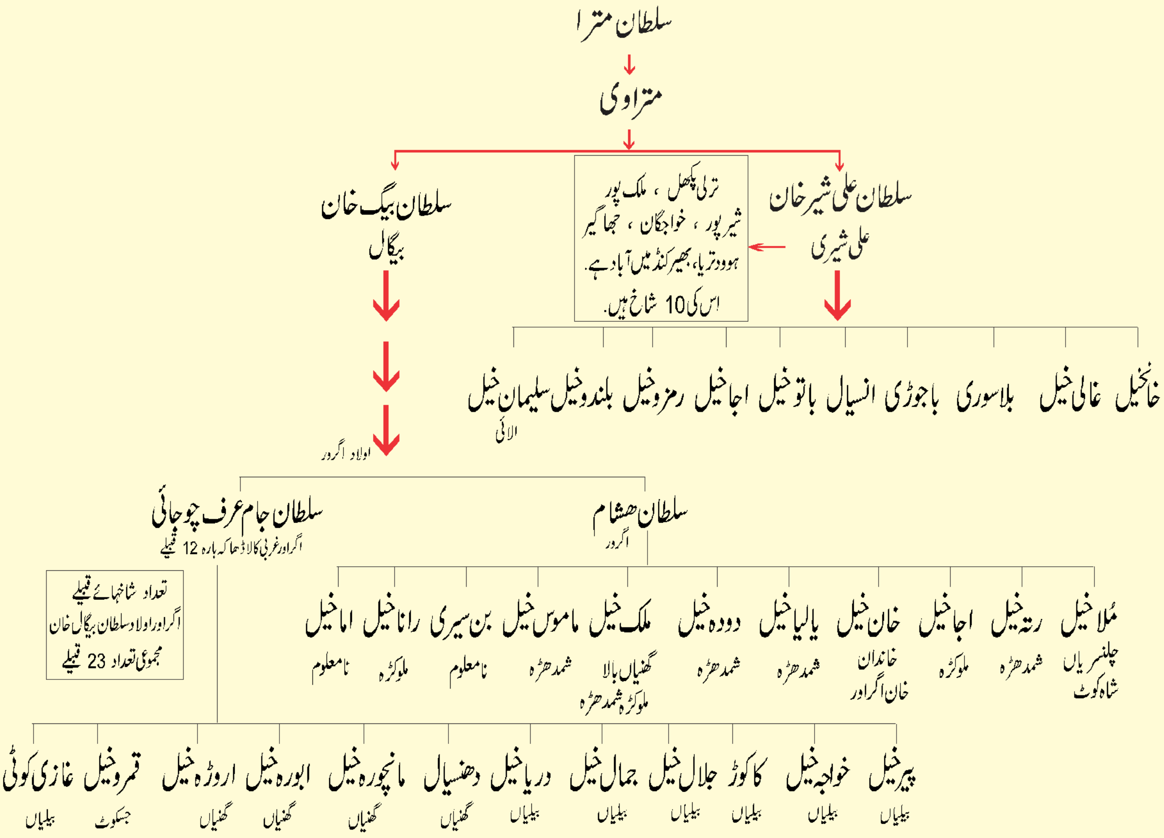

test PDF Combine only

شجرہ نسب قبیلہ علی شیری

ترلی پکھل ، ملک پور ، شیر پور ، خواجگان ، جھاگیر ، ہوودتریا ، بھیر کنڈ میں آباد ہے۔اس کی 10 شاخ ہیں۔
خانخیل ، غالی خیل ، بلاصوری ، بنجوڑہ ، رنسیال ، بابوخیل ، امزوخیل ، اجاخیل ، بلندخیل ، سلمان خیل

متراوی سواتی
ترلی پکھل (لوئر پکھل)

سلطان مترا
متراوی

- سلطان علی شیر خان — علی شیری
  - غالی خان
    - کمال خان
      - رسول خان
        - مصری خان مدفن کولکہ اگرور — آگے صفحہ نمبر 5
        - زنگی خان — آگے صفحہ نمبر 17
        - زوالفقار خان — آگے صفحہ نمبر 18
        - جانس خان یا جانت خان — آگے صفحہ نمبر 19
  - امیر جلنگ خان — آگے صفحہ نمبر 21
  - رانا بابا
  - روڑدل خان
  - باجا بابا
- سلطان بیگ خان — بیگال

test PDF Combine only

مصری خان ولد رسول خان ولد کمال خان ولد غالی خان ولد علی شیر خان

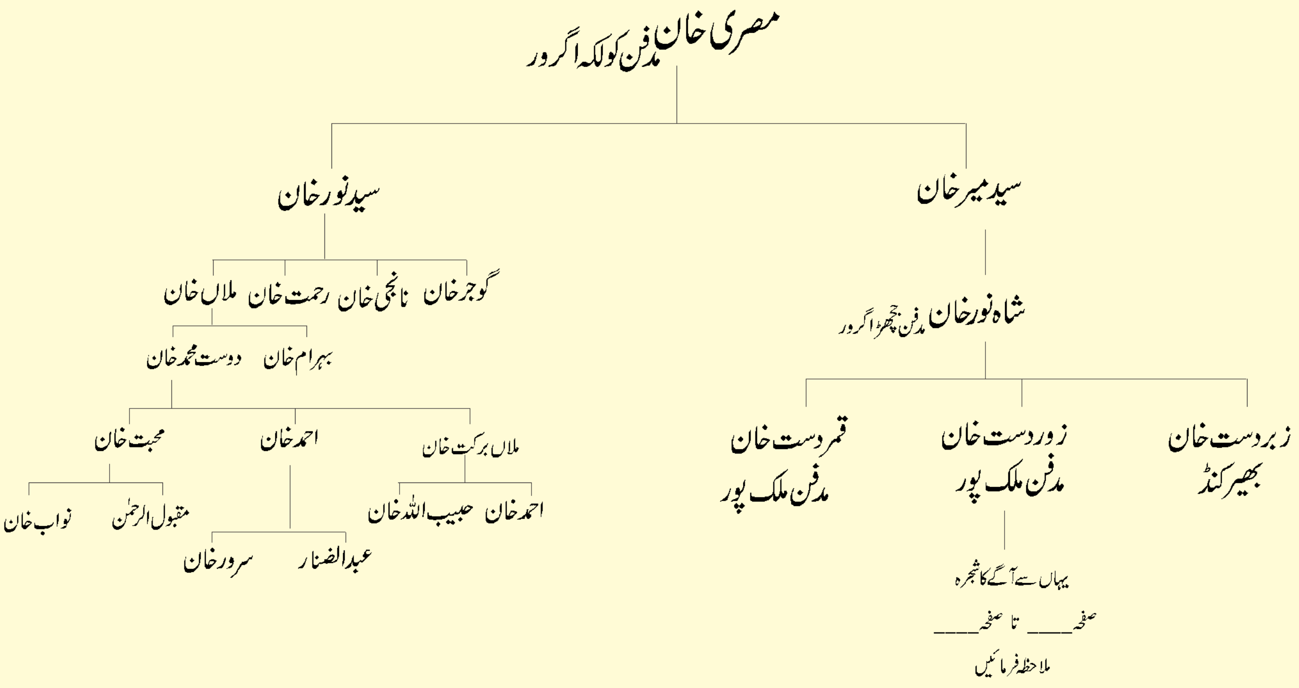

test PDF Combine only

رستم خان ولد زبردست خان ولد شاہ نور خان ولد سید میر خان ولد مصری خان

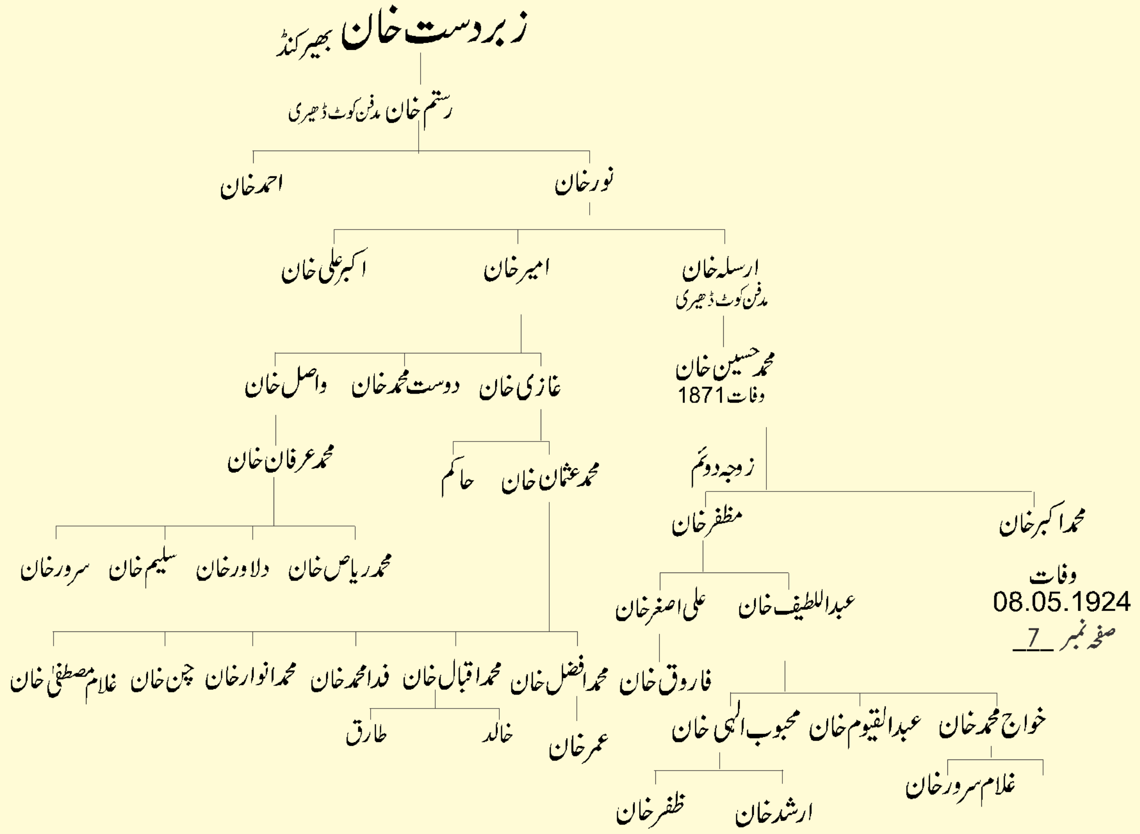

test PDF Combine only

رستم خان ولد زبردست خان ولد شاہ نور خان ولد سید میر خان ولد مصری خان

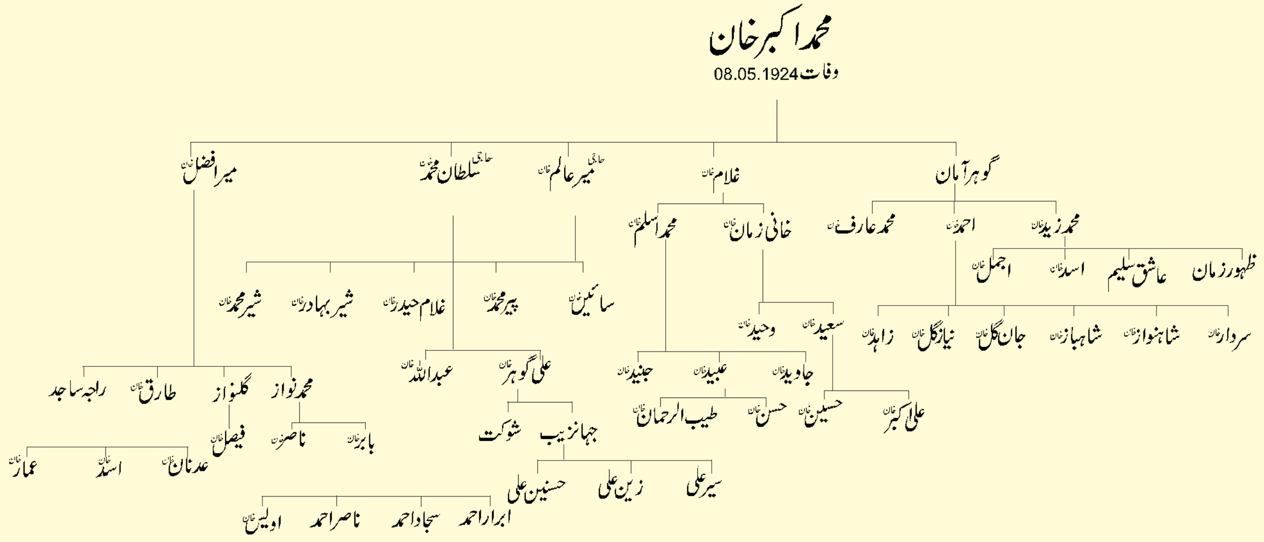

test PDF Combine only

جلال خان ولد علی خان ولد زوردست خان

مدفن ملک پور

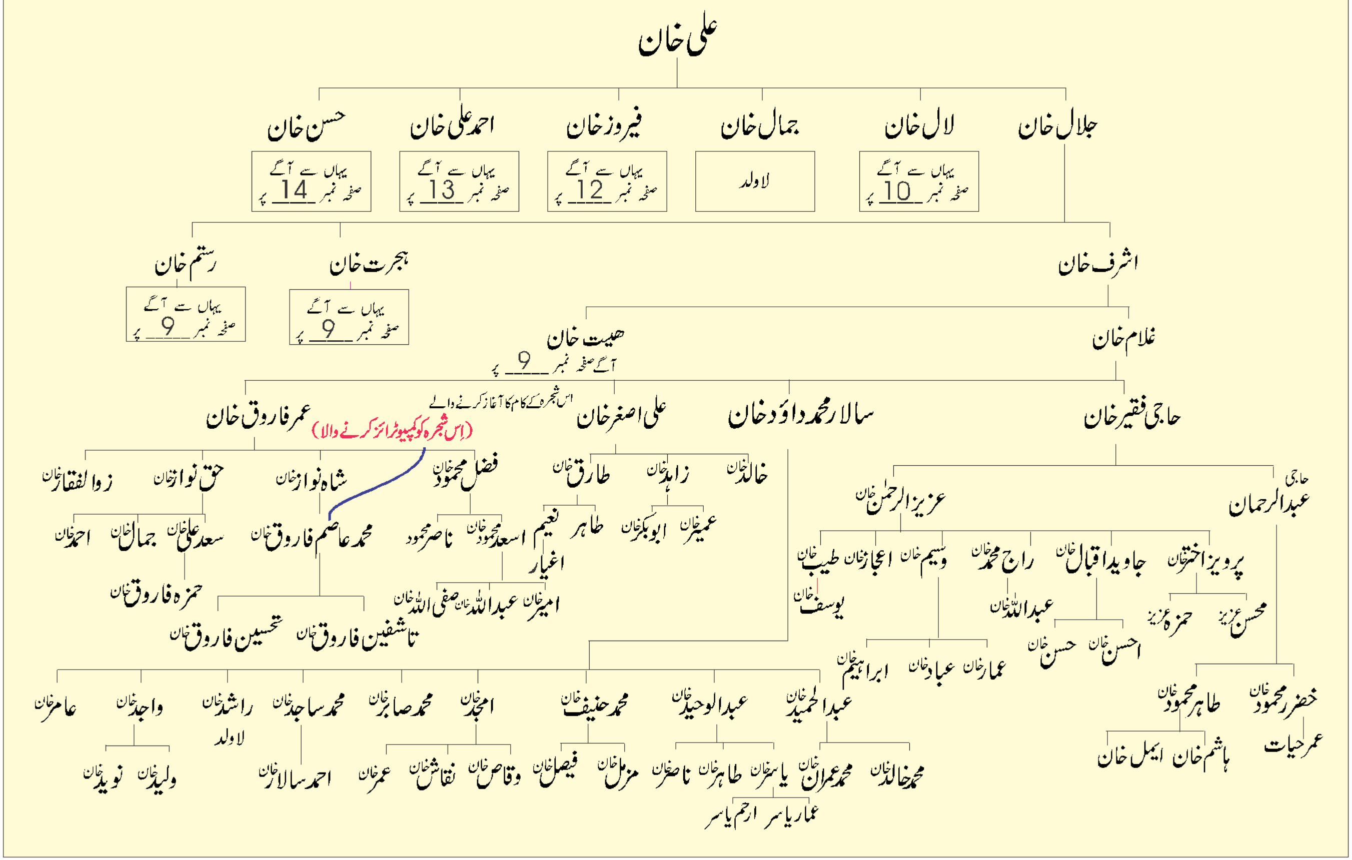

test PDF Combine only

جلال خان ولد علی خان ولد زوردست خان

مدفن ملک پور

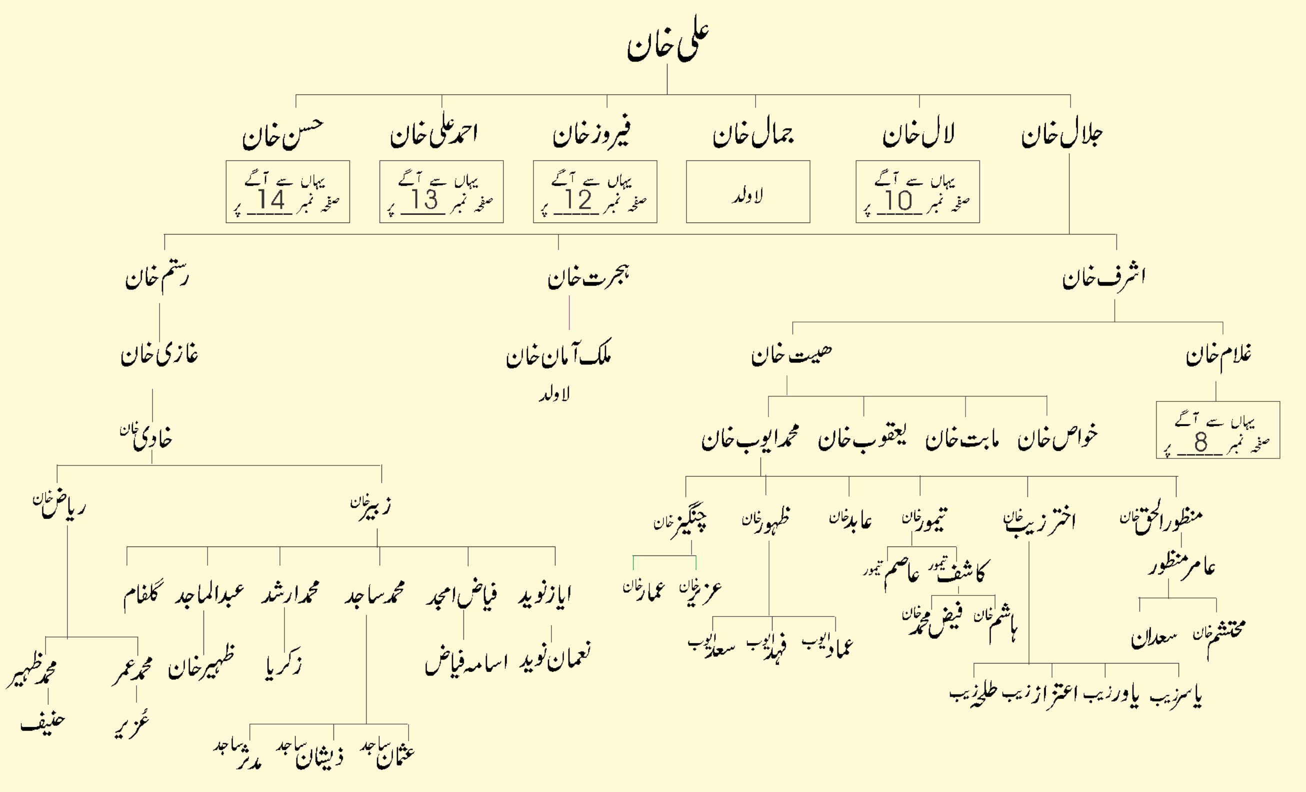

test PDF Combine only

لال خان ولد علی خان ولد زوردست خان

مدفن ملک پور

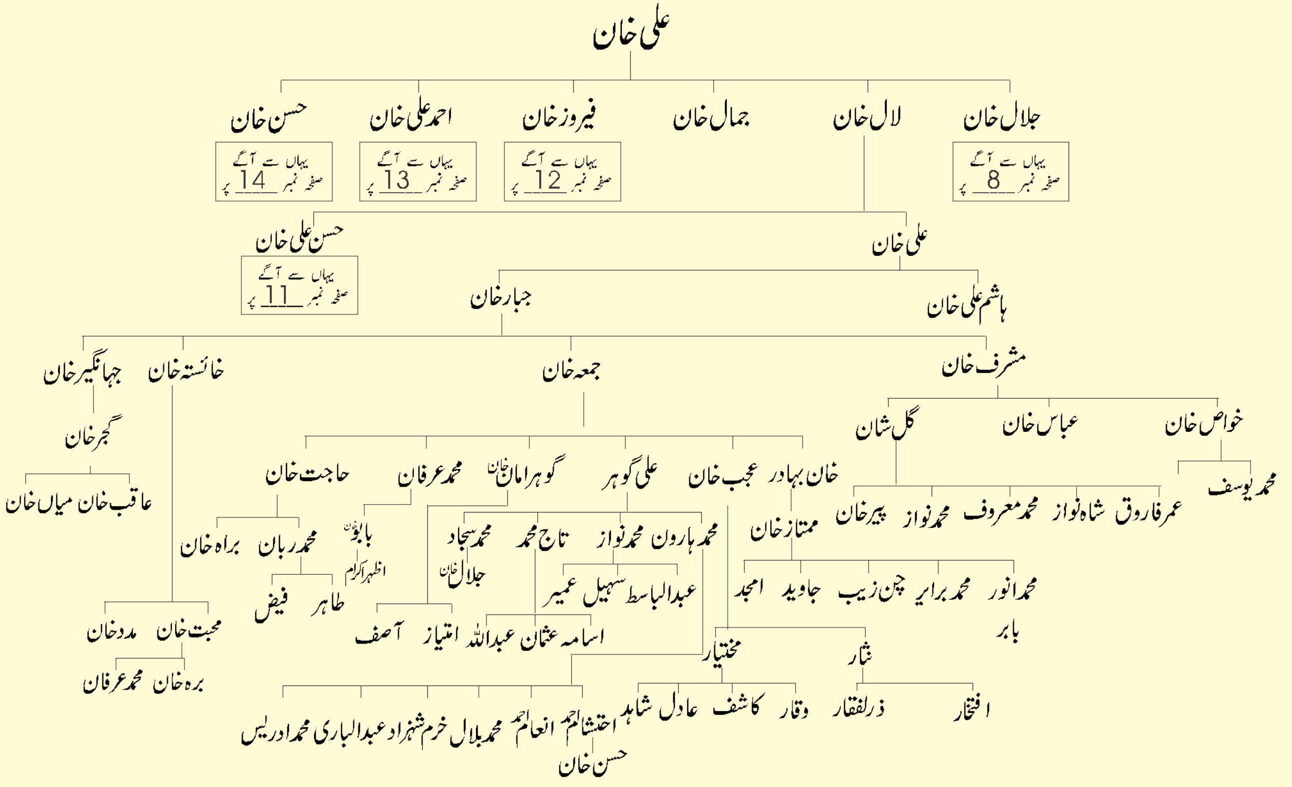

test PDF Combine only

لال خان ولد علی خان ولد زوردست خان

مدفن ملک پور

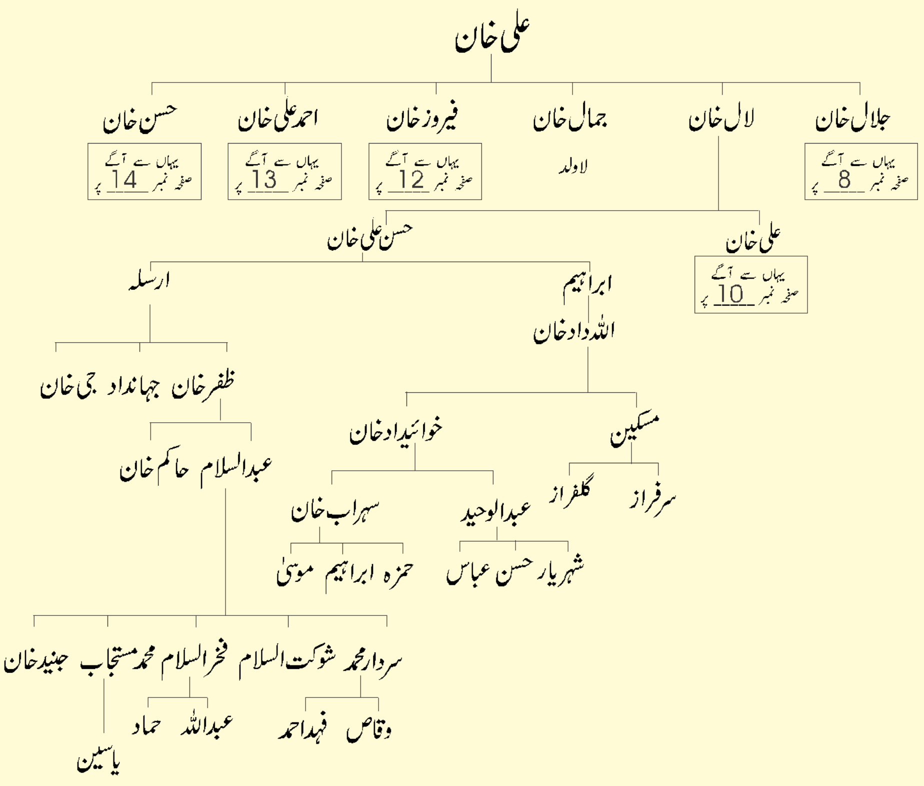

test PDF Combine only

فیروز خان ولد علی خان ولد زوردست خان

مدفن ملک پور

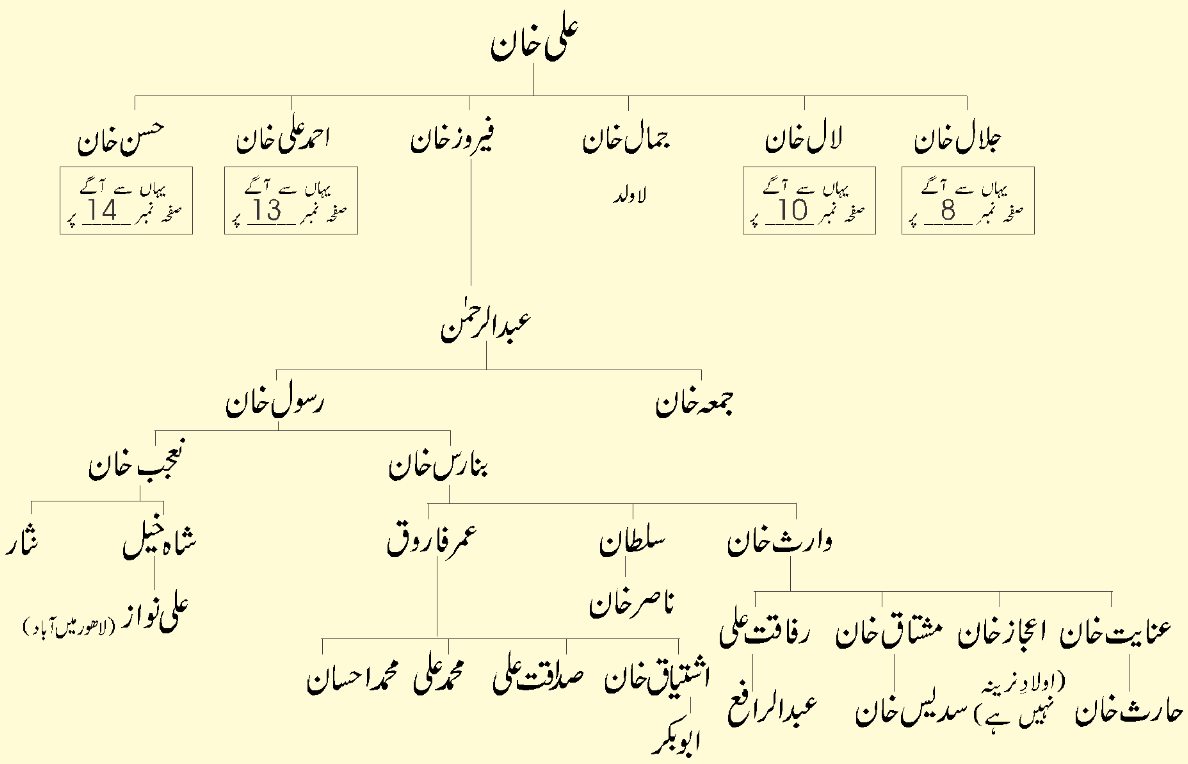

test PDF Combine only

احمد علی خان ولد علی خان ولد زوردست خان

مدفن ملک پور

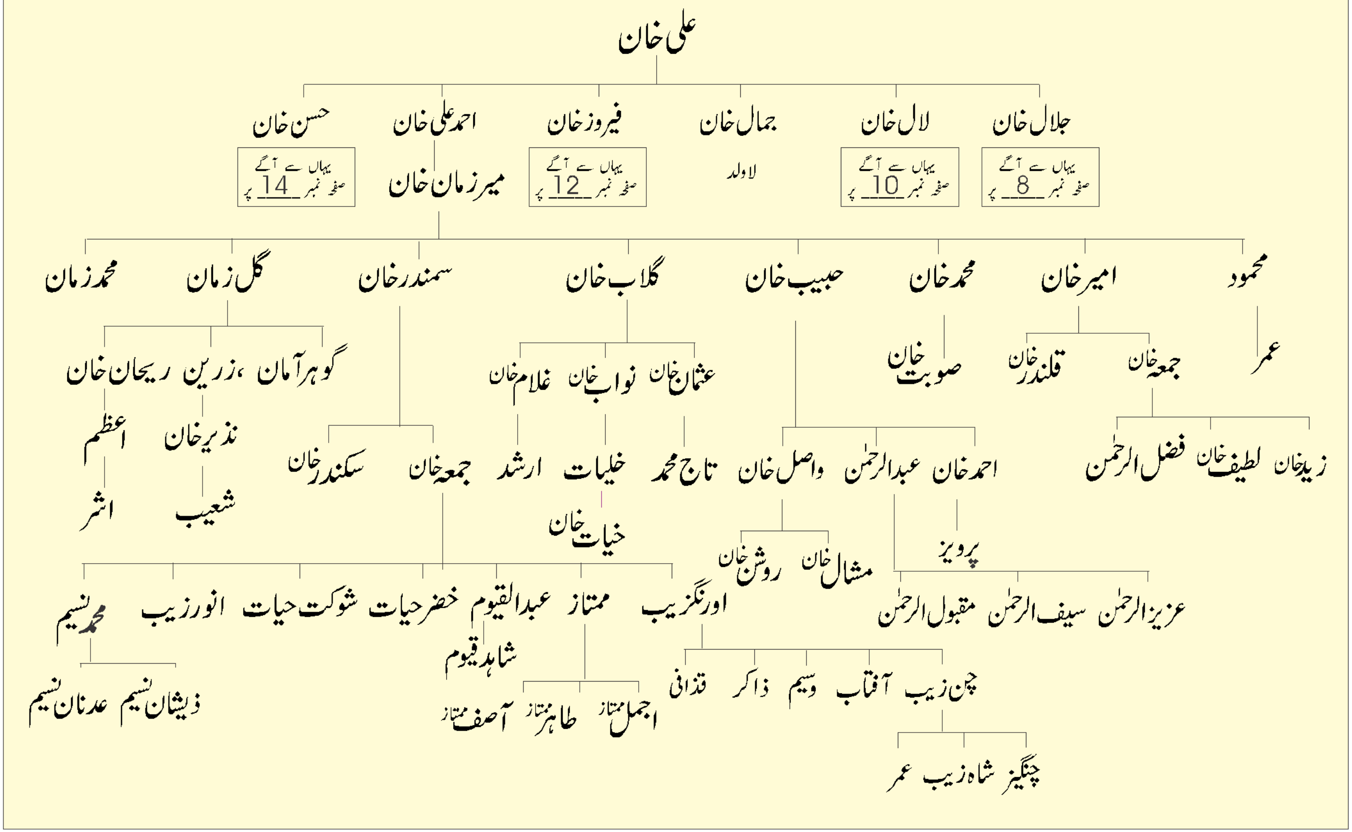

test PDF Combine only

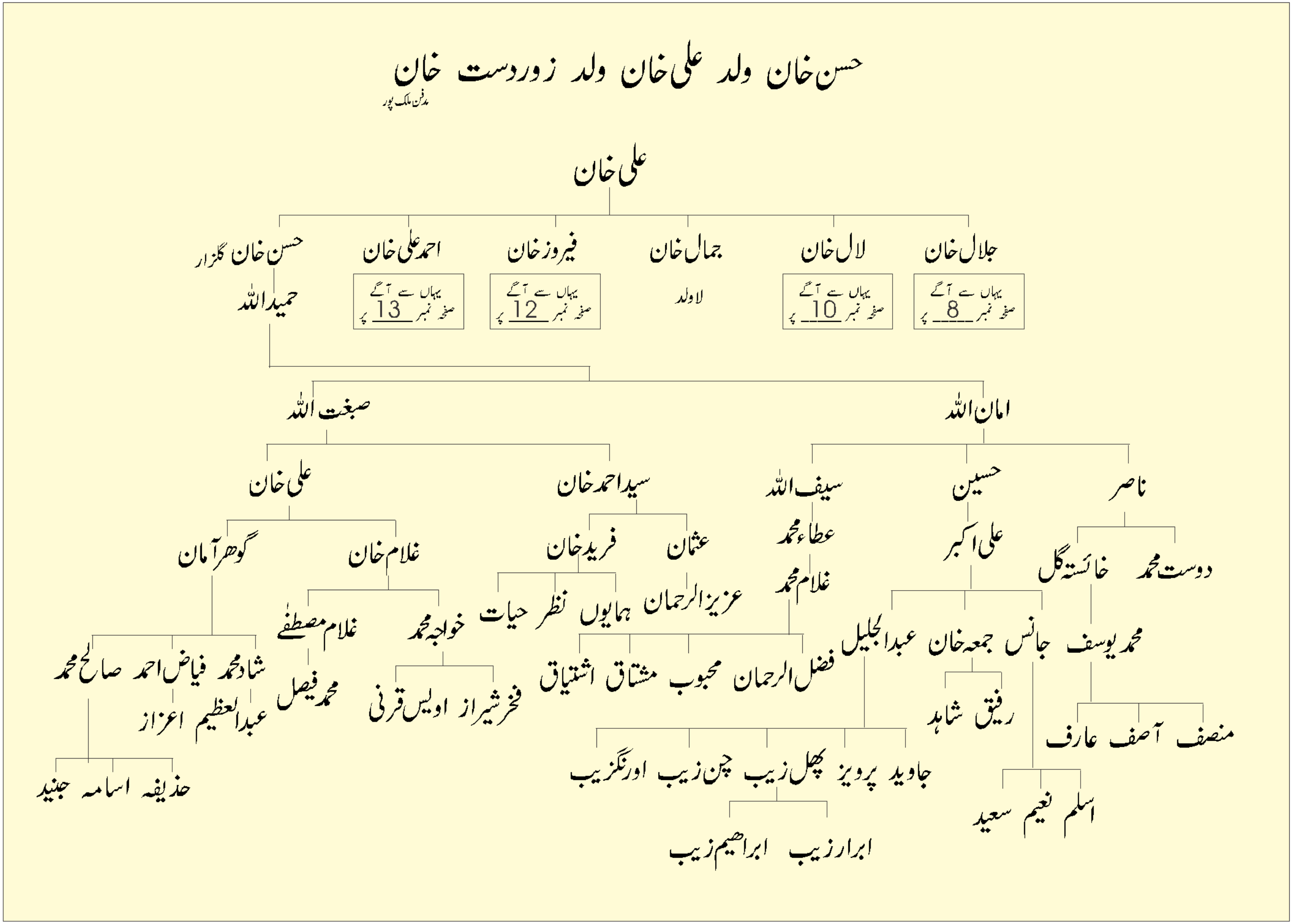

test PDF Combine only

محمودخان ولد قمردست خان

یارعلی خان ولد محمودخان ولد قمردست خان

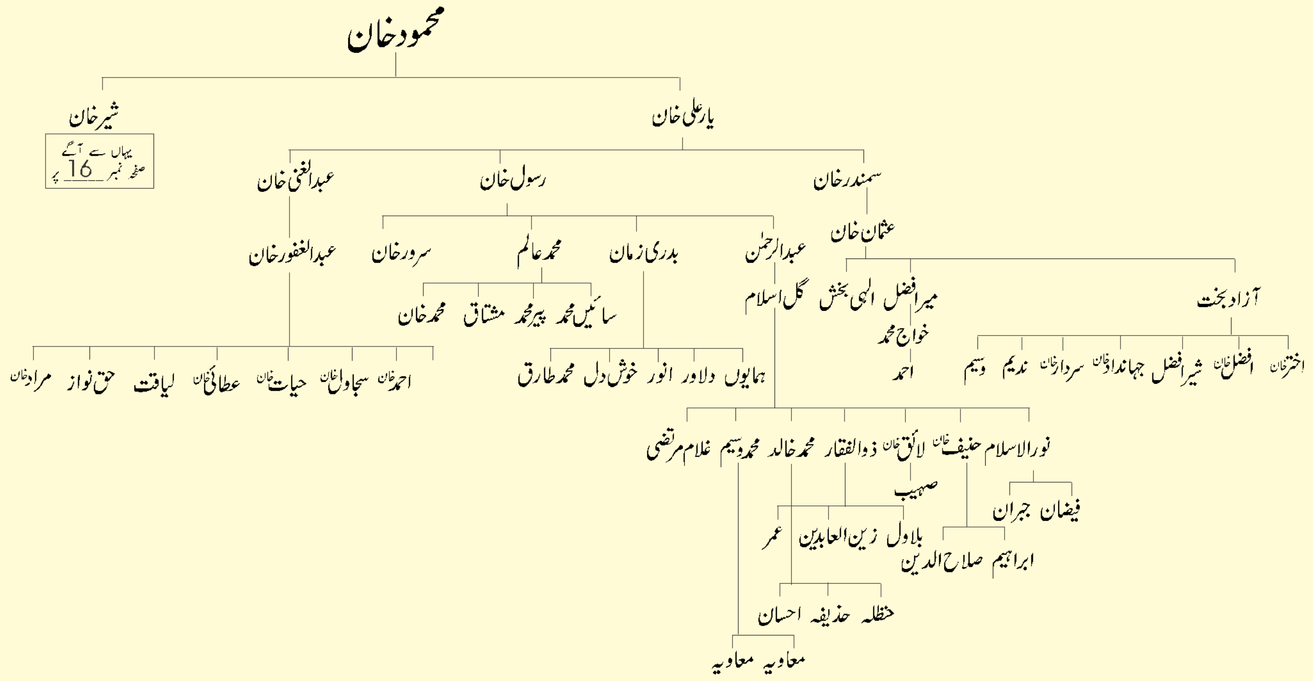

test PDF Combine only

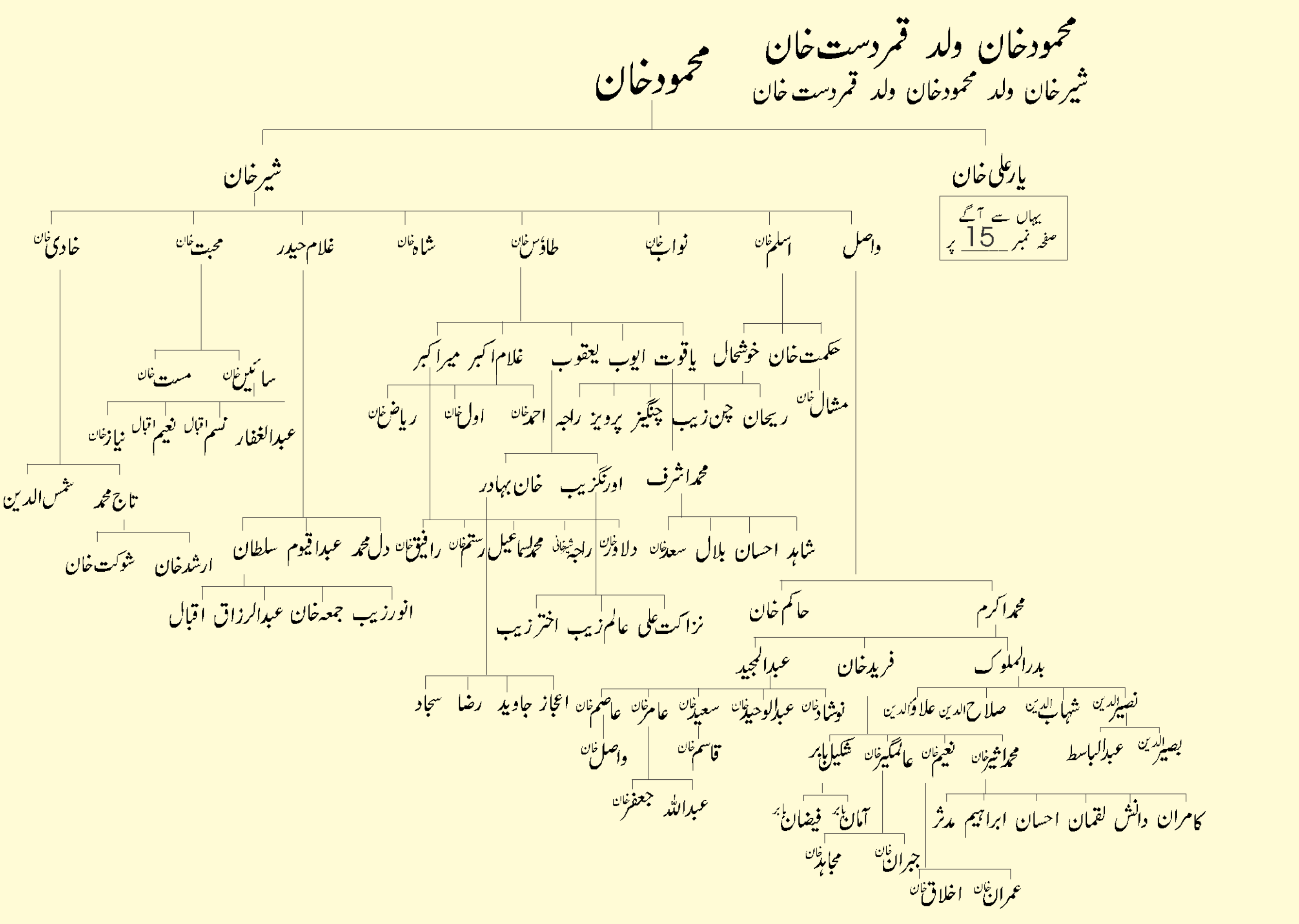

test PDF Combine only

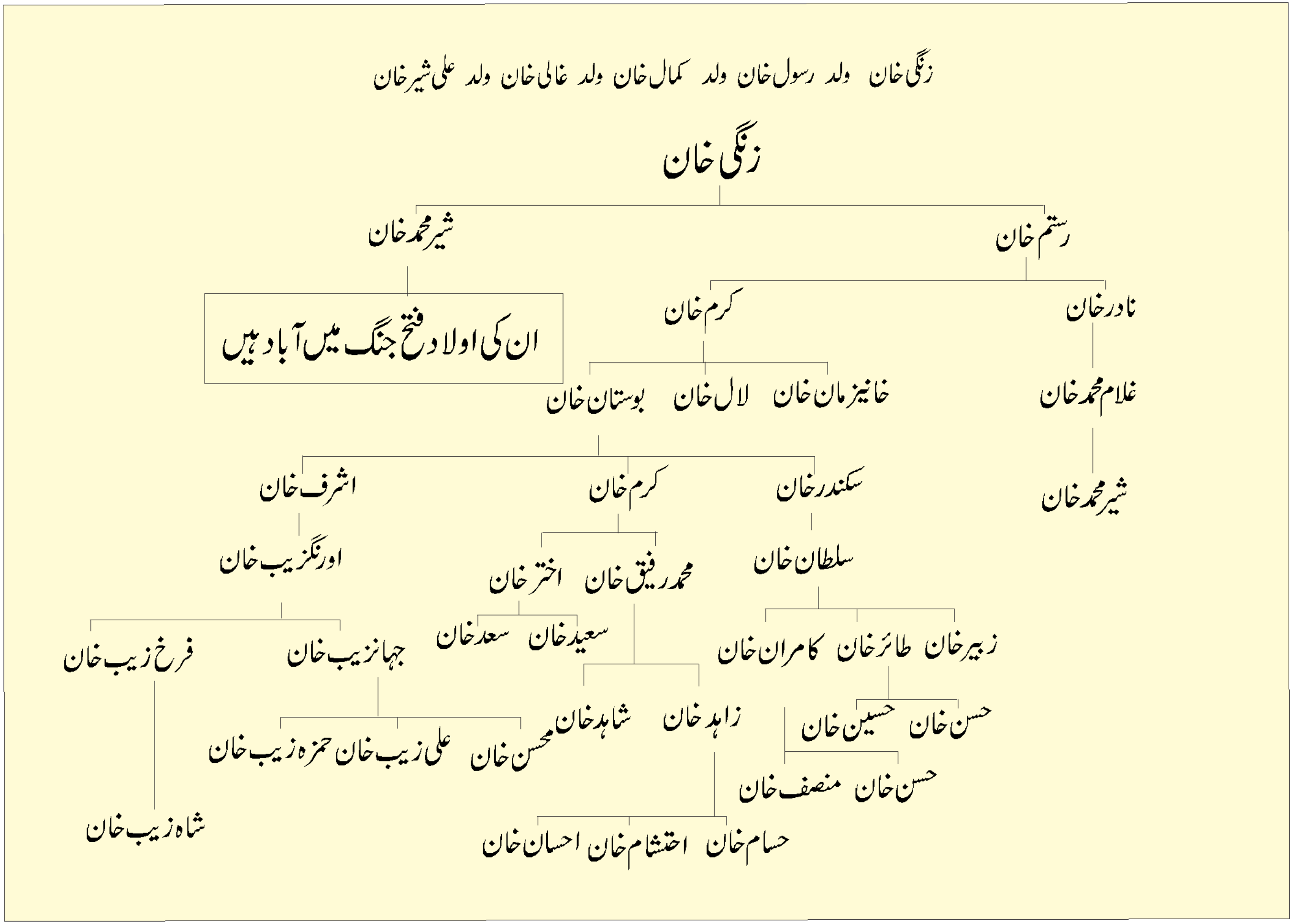

زوالفقار خان ولد رسول خان ولد کمال خان ولد غالی خان ولد علی شیر خان

زوالفقار خان

- فیض اللہ خان
  - آزاد خان
    - یوسف خان
  - سنگار خان
    - نعمت اللہ
      - ابراہیم
        - داؤد
          - محمد یوسف
            - محمد ریاض
            - محمد ایاز
            - محمد فیاض
        - عبدالرؤف
          - عبداللطیف
            - ذاکر حسین
            - محمد ساجد
            - محمد واجد
            - بلال احمد
            - محمد اسرار
            - ابرار احمد
            - محمد شاکر
          - فدا محمد
            - رب نواز
              - اختشام
            - محمد اشفاق
              - محمد احسن
          - اورنگزیب خان
            - یونس
              - محمد اعظم
                - محمد بلال
              - محمد قاسم
              - محمد عامر
              - محمد عاصم
            - جاوید
              - محمد ثاقب
              - اعجاز احمد
              - محمد فیصل
            - پرویز
              - محمد اویس
              - محمد عظیم
            - سجاد
              - حماد اللہ
            - افتخار
              - محمد عمیر
              - آفتاب احمد
            - عارف
              - عبدالرحمان
      - سلیمان
    - مسکین اللہ (اولادِ نرینہ نہیں ہے)

test PDF Combine only

جانس خان ولد رسول خان ولد کمال خان ولد غالی خان ولد علی شیر خان

جانس خان یا جانت خان

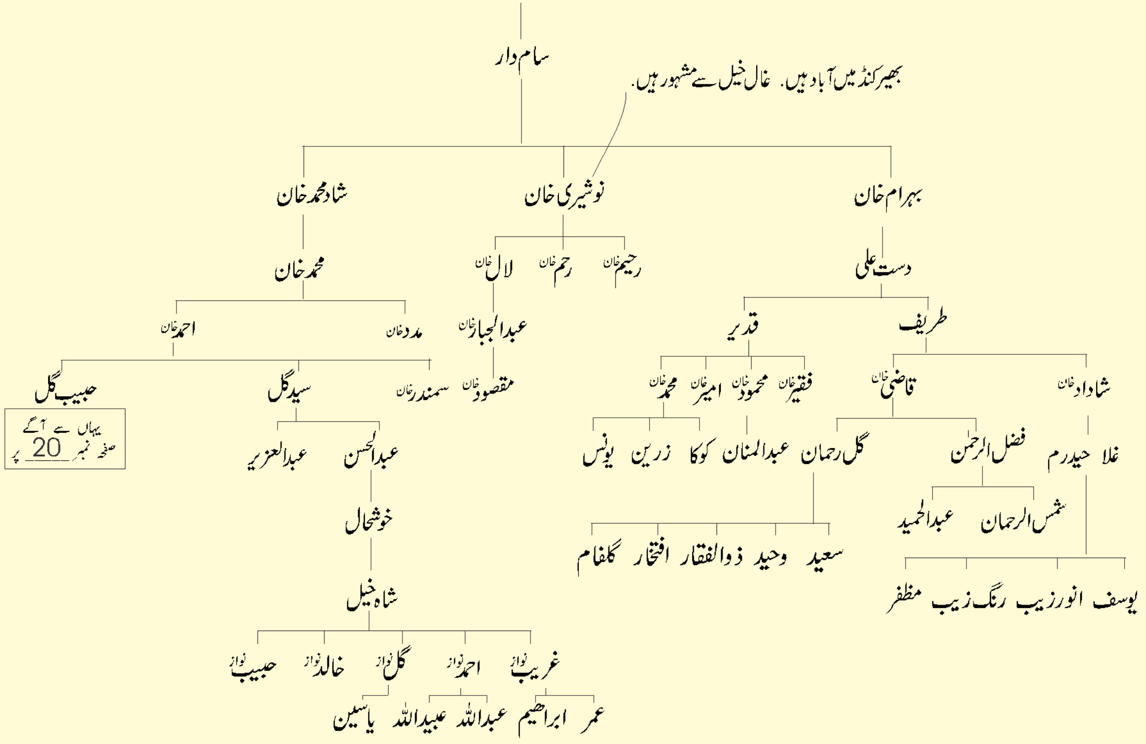

test PDF Combine only

جانس خان ولد رسول خان ولد کمال خان ولد غالی خان ولد علی شیر خان
حبیب گل ولد احمد خان ولد محمد خان ولد شاہ محمد خان ولد سام دار ولد جانس خان

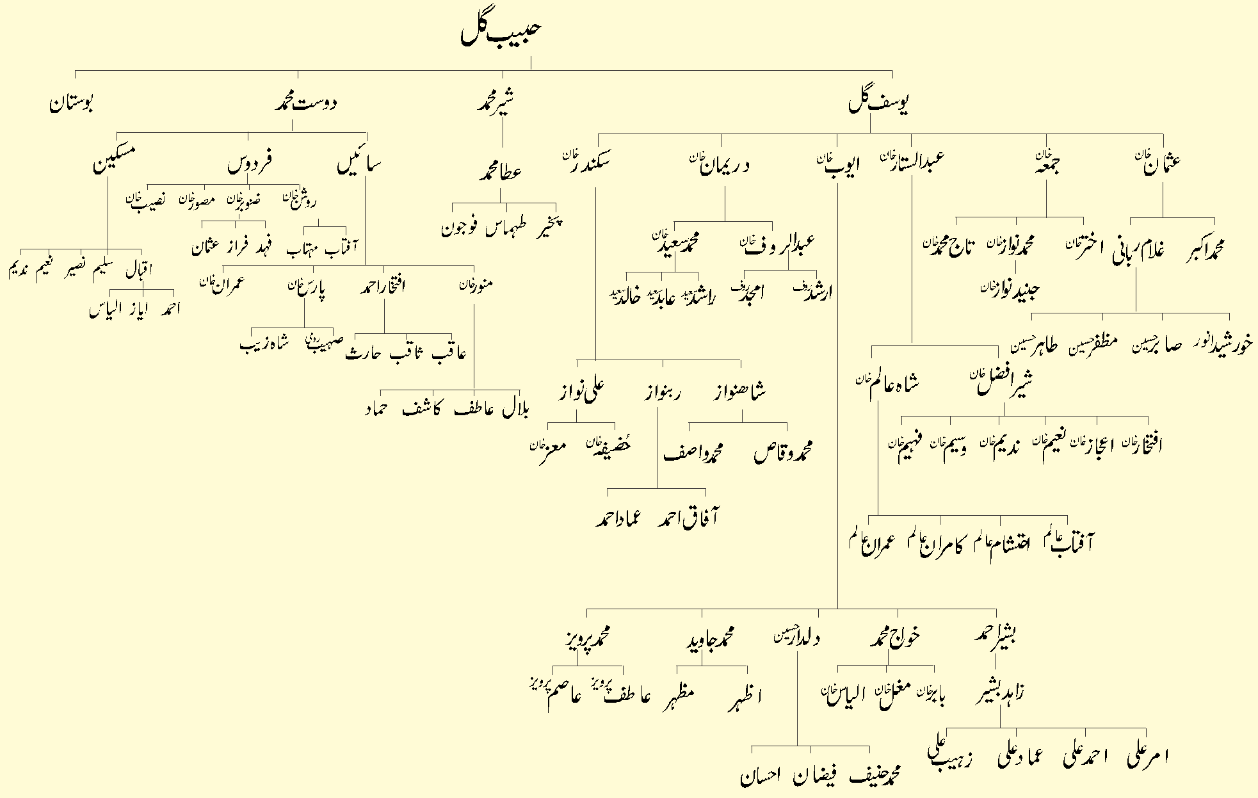

test PDF Combine only

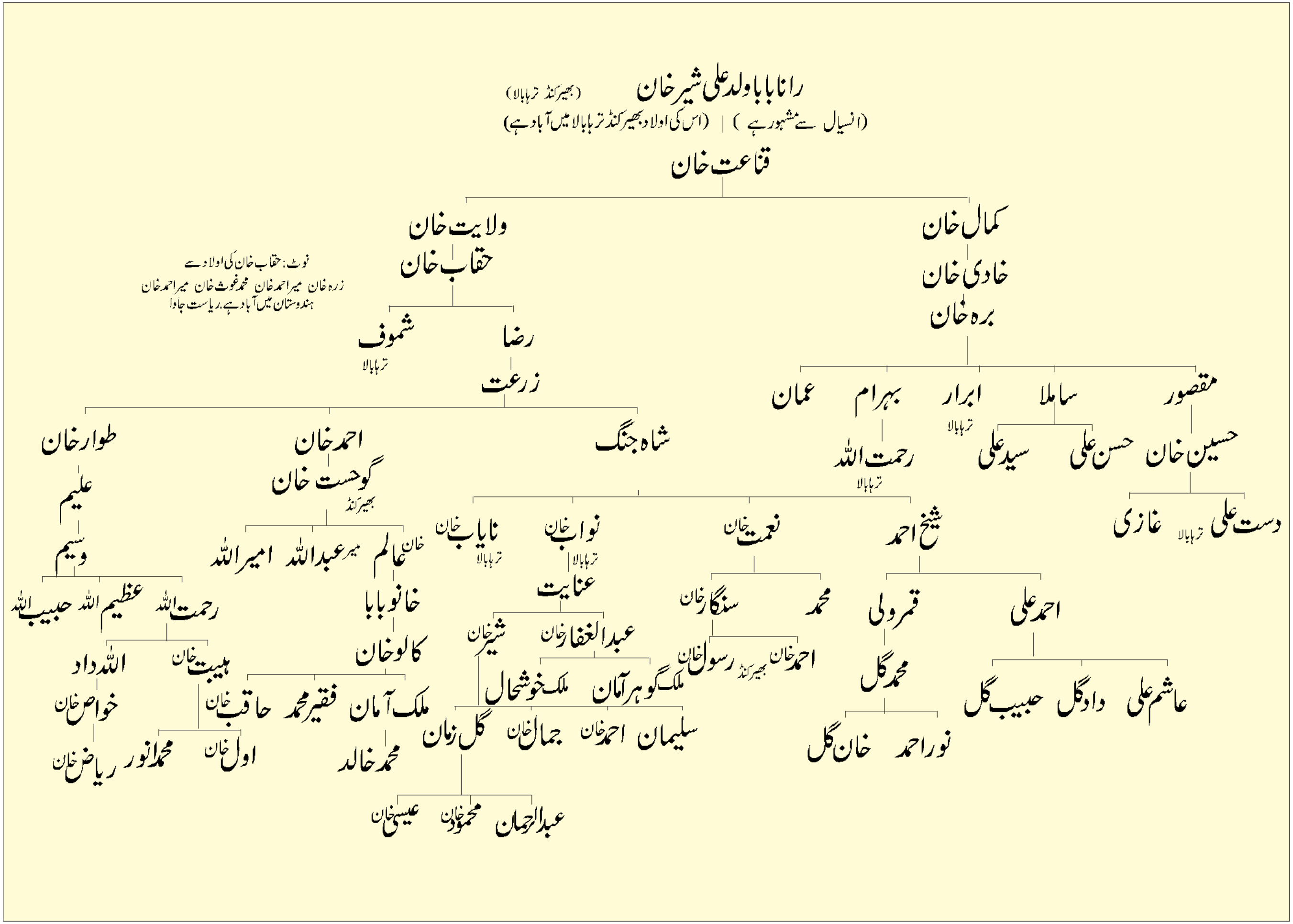

test PDF Combine only

باجاخان

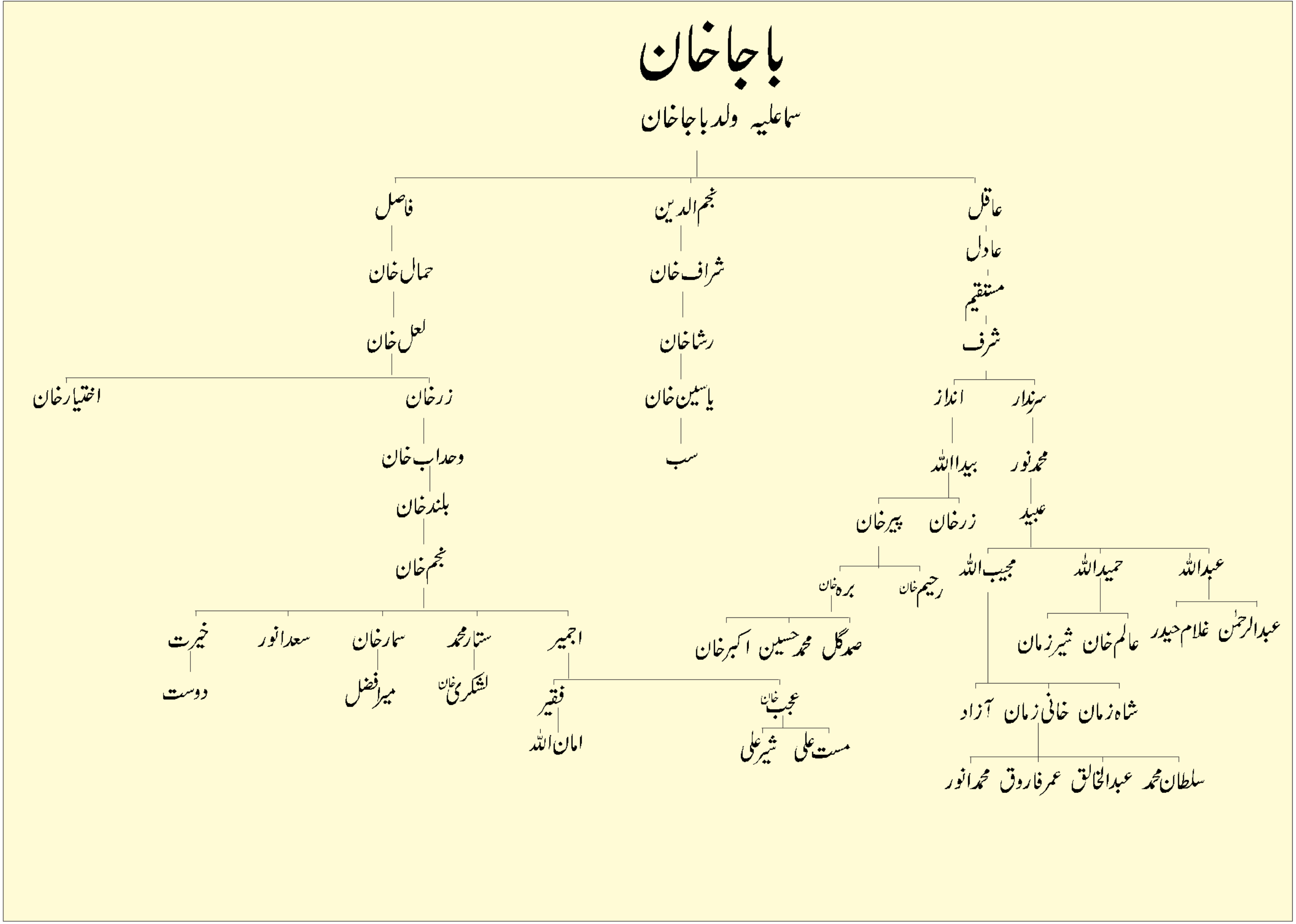

test PDF Combine only

سماعلیہ ولد باجاخان

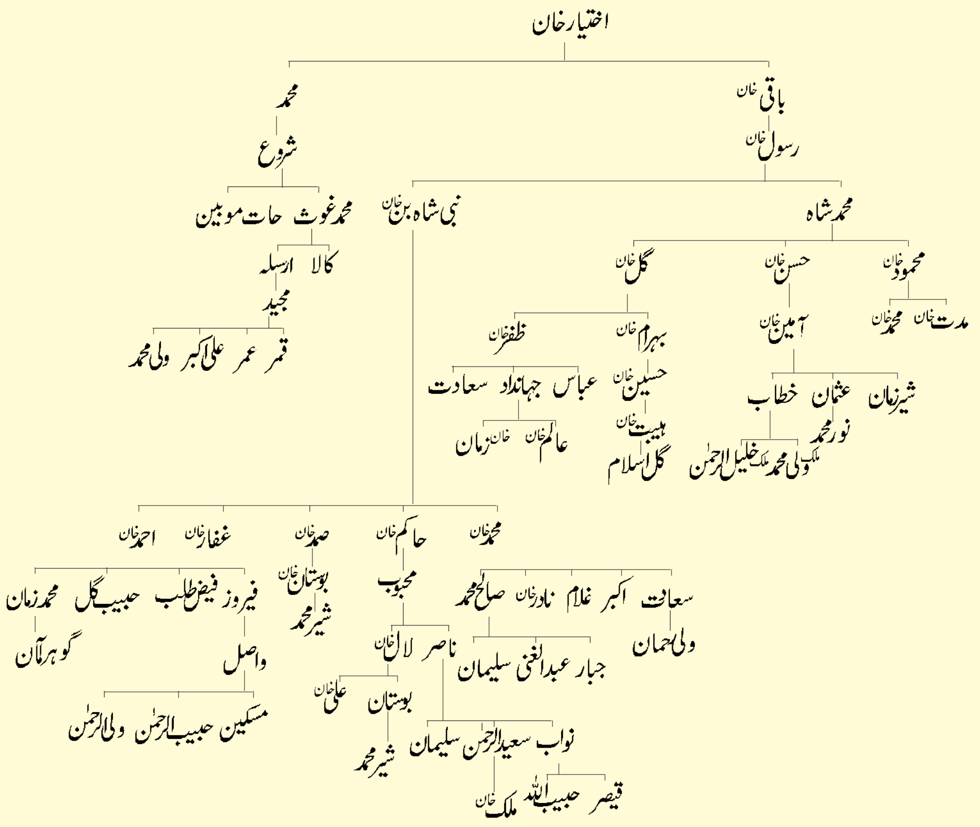

test PDF Combine only

بہادر خان ولد باجا بابا

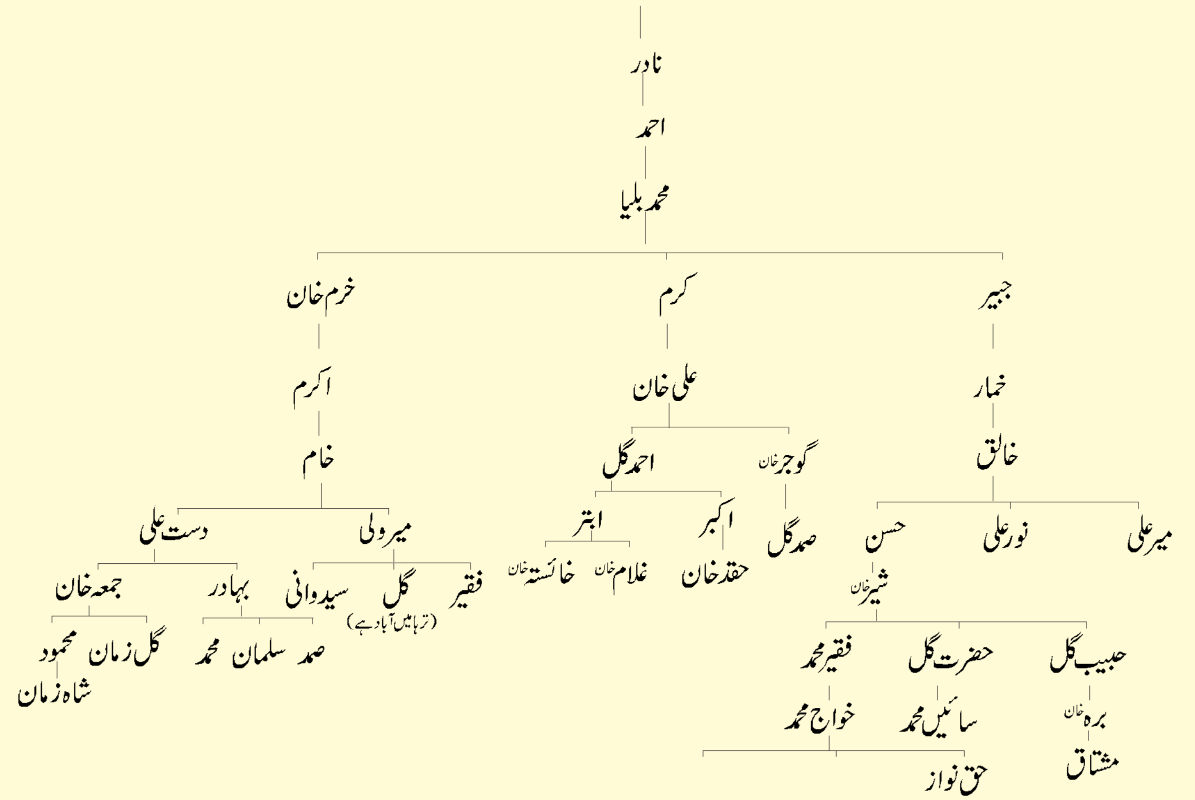

test PDF Combine only

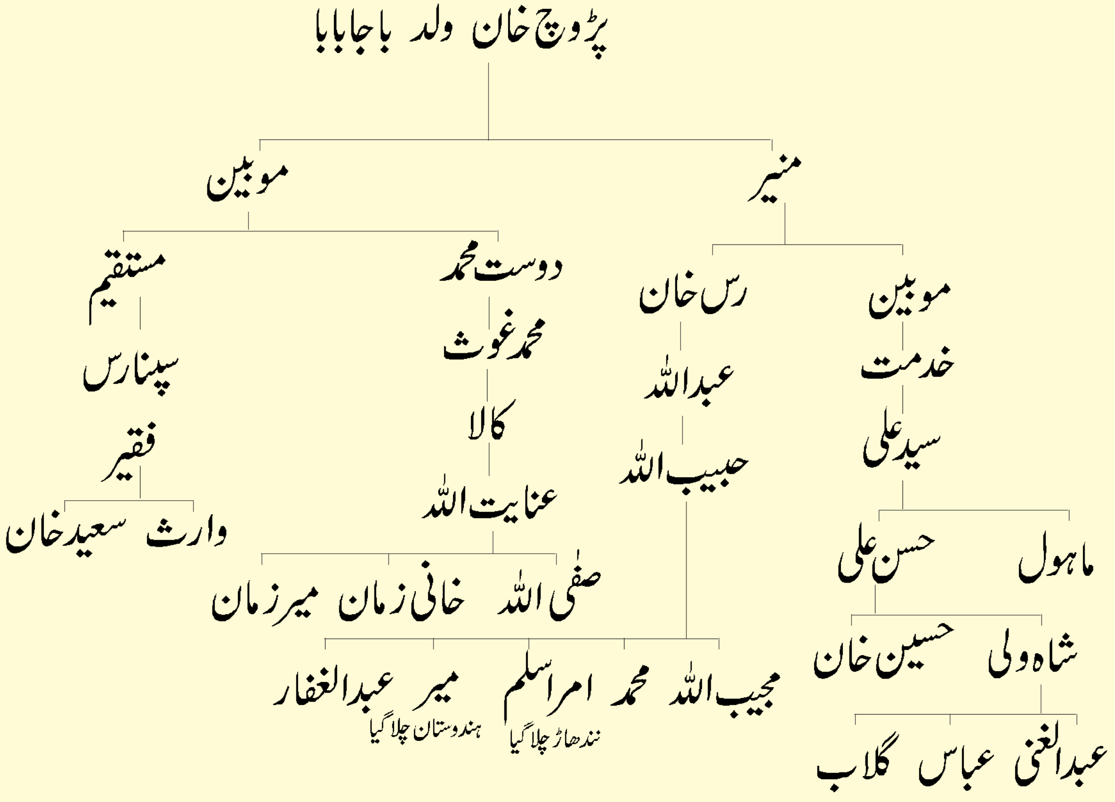

o test PDF Combine only

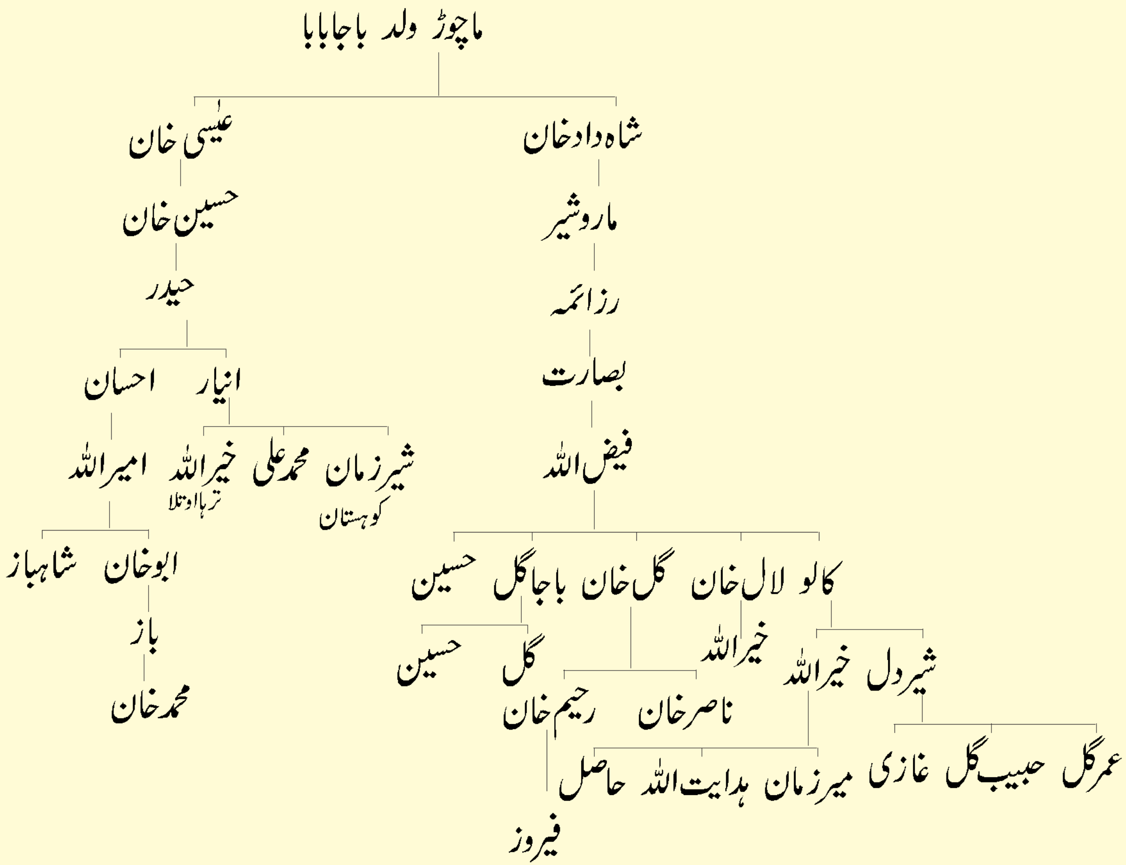

test PDF Combine only

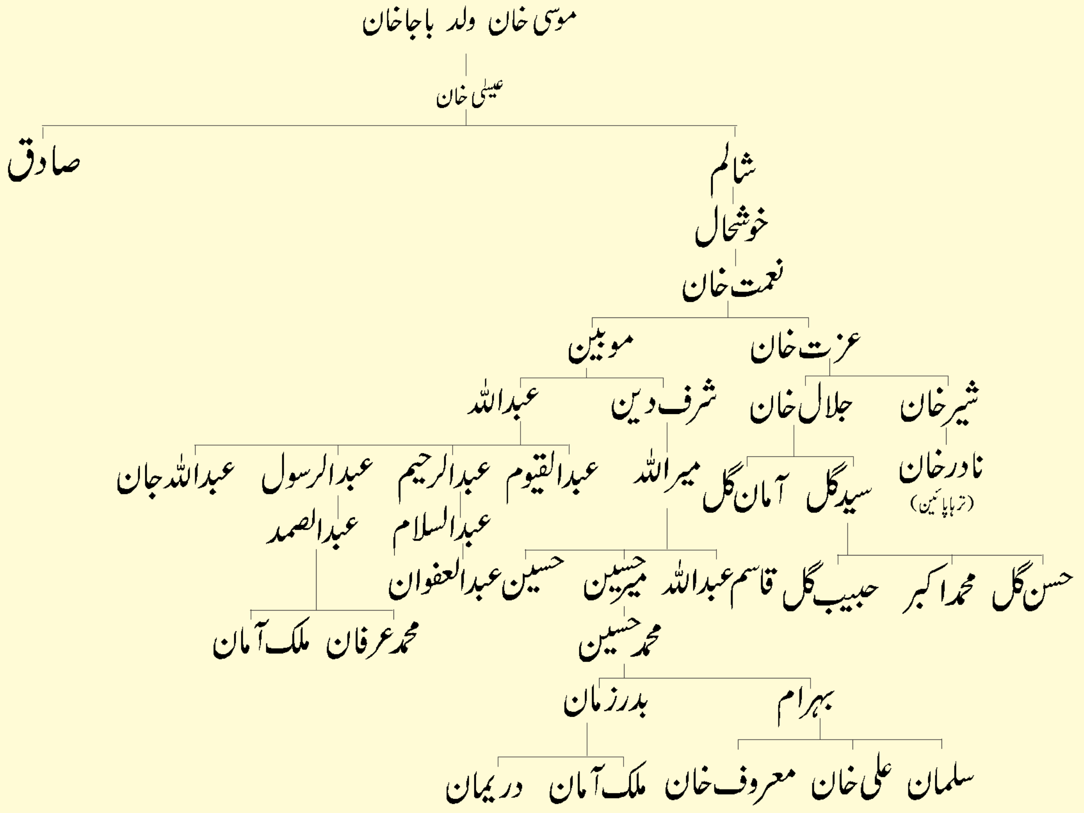

test PDF Combine only

باتو خیل-جلنگیال (گیڈرپور-تاتار)

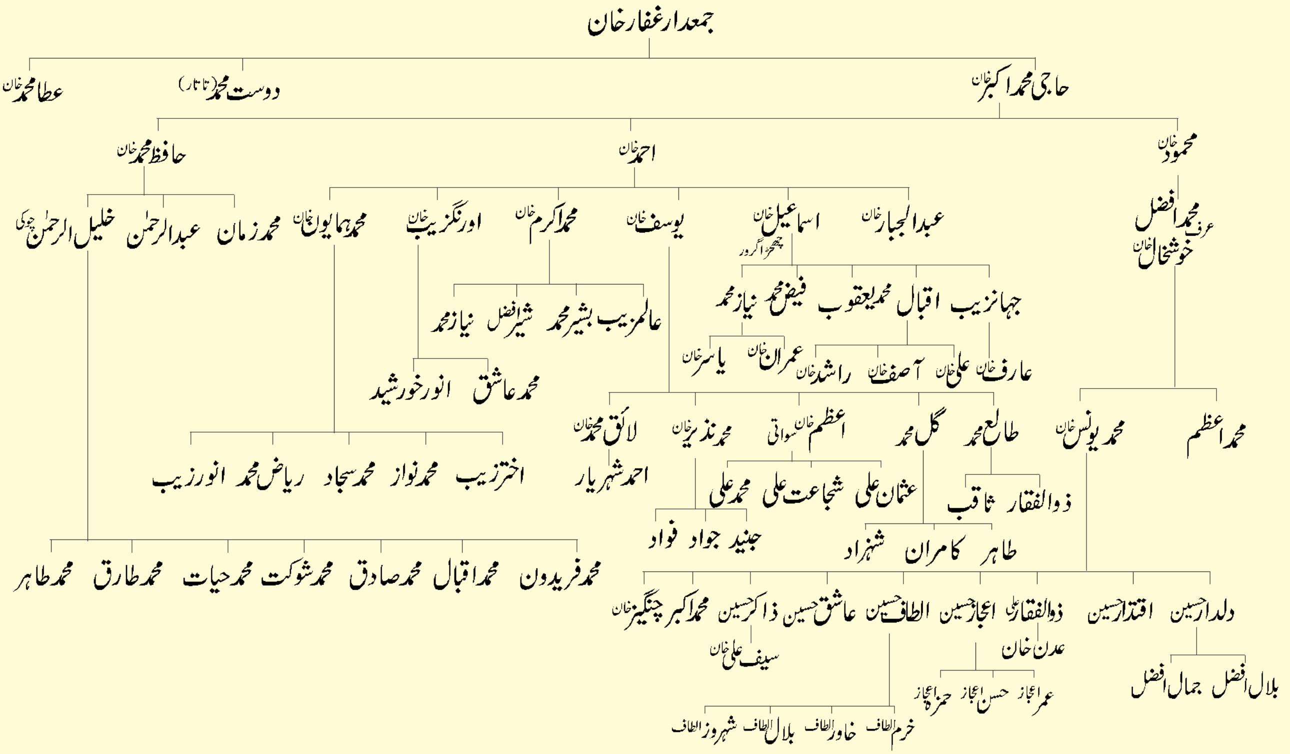
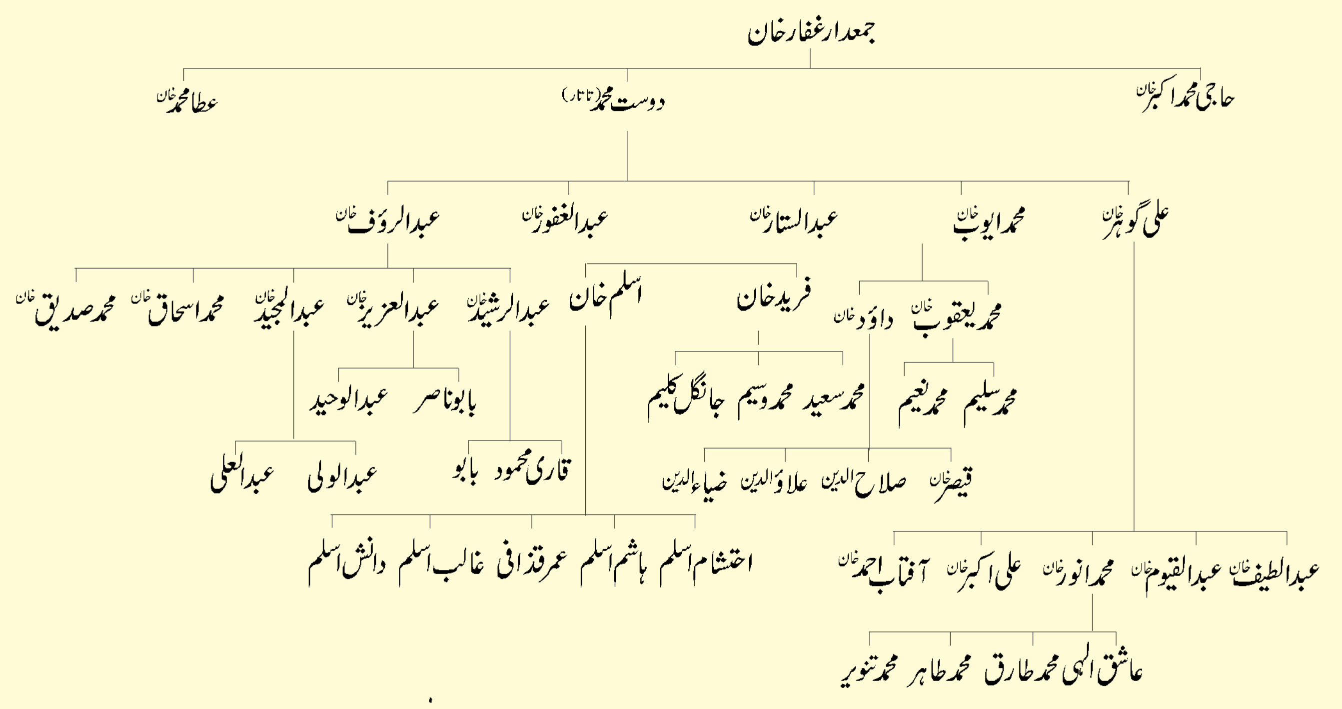
test PDF Combine only